مصنف کی تحریری اجازت کے بغیر کسی شخص کو اس کے چھاپنے کی اجازت نہیں ہے

وَلَا تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِيْنَ

عروجِ اسلام

حصہ سوم

عہدِ خلافت حضرت صدیقؓ

جس میں شروع اسلام سے مسلمانوں کے عروج کا مفصل بیان درج ہے

مرتبہ و مترجمہ

عبد الرحمٰن دہلوی

مطبع رفاہِ عام میں چھپا

تعداد ۱۰۰۰

جملہ حقوق محفوظ ہیں

قیمت عمر

Marfat.com

ضروری اعلان

135824

اسلام کی اعلیٰ کتابیں شائع کرنے کیلئے "مکتبہ اسلامیہ"
قائم کیا گیا ہے، انشاء اللہ تعالےٰ مسلمانوں کو موجودہ غفلت
سے بیدار کرنے کے لئے بہتر سے بہتر کتابیں شائع کیجائیں گی
مکتبہ اسلامیہ کی شائع شدہ کتابوں سے آپ اندازہ لگا سکتے
ہیں، کہ یہ مکتبہ اسلام کے اعلیٰ مقاصد کو بڑی محنت اور سرگرمی
سے سرانجام دے رہا ہے، آپ کا فرض ہے، کہ آپ خود بھی
مکتبہ اسلامیہ کی شائع شدہ کتابیں خریدیں، اور اپنے شہر میں انکی
اشاعت کیلئے پوری توجہ مبذول فرمائیں۔

ناظم "مکتبہ اسلامیہ" شیرانوالہ دروازہ - لاہور

Marfat.com

فہرست مضامین

سنہ ۱۱ھ

	صفحہ
حضرت صدّیق رضہ کی بیعت ...	۱۱
خلیفۂ اوّل کی افتتاحی تقریر ...	۱۸
جہاد چھوڑنے سے قوم ذلیل ہو جاتی ہے ...	〃
بدکاریاں کرنے سے مصیبتیں آتی ہیں ...	۱۹
بادشاہ کی اطاعت کب تک کرنی چاہیے ...	〃
عملِ صالح کی ضرورت ...	۲۰
خلیفۂ اوّل کا انتہائی استقلال ...	۲۱
ایک غلام کا لڑکا ایک عظیم الشان فوج کا سپہ سالار ...	۲۴
خلیفۂ اوّل کی مُساوات ...	۲۵
فوج کو ہدایات ...	۲۶
اسود کا دردناک قتل ...	۲۸
صوبۂ یمن کے اسلامی عُمّال (گورنر اور ڈپٹی کمشنر) ...	۲۹
حضرموت کا دلچسپ واقعہ (حاشیہ) ...	۳۰
بحرین کا جزیرہ (حاشیہ) ...	۳۳
اسود کے قتل کرنے میں اس کی بیوی کی شرکت ...	۳۴
اسود کے قاتل اس کے محل میں کس طرح گھسے؟ ...	۳۶
مدینہ منورہ پر باغیوں کا حملہ ...	۳۸
باغیوں کے نمائندے حضرت خلیفہ کی خدمت میں ...	۳۹

ذخیرہ محمد اقبال مجددی

Marfat.com

جسلی میں مسلمانوں کو کیوں ہزیمت ہوئی ؟ ۴۰

دشمن کی شکست فاش ۴۱

خلیفۂ اوّل کا جوشِ انتقام ... ... ”

پہلی فتح کے مفید نتائج ۴۲

باغیوں کی سرکوبی کے لئے فوجوں کی روانگی ... ... ”

خلیفۂ اول فوج کے ساتھ ... ... ”

اسلامی فوجوں کی تقسیم ۴۳

دبا کی خونریز جنگ (حاشیہ) ۴۴

باغیوں کے نام آپ کا فرمان ۴۶

سپہ سالار کو ہدایات ۴۷

باغیوں کی سرکوبی کے لئے فوجی کارروائیوں کا آغاز ۴۸

طلیحہ کی شکست فاش ... ... ”

حضرت عدی نے اپنی قوم کو کس طرح بچایا، ۵۰

طلیحہ کا فرار اور عینیہ کی گرفتاری ۵۲

علقمہ کی گرفتاری ۵۴

تلوار چلانے میں انسان کی نجات ہے ... ... ”

بنو عامر کی توبہ ۵۵

باغیوں کے سرغنوں کو سخت سزائیں ... ... ”

ایک عورت کا سر مدینہ میں لٹکایا گیا، ۵۶

حواب کے کتے، ... ... ”

سلمٰی کو قتل کرنے کے لئے انعام کا اعلان ۵۷

Marfat.com

فجارۃ کی شرارت اور اس کا دردناک حشر	۵۷
سجاح کی فوجوں کی شکست فاش	۵۸
دشمن کی فوجوں کی تعداد	۵۹
قیدی کس شرط سے رہا کئے گئے	۶۰
دشمن کی فوجیں نجد کے علاقہ میں	۶۱
مسیلمۂ کذّاب اور سجاح خلوت میں	۶۲
حضرت خالد بن ولید رضؓ کو معزول کرنے کے لئے حضرت عمر رضؓ کا اصرار	۶۳
قیدیوں کا دردناک قتل	۶۵
حضرت خالد رضؓ کا افسوس	״
حضرت خالد رضؓ مدینہ منورہ میں	۶۶
حضرت خالد کا بیان	״
مسیلمۂ کذّاب کی فوجوں کا دردناک قتل	״
مجاعہ کی گرفتاری	״
حضرت عکرمہ رضؓ کی جلد بازی	۶۷
حضرت خالد رضؓ کی فوجیں نجد کے علاقہ میں	۶۸
ایک برات کی گرفتاری کس طرح عمل میں آئی؟	״
دشمن کی فوجوں کی تعداد	۶۹
یمامہ کے باغ میں دشمن کی فوجوں کا قتلِ عام	۷۰
رجال کی بغاوت	״
دشمن کے سپاہی حضرت خالد رضؓ کے خیمہ میں	۷۱
مسلمان دشمن کے قیدیوں سے کس طرح سلوک کرتے ہیں؟	״

Marfat.com

حضرت عمرؓ کے بھائی کے کارنامے	۷۱
اسلامی افسروں کے کارنامے	۷۲
مسیلمۂ کذّاب کی حالت	۷۵
حضرت براءؓ میدانِ جنگ میں	//
مجاعہ کی شرارت	۷۶
شرائطِ صُلح	۷۷
سلمہ کا ہتھیار نہ ڈالنے پر اصرار	۷۸
مرتے وقت قوم کی عظیم الشان خدمت	۷۹
مسلمان معاہدوں کے بڑے پابند ہوتے ہیں	//
قبیلۂ عبدالقیس کا استقلال	۸۰
حضرت جارودؓ کی جوش انگیز تقریر	//
مرنے کے وقت شاہِ بحرین کی حالت	۸۱
باشندگانِ بحرین کی سرکوبی	۸۳
سپہ سالار کی کرامت	۸۴
رات کو اسلامی فوج کے تمام اونٹ غائب ہو گئے	//
جواثا میں مسلمانوں کا سخت محاصرہ	۸۶
ایک مسلمان سپاہی کے درد انگیز اشعار	۸۷
ایک مسلمان جاسوس دشمن کی فوجوں میں	۸۸
حطم کا دردناک قتل	//
اسلامی فوج کی حیرت انگیز قوّتِ ایمانی	۹۱
پل کے بغیر دریا کو عبور کر لیا	//

Marfat.com

بے شمار غنیمت کا مال	۹۲
باشندگانِ عُمّان کی سرکوبی	؍؍
مَہرہ میں مسلمانوں کی فتح عظیم	۹۵
حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کا انتقال	۹۶
خلیفۂ اوّل کے لڑکے کا انتقال	؍؍

سنہ ۱۲ھ

فتوحاتِ عراق کا آغاز	۹۷
خلیفۂ اوّل کی خدمت میں حضرت مثنیٰ کی درخواست	؍؍
حضرت خالدرضؓ کی فوجیں عراق میں	۹۸
دشمن سے اعلانِ جنگ	؍؍
بانقیا اور باروسما پر قبضہ	۹۹
الّیس پر قبضہ	؍؍
ہُرمز کا قتل	؍؍
ہُرمز کا بیش بہا تاج	۱۰۱
بے شمار غنیمت کا مال	۱۰۲
نہر مرآۃ پر اسلامی فوجوں کا قبضہ	؍؍
مذار کی خونریز جنگ	؍؍
دشمن کے تیس ہزار سپاہیوں کا دردناک قتل	۱۰۳
دلجہ کا خونریز معرکہ	۱۰۴
الّیس پر دشمن کے ۹۰۰۰ سپاہیوں کا قتل	۱۰۵
اسلامی فوجوں نے دشمن کو دسترخوان پر جالیا	۱۰۶

Marfat.com

دشمن کے ایک بڑے افسر مالک اور حضرت خالد رضؓ کا مقابلہ	۱۰۷
خدا سے حضرت خالد رضؓ کی دُعا	۱۰۸
ایک مسلمان سپاہی دُجندل اکو فتح کی خبر لانے پر انعام	۱۰۹
حضرت خالد رضؓ جیسا فوجی افسر دُنیا میں پیدا نہ ہوگا	”
فتح حیرہ	۱۱۰
مسلمانوں کے فوجوں سے بھرے ہوئے جہاز فرات میں ٹھہر گئے ...	”
اسلامی فوجیں کربلا میں	”
ایک دھوبی کا نہایت دلچسپ واقعہ (حاشیہ)	۱۱۱
حیرہ کے عظیم الشان محلّوں کا محاصرہ	۱۱۳
قصرِ ابیض کی محصور فوج نے کس طرح ہتھیار ڈالے ؟	۱۱۴
حیرہ کا سالانہ خراج	۱۱۵
باشندگانِ حیرہ کی تیسری دفعہ بغاوت	”
حضرت خالد رضؓ کی حیرت انگیز قوّتِ ایمانی	۱۱۶
امورِ سلطنت میں جہاد سب سے مُقدّم ہے	۱۱۷
انبار کس طرح مُسخّر ہوا ؟	۱۱۸
اسلامی فوجوں نے خندق کو کس طرح عبور کیا ؟	”
دشمن کے ایک ہزار سپاہی کس طرح اندھے کر دیئے گئے ؟... ...	۱۱۹
عین التمر میں ایرانی فوجوں کا قتلِ عام	”
بہرام کا فرار	۱۲۰
عقہ کا دردناک قتل	۱۲۱
عیسائی طلباء [illegible] گرفتار کر لئے گئے	”

Marfat.com

دومۃ الجندل کی خونریز لڑائی	۱۲۱
اکیدر کی گرفتاری	۱۲۲
جودی اور اس کی فوج کا دردناک قتل	۱۲۳
۱۲ھ کا اختتام	”
حُصید کا خونریز معرکہ	۱۲۵
محاذ خنافس	”
مرقوص کا عبرت انگیز واقعہ	”
مرقوص کا کس حالت میں محاصرہ کیا گیا؟	۱۲۶
مرقوص کے دردانگیز اشعار	”
ربیعہ کی فوج کا دردناک قتل	۱۲۷
فراض میں دُشمن کے ایک لاکھ سپاہیوں کا قتلِ عام	۱۲۸
اسلامی فوجوں سے حضرت خالدرض غائب	۱۲۹

۱۳ھ

فتوحاتِ شام کی ابتداء

یرموک کی خونریز جنگ

تیما میں مسلمانوں کی بھرتی	۱۳۰
عیسائی فوجوں کا اجتماع	۱۳۱
زیزاء اور قسطل میں عیسائیوں کی شکست فاش	۱۳۲
اسلامی فوجوں کا اجتماع	”
فوجی افسروں کو ہدایات	۱۳۳
واقوصہ میں مسلمانوں کی شکست	۱۳۴

Marfat.com

شکست خوردہ اسلامی فوج کا افسر معزول کر دیا گیا ...	۱۳۴
مسلمانوں کے مقابلہ کے لئے عیسائیوں کی خوفناک فوجی طیاریاں ...	۱۳۷
عیسائی فوجوں کی تعداد ...	۱۳۸
عیسائیوں کی خوفناک فوجی طیاریوں سے اسلامی فوجیں ڈر گئیں ...	//
عیسائیوں کے خلاف حضرت صدیق رضؓ کا جوشِ انتقام ...	//
حیرہ سے حضرت خالد رضؓ کی روانگی ...	۱۳۹
کثرتِ تعداد کوئی چیز نہیں ...	۱۴۵
مُسلم خواتین میدانِ جنگ میں ...	۱۴۷
حضرت صدیق رضؓ کا انتقال ...	۱۴۹
اپنے بعد خلیفہ منتخب کرنے کے لئے مسلمانوں سے مشورہ ...	۱۵۲
حضرت عمر رضؓ کے متعلق وصیّت نامہ ...	۱۵۴
آپ نے رائے عامہ سے استصواب کرنے کے بعد حضرت عمر رضؓ کو بادشاہ منتخب کیا ...	۱۵۶
انتقال فرماتے وقت آپ کے پاس کوئی نقدی نہیں تھی ...	۱۵۷
کفن کے کپڑے ...	//
حضرت صدیق رضؓ کے فضائل	۱۶۰
عتیق کی وجہ تسمیہ ...	//
صدّیق کی وجہ تسمیہ ...	۱۶۱
اسلام اور اولاد ...	۱۶۶
آپ کی شجاعت ...	۱۶۷
قرآن مجید میں آپ کے فضائل ...	۱۶۹

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عروجِ اسلام

حصّہ سوم

۱۱ھ

حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کی بیعت جسوقت آنحضرت صلعم کا انتقال ہوا ہے، تو صحابہؓ کرام میں ایک کہرام مچ گیا، حضرت عمر رضؓ کی تو یہ حالت تھی، کہ تلوار سوت کر کھڑے ہو گئے، اور فرمایا "جس نے یہ کہا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم انتقال فرما گئے ہیں، میں اُس کی گردن اُڑا دوں گا۔" حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کو معلوم ہوا، آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کے انتقال کے متعلّق تقریر شروع کی، ابھی آپ تقریر ہی کر رہے تھے، کہ دفعتہً ایک آدمی دوڑا ہوا آیا "غضب ہوگیا، انصار سقیفہ میں جمع ہو رہے ہیں، اور وہ حضرت سعد بن عبادہ رضؓ کو اپنا بادشاہ بنانا چاہتے ہیں۔" یہ سُنتے ہی حضرت ابوبکر رضؓ اور حضرت عمر رضؓ سقیفہ کی طرف چل پڑے، راستہ میں سے حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضؓ بھی ساتھ ہو گئے، یہ تینوں اصحاب سقیفہ کی طرف جا رہے تھے، کہ دو زبردست انصاری جو بدری تھے۔ (یعنی بدر کی لڑائی میں شریک ہوئے تھے، اور بدریوں کے متعلّق خدا نے صاف کہہ دیا تھا، کہ یہ لوگ جنّتی ہو چکے تھے) انہوں نے کہا۔ "آپ کہاں جا رہے ہیں"؟ حضرت عمر رضؓ

نے جواب دیا۔" ہم انصار کے پاس جارہے ہیں"، دونوں نے کہا۔ "پلٹ جائیے، انصار کے پاس جانے کی کوئی ضرورت نہیں، مہاجرین خود ہی بیٹھ کر فیصلہ کرلیں"۔

حضرت عمرؓ نے فرمایا۔" نہیں ہم ضرور اُن کے پاس جائینگے" قصہ مختصر ہم سقیفہ پہنچے، (یہ حضرت عمرؓ کا بیان ہے) ہم دیکھتے کیا ہیں، کہ انصار بڑی تعداد میں جمع ہیں، اور وسط میں ایک شخص کپڑا اوڑھے بیٹھا ہے، میں نے پوچھا یہ کون صاحب ہیں؟ لوگوں نے جواب دیا۔" حضرت سعد بن عبادہ ہیں"، میں نے کہا یہ کپڑا اوڑھے کیوں بیٹھے ہیں؟ لوگوں نے کہا۔" اُن کو تکلیف ہے"۔ ہم بیٹھے ہی تھے، کہ انصار میں سے ایک شخص (تاریخ طبری سے معلوم ہوتا ہے، کہ یہ سعد بن عبادہ تھے) نے یہ کہا۔

"ہم نے اللہ کے دین کو بڑھایا ہے، اسلام کی راہ میں ہماری گردنیں کٹی ہیں۔

اے جماعتِ مہاجرین! تم ہم کو مغلوب کرنا چاہتے ہو، اور ہم کو ہمارے رُتبے سے گرانا چاہتے ہو"۔

جب یہ شخص چپکا ہوا، تو میں جواب دینے کے لئے اُٹھا، حضرت ابوبکرؓ نے مجھ کو منع کیا، اور خود کھڑے ہوکر یہ تقریر ارشاد فرمائی۔

"اللہ تعالیٰ نے اسلام پھیلانے کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کیا، آپ نے لوگوں کو اسلام کی طرف بلایا، لوگوں نے انکار کیا، مگر چند افراد کو خدا نے ہدایت کی، اور

انہوں نے مسلمان ہونا قبول کیا، ان چند مسلمانوں نے آپ کے ساتھ الم ناک مصائب برداشت کئے، تکلیفیں اُٹھائیں، مصیبتیں سہیں، انہوں نے اللہ کی راہ میں کافروں سے جہاد کئے، صرف خدا کی خوشنودی کو مدِّنظر رکھتے ہوئے اپنی بیویوں، بچّوں اور مال و زر کو چھوڑ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کی وفات کے بعد یہی مہاجرین بادشاہ ہونے کے مستحق ہیں، اب اگر کسی نے اُن سے اُن کے حق کو چھینا تو وہ ظالم ہوگا۔

اے جماعتِ انصار! بے شک تمہارا بڑا رتبہ ہے، اسلام نے تمہاری فضیلتوں کو بڑھا دیا ہے، تم نے اسلام کی مدد کی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم اور مسلمانوں نے تمہارے شہر میں ہجرت کی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کی اکثر بیویاں تمہارے ہی گھرانوں سے ہیں، لیکن پھر بھی تم لوگ مُہاجرین کے اعلیٰ رُتبہ کو نہیں پہنچ سکتے، مُہاجرین کی فضیلت تم لوگوں سے کہیں زیادہ ہے، میرا خیال یہ ہے، کہ ہم مہاجرین بادشاہ ہوں، اور تم ہمارے وزیر بنو، ہر معاملہ تمہارے مشورے سے طے کیا جائے گا، اور ہر کام میں تمہاری رائے لیجائے گی"

حضرت ابو بکر صدیق رض کی تقریر ختم ہوتے ہی انصار سے حُباب بن المُنذر نے کھڑے ہو کر کہا۔

"اے جماعتِ انصار! تم مہاجرین کا کچھ خیال نہ کرو، تم اپنی قوّتِ بازو پر قائم ہو جاؤ، تمہاری تعداد زیادہ ہے،

Marfat.com

تمام عرب میں تمہاری ساکھ قائم ہے، اور تم مالدار بھی زیادہ ہو، تمہارے فیصلہ کے خلاف کوئی کھڑا نہیں ہو سکتا، یہ مہاجرین تمہاری رائے کو کوئی وقعت نہیں دیں گے، فیصلہ یہی ہے، کہ ہم سے ایک بادشاہ ہونا چاہیئے، اور دوسرا بادشاہ اُن میں سے ہونا چاہیئے"۔

یہ سُن کر حضرت عمرؓ نے کھڑے ہو کر فرمایا۔

"دو بادشاہ کس طرح ہو سکتے ہیں؟ اور کل عرب تمہاری بادشاہت کو کب تسلیم کر سکتے ہیں؟ تمام عرب اس خاندان کی بادشاہت تسلیم کریں گے، جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے، سلطنت کے اصل حقدار ہم ہیں، ہماری بادشاہت سے کون انکار کر سکتا ہے؟، ہمارے خلاف وہی شخص علمِ بغاوت بلند کرے گا، جو اپنی جان کا دشمن ہو"۔

حضرت عمرؓ کی تقریر سُن کر حُباب بن المُنذر پھر کھڑے ہوئے،

"اے جماعتِ انصار! تم اپنی سلطنت قائم کرو، عمر اور اُس کے ساتھیوں کا کچھ خیال نہ کرو، اور اگر یہ لوگ تمہارے مطالبات تسلیم کرنے سے انکار کر دیں، تو تم طاقت کے ساتھ حجاز سے اُن کو جلا وطن کر دو، تمہارے ہاتھ میں تلوار ہے، اور تمہاری تلوار نے اُن کو اسلام لانے پر مجبور کیا تھا، میں بڑا بہادر ہوں میں اپنی تلوار کو اُن کے خلاف خوب چلا سکتا ہوں"۔

حضرت عمرؓ نے فرمایا "خدا تم کو ہلاک کرے گا"۔

حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضؓ نے کھڑے ہو کر فرمایا "اے

جماعتِ انصار! جملہ قبائل سے پہلے تم لوگوں نے اسلام قبول کیا ہے، خدا را دوسروں سے پہلے تم لوگ اسلام چھوڑنے کی کوشش نہ کرو"۔

انصار سے حضرت بشیر بن سعد نے کھڑے ہو کر فرمایا۔

"اگرچہ ہماری فضیلت اس لئے ہے، کہ اسلام کی راہ میں ہماری گردنیں کٹی ہیں، مگر ہم نے کافروں سے کیوں جہاد کیا؟ صرف اِس لئے کہ اللہ راضی ہو جائے، اور جب خدا کی خوشنودی مدّنظر ہے، تو پھر دُنیا میں اپنی اعلیٰ خدمات کا معاوضہ کیوں طلب کریں؟ خدا اپنے ہاں ہم کو سرفراز فرمائے گا، رسول اللہ صلعم قریش سے تھے، قریش ہی سلطنت کے اصلی حقدار ہیں، میں ان سے ان کا حق چھین کر کے خدا کو کیوں ناراض کروں؟۔

اے جماعتِ انصار! خدا سے ڈرو، ان کی مخالفت نہ کرو، اور ان سے ان کا حق مت چھینو"۔

یہ سُن کر حضرت ابو بکر صدیق رضؓ نے حضرت عمر رضؓ سے فرمایا "تم اپنا ہاتھ پھیلاؤ، میں تمہارے ہاتھ پر بیعت کروں"۔ حضرت عمر رضؓ نے فرمایا "نہیں آپ ہاتھ پھیلائیے، میں آپ کے ہاتھ پر بیعت کروں، آپ مجھ سے زیادہ افضل ہیں"۔ حضرت ابو بکر رضؓ نے جواب دیا "تم مجھ سے زیادہ طاقتور ہو"۔ حضرت عمر رضؓ نے فرمایا "کیا ہوا، پھر بھی میں آپ ہی کے ساتھ ہوں، میں اپنی طاقت آپ کے ساتھ خرچ کروں گا"، یہ کہہ کر حضرت ابو بکر صِدّیق رضؓ کے ہاتھ پر بیعت کر لی، حضرت عمر رضؓ کا بیعت

Marfat.com

کرنا تھا، تمام مہاجرین بیعت کے لئے ٹوٹ پڑے، مہاجرین کے بعد انصار نے بیعت کی،

تاریخ طبری میں ہے، کہ سب سے پہلے بشیر نے حضرت ابوبکرؓ سے بیعت کی، وہ بیعت کرنے کے لئے کھڑے ہوئے تھے، کہ پیچھے سے حُباب بن المُنذر نے بلند آواز سے کہا "تم نے قوم فروشی کی، اور قومی سلطنت کو کھویا"۔ بشیر نے جواب دیا "نہیں بلکہ حق بحقدار رسید، میں نہیں دیکھ سکتا، کہ ایک قوم سے اس کا اصلی حق چھینا جائے"۔

مدینہ کے چاروں طرف سے لوگ بیعت کرنے کے لئے دوڑے، ہجوم بہت ہوگیا، سعد بن عُبادہ دبنے لگے، ان کے ساتھیوں نے لوگوں سے کہا، خدارا بچ کر چلو، حضرت سعد دبے جاتے ہیں، حضرت عمرؓ نے فرمایا۔ سعد کو قتل کردو، خدا اس کو ہلاک کرے،

حضرت ابوبکر صدیقؓ نے حضرت عمرؓ سے فرمایا "عمر! خدا کے واسطے چُپ رہو، اس موقع پر تمہارا چُپکا رہنا بہت ضروری ہے"۔ یہ سُن کر حضرت عمرؓ سعد بن عبادہ سے ہٹ کر چلے آئے،

سعد نے کہا "خدا کی قسم اگر مجھ میں اس وقت اُٹھنے کی طاقت ہوتی، تو میں تجھ سے ایسا انتقام لیتا، کہ تجھ کو اور تیری قوم کو چھٹی کا دودھ یاد آجاتا، مگر کیا کروں، مجبور ہوں، مجھ کو یہاں سے لے چلو"۔ لوگ اُن کو اٹھا کر اُن کے گھر لے گئے،

Marfat.com

کچھ دنوں بعد حضرت ابو بکرؓ نے اُن سے بیعت کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے جواب دیا، جب تک میری جان میں جان ہے، تم سے لڑوں گا، انسان تو انسان اگر جنّ بھی تمہارے ساتھ مِل کر بیعت کرنے کے لئے مجھ کو مجبور کریں، تب بھی میں بیعت نہ کروں گا"۔

حضرت عمرؓ نے حضرت ابو بکرؓ سے فرمایا "جب تک وہ آپ سے بیعت نہ کریں، آپ اُن کو نہ چھوڑیئے"۔ حضرت بشیر بن سعدؓ نے فرمایا "جانے دیجئے، اُن سے کچھ تعرض نہ کیجئے، اگر ان کو قتل بھی کر دیا جائے، تب بھی وہ بیعت کے لئے طیار نہ ہوں گے۔ وہ آپ کا بگاڑ ہی کیا سکتے ہیں، اکیلی چیونٹی اتنے بڑے پہاڑ کو کس طرح گرا سکتی ہے"۔

حضرت ابو بکرؓ نے حضرت بشیرؓ کے مشورہ کو قبول فرمایا، اور سعد کو اُن کے حال پر چھوڑ دیا، اس کے بعد سعد نے نہ تو کبھی مسلمانوں کے ساتھ مل کر نماز پڑھی، اور نہ کبھی کسی مسلمان سے بات کی، حجاز چھوڑ کر شام کے علاقہ میں چلے گئے اور وہیں مر گئے، ابن خلدون میں ہے، کہ جنّوں نے اُن کو قتل کر دیا، اور یہ شعر پڑھے،

نحن قتلنا سیّد الخز	ہم نے قبیلہ خزرج کے سردار سعد
رج سعد بن عبادہ	بن عبادہ کو قتل کر دیا،
نرمیناہ بسھمین!	ہم نے اُن کو دو تیر مارے، ٹھیک
فلم نخط فؤادہ	وہ اُن کے دل پر جا کر لگے،

خلیفۂ اوّل کی افتتاحی تقریر

دوسرے دن عام لوگوں سے بیعت لینے کے لئے باقاعدہ سرکاری اجتماع ہوا، حضرت عمرؓ نے لوگوں سے مخاطب ہوکر فرمایا۔ "خدا نے بہترین شخص کو ہمارا خلیفہ بنایا ہے، یہ آنحضرت صلعم کے رفیقِ غار تھے، تم لوگ اُٹھ کر ان سے بیعت کرو۔"

چنانچہ لوگ اُٹھے، اور بیعت عامہ کی کارروائی عمل آئی، اِس کے بعد حضرت ابو بکر صِدّیق رضی اللہ عنہ خلیفۂ اوّل نے منبر پر بیٹھ کر یہ افتتاحی تقریر ارشاد فرمائی۔

خدا کی حمد و ثنا کے بعد

اے حاضرینِ اجلاس۔

میں تم لوگوں کا خلیفہ بنایا گیا ہوں، میری حیثیت تم سے کچھ زیادہ نہیں ہے، اگر میں خلافت کے تمام امور احسن طریقہ سے سرانجام دوں، تو تم میری اعانت کرنا، اور اگر میں کسی معاملہ میں کجروی اختیار کردں، تو تم مجھ کو ڈانٹنا، اور صحیح راستہ پر مجھ کو کردینا، سچائی (صداقت) امانت ہے، اور جھوٹ خیانت ہے، میرے نزدیک ہر شخص مساوی حقوق رکھتا ہے، میرے دورِ خلافت میں ہر مظلوم کو مطمئن رہنا چاہیئے، اِس لئے کہ میں ظالم سے اس کے حقوق ضرور دلوا کر رہوں گا۔ انشاء اللہ

جہاد چھوڑنے سے قوم ذلیل ہوجاتی ہے

جس قوم نے اللہ کی راہ میں اپنی گردنیں کٹوانے سے پہلو تہی کی، اور کافروں سے جہاد کرنا چھوڑ دیا، تو خدا اس قوم کو ذلیل

اور رسوا کر دیتا ہے،

بدکاریاں کرنے سے مصیبتیں آتی ہیں

جو قوم زنا، بدکاریاں اور بُرے کام کرنے لگتی ہے، تو خدا کی طرف سے اُس پر پے درپے مصائب، وبائیں نازل ہوتی ہیں،

بادشاہ کی اطاعت کب تک کرنی چاہیئے؟

جب تک میں شریعتِ اسلامیہ کے مطابق تمام امور سرانجام دوں، تم پر میری اطاعت فرض ہے۔، اور جب میں اسلامی احکام کے خلاف کروں، تو تم میری اطاعت نہ کرنا"
میں نے کبھی بادشاہت کی تمنّا نہیں کی، اور نہ کبھی خدا سے بادشاہ بننے کی دعاء مانگی، لیکن میں نے اس وقت محسوس کیا کہ اگر میں بادشاہ بننے سے انکار کردوں گا، تو مسلمانوں میں خانہ جنگی شروع ہو جائے گی، اور مسلمان آپس میں لڑ لڑ کر تباہ ہو جائیں گے۔

میں نے بہت بڑی ذمّہ واری اپنے سر لے لی ہے، اور بڑا بھاری بوجھ اُٹھالیا ہے، میں حیران ہوں، کہ میں کس طرح اس بڑے کام کو سرانجام دے سکوں گا، ہاں اگر خدا کی نصرت و اعانت میری پُشت پناہ ہوئی، تو میں اس کام کو انجام تک پہنچادوں گا،

کوئی شخص اپنی موت سے واقف نہیں ہے، میں تم لوگوں کو پُرزور نصیحت کرتا ہوں، کہ تم ہر وقت نیک کاموں

(عملِ صالح) میں مصروف رہو، جس وقت موت کا فرشتہ تمہارے سر پر آکر کھڑا ہو، تو اس وقت تم کو گناہوں سے پاک صاف اور مُنزّہ رہنا چاہیئے، اور یہ اس وقت ہو سکتا ہے، کہ ہر حال میں خدا تمہارا معاون اور مددگار ہو، سُنو! موت آنے سے قبل عمل صالح کی طرف سبقت کرو۔

گذشتہ قوموں کے حسرت انگیز انجاموں سے عبرت حاصل کرو، وہ اپنی موتوں سے غافل ہو گئے، اور بُرائیوں کا ارتکاب کرنے لگے، خدارا تم ان جیسے نہ ہونا، اور نہ اُن کے نقشِ قدم پر چلنا، عملِ صالح کی طرف بڑھے چلو، عملِ صالح کی طرف بڑھے چلو، گناہوں سے بچو، گناہوں سے بچو، دیکھو موت کا فرشتہ تمہاری طرف دوڑا ہوا آرہا ہے، موت سے ڈرو، اور گذشتہ قوموں کے حسرت ناک انجاموں سے عبرت حاصل کرو۔

خدا وہی عمل قبول کرتا ہے، جو اس کی رضا اور خوشنودی کو مدِّ نظر رکھ کر کیا جائے، تم عمل صالح کر کے خدا کی خوشنودی اور رضا کو حاصل کرنے کی کوشش کرو، اخلاص اور نیک نیّتی سے خدا کو راضی کیا جا سکتا ہے، گذشتہ قوموں سے عبرت حاصل کرو، ان کے عبرت خیز انجاموں پر غور کرو، آج ان کا وجود کہاں ہے؟ وہ بڑے بڑے متکبّر اور سرکش بادشاہ جن کا ڈنکا ساری دُنیا میں بجتا تھا، کہاں ہیں؟ وہ بڑے بڑے سپہ سالار، وہ بڑے بڑے فوجی مُدبّر جنہوں نے میدانِ

جنگ میں ہوش رُبا کارنامے دکھائے، اپنے بے نظیر تجربوں سے ایسے ایسے نقشۂ جنگ بنائے، کہ مقابل کی فوجیں آناً فاناً میں ان کے سامنے سرنگوں ہوگئیں، بڑے بڑے فلک بوس قلعوں کو مُسخّر کرلیا، آج کہاں ہیں؟ پیوندِ زمیں ہوگئے اور مٹی نے ان کی ہڈیوں کو کھوکھلا کردیا، وہ بڑے بڑے بادشاہ جنہوں نے زبردست فتوحات حاصل کرکے بڑی بڑی قوموں کو اپنے زیرِ نگیں کرلیا۔ بڑے بڑے صوبجات آباد کئے، بڑی بڑی نوآبادیات بنائیں، دنیا سے ناپیدا ہوگئے، اور تاریخ کے اوراق ان کے ہوش رُبا کارناموں سے خالی ہیں، ایسا معلوم ہوتا ہے، کہ انھوں نے صفحۂ زمین پر قدم ہی نہیں رکھا، خدا نے ان کو تباہ کردیا، اور ان کی جگہ ہم کو سرفراز کیا، اگر ہمنے ان سے عبرت حاصل کی، تو یقیناً ہم فائز اور کامیاب ہوجائیں گے، اور اگر ہم ان کی طرح عمل صالح سے غافل رہے، تو ہمارا بھی وہی حشر ہوگا، جو اُن کا ہوا،،۔

خلیفۂ اوّل کا انتہائی استقلال

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کے انتقال فرماتے ہی باشندگانِ مکّہ و مدینہ کے سوا تمام عرب اسلام سے مُرتد ہوگئے، جملہ قبائل نے متفقّہ طور پر خلافت کے خلاف علمِ بغاوت بلند کردیا، سوائے مہاجرین و انصار کے سب نے زکوٰۃ دینے سے انکار کردیا، مُرتدین نے کہا کہ ہم اسلام

کے تمام فرائض ادا کرنے کو طیار ہیں، مگر اپنے مالوں سے زکوٰۃ نہیں دینگے، اس فریضہ سے ہم کو معاف کیا جائے،

حضرت ابو بکر صدیق رضؓ نے فرمایا۔

اگر ان کی زکوٰۃ سے عِقال (وہ رسی جس سے اونٹ کے گھٹنے باندھتے ہیں) نکلتی ہو، اور یہ لوگ یہ عقال دینے سے انکار کریں گے، تو خدا کی قسم میں اُن پر فوج کشی کروں گا۔

حضرت عمر رضؓ نے فرمایا۔

"آپ اُن پر فوج کشی کس طرح کر سکتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا ہے، "جس نے کلمۂ شہادت پڑھ لیا، اُس پر تلوار نہیں چلائی جائے گی، اور نہ اس کے مال میں دست اندازی کی جائے گی،

حضرت ابو بکر صدّیق رضؓ نے فرمایا۔

"جس نے نماز اور زکوٰۃ میں فرق ڈالا، میں اُس پر فوج کشی کروں گا، زکوٰۃ ہر مسلم پر فرض ہے، اور پانچ فرائض میں سے ایک فریضہ ہے"

ہم عروجِ اسلام کے حصّۂ اول میں ذکر کر چکے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے اپنی بیماری کی حالت میں حضرت اُسامہ رضؓ کو سات سو سپاہی دے کر شام پر حملہ کرنے کے لئے بھیجا تھا، یہ فوج مقامِ جُرف (شام کی طرف مدینہ سے تین میل کے فاصلہ پر واقع ہے) تک

135824

Marfat.com

پہنچی ہی تھی، کہ حضرت اُسامہ رض کی بیوی حضرت فاطمہ بنت قیس نے کہلا بھیجا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کی حالت بہت نازک ہے، تم واپس چلے آؤ، چنانچہ یہ فوج لے کر واپس مدینہ چلے آئے،

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کی وفات کے بعد حضرت اُسامہ رض نے خلیفۂ اول سے عرض کیا" مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے اپنی زندگی میں شام پر حملہ کرنے کے لئے بھیجا تھا، اب صورتِ حالات یہ ہے، کہ مسلمان ہی کافر ہو رہے ہیں، میرے خیال میں پہلے انہی کافروں سے جہاد کرنا چاہیئے"،

حضرت ابو بکر صدّیق رض نے (سرکاری اجتماع میں) خطبہ دیا۔

"میں پہلے وہ کام کروں گا۔ جو رسول اللہ صلی اللہ وسلّم نے اپنی زندگی میں سرانجام دیا، انہوں نے حضرت اُسامہ رض کو سپہ سالار بنا کر شام کی طرف بھیجا تھا، میں بھی پہلے یہی کام کروں گا، گو میری حالت کتنی ہی نازک کیوں نہ ہو جائے، حتّٰی کہ پرندے مری بوٹی بوٹی اڑا کر لے جائیں۔

صحابہ نے عرض کیا۔

"تمام عرب مُرتد ہو گیا، جملہ قبائل نے بغاوت کر دی ہے، ارتداد مدینہ کے دروازے تک پہنچ گیا ہے، اور

Marfat.com

آپ حضرت اُسامہ رض کو عیسائیوں پر حملہ کرنے کے لئے بھیج رہے ہیں، پہلے مُرتدین کی تو سرکوبی کیجئے"۔

حضرت ابو بکر صدیق رض نے فرمایا۔

"اگر (شکاری) کُتّے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کی تمام بیویوں کو بھی کھا جائیں، تو میں اس فوج کو کبھی واپس نہیں کروں گا، جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے بھیجا تھا، اور نہ اُس جھنڈے کو اُتاروں گا، جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے کھڑا کیا تھا"

(تاریخ الخلفاء سیوطی صفحہ ۲۸ و ۲۹)

حضرت اسامہ رض کی ماتحتی میں بڑے بڑے صحابہ کرام رکھے گئے تھے، حتیٰ کہ حضرت عمر رض بھی اس فوج میں شامل تھے، انصار کو اتنی جُرأت نہیں ہوئی کہ وہ بلا واسطہ اپنی شکایت حضرت ابو بکر صدیق رض تک پہنچاتے انہوں نے حضرت عمر رض کی وساطت سے یہ مطالبہ کیا، کہ حضرت اُسامہ رض کی بجائے ہم پر کسی بڑے آدمی کو سپہ سالار بنایا جائے، (حضرت اُسامہ رض ایک غلام کے لڑکے تھے، ان کے والد کا نام حضرت زید بن حارث رض ہے، جو حضرت خدیجۃ الکبریٰ رض کے غلام تھے) حضرت عمر رض نے انصار کی طرف سے یہ شکایت حضرت ابو بکر رض تک پہنچائی، حضرت ابو بکر صدّیق رض کو بڑا غصّہ آیا، اٹھ کر حضرت عمر رض کی داڑھی پکڑ لی، اور فرمایا "خدا

تجھ کو ہدایت دے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اُسامہ رضہ کو سپہ سالار بنایا، اور تو مجھ سے مطالبہ کرتا ہے، کہ میں اُن سے سپہ سالاری چھین لوں "

یہ سُن کر حضرت عُمر رضہ فوج میں واپس چلے گئے اور انصار سے کہا "تمہاری وجہ سے حضرت ابوبکر صدیق رضہ مجھ سے ناراض ہوگئے، اور انہوں نے مجھ کو بہت ڈانٹا"

خلیفہ اوّل کی مساوات

اِس کے بعد حضرت ابوبکر صدّیق رضہ سپہ سالار (حضرت اُسامہ رضہ) کو ہدایت دینے کے لئے باہر تشریف لائے، سپہ سالار گھوڑے پر سوار تھے، اور حضرت صدّیق رضہ اُن کے گھوڑے کے ساتھ ساتھ پیدل چل رہے تھے، اور آپ کے خالی گھوڑے کی لگام حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضہ کے ہاتھ میں تھی،

سپہ سالار نے عرض کیا "یا تو آپ گھوڑے پر سوار ہوں، ورنہ میں نیچے اترتا ہوں"

حضرت صدّیق رضہ نے جواب دیا۔

"نہ تم نیچے اُتر سکتے ہو، اور نہ میں گھوڑے پر سوار ہوں گا۔ تمہارا اس میں کیا حرج ہے، کہ ایک آدھ گھنٹہ کے لئے خدا کی راہ میں میرے قدم غبار آلود ہوجائیں کیا تم نے یہ حدیث نہیں سنی؟، غازی کے ہر قدم اٹھانے پر سات سو نیکیاں لکھی جاتی ہیں، سات سو درجے

اس کے لئے بلند کئے جاتے ہیں، سات سو گناہ معاف کئے جاتے ہیں۔ (اور یہ حدیث ہے "جس غازی کے قدم خدا کی راہ میں غبار آلود ہوں گے، وہ دوزخ میں نہیں ڈالا جائے گا")

اُسامہ! عمر کو میری مدد کے لئے چھوڑ دو"، سپہ سالار نے حضرت عمر رض سے کہا۔ آپ کو فوج میں شامل ہونے کی ضرورت نہیں۔ آپ حضرت ابو بکر صدّیق رض کے ساتھ مدینہ واپس جائیے"۔

اس کے بعد حضرت ابو بکر صدّیق رض نے فوج کو یہ ہدایات دیں۔

فوج کو ہدایت

اے سپاہیو! میں تم کو دس ہدایتیں دیتا ہوں، اُن پر عمل کرنا۔

(۱) کسی کام میں خیانت نہ کرنا۔

(۲) مالِ غنیمت میں سے کچھ نہ چُرانا۔

(۳) کسی معاہدہ میں خلاف ورزی نہ کرنا۔

(۴) دشمن کی نعشوں کی قطع و برید نہ کرنا۔

(۵) کسی کھجور کے درخت کو نہ کاٹنا، اور نہ اُس کو آگ دکھانا (عرب ریگستان کا ملک ہے، اس میں مشکل سے کوئی پھل دار درخت پایا جاتا ہے، کھجور کا درخت عام طور پر ملتا ہے، اور یہ عرب کے نزدیک ایک بڑی نعمت ہے) اور نہ کسی پھلدار درخت کو کاٹنا۔

(۶) نہ کسی بچّہ کو مارنا ، اور نہ کسی عورت پر حملہ کرنا ، اور نہ کسی بڈھے کو قتل کرنا ،

(۷) بکریاں ، گائیں اور اونٹوں کو بے فائدہ ضائع نہ کرنا، ہاں کھانے کے لئے جتنی ضرورت ہو، اتنی ذبح کرلینا،

(۸) یہودیوں اور عیسائیوں کے بہت سے پادری اپنے عبادت خانوں میں زندگی گذارتے ہیں ، اور شب و روز عبادت میں مصروف رہتے ہیں ، اگر وہ لوگ تم پر حملہ نہ کریں ، تو تم بھی ان کو قتل نہ کرنا ، اور اگر وہ تم پر حملہ کریں ، یا در پردہ اسلامی فوجوں کو نقصان پہنچانے کے لئے سازش کریں ، تو بے شک ان کو تہ تیغ کردینا ،

(۹) تم کو ایسے لوگ ملیں گے ، جو درمیان سے اپنے سروں کو منڈواتے ہیں ، اور کناروں سے چھوڑ دیتے ہیں ، اُن کو تہ تیغ کردینا ،

(۱۰) جب مفتوح فوجیں تمہارے کھانے کے لئے قسم قسم کے کھانے پیش کریں ، تو تم بسم اللہ کر کے لقمہ منہ میں ڈالنا ،

خدا تم کو کامیاب کرے ، اور تم طاعون جیسی مُہلک وبا سے محفوظ رہو“۔

حضرت صدّیق رضؓ یہ ہدایتیں دیتے ہوئے مقامِ جُرف تک پہنچے ،

آپ نے سپہ سالار سے مخاطب ہو کر فرمایا ” اُسامہ ! تم

Marfat.com

اپنے تمام کاموں کو پھرتی اور مستعدی سے سرانجام دینا، سستی اور کاہلی سے کام نہ لینا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایات کے مطابق نقشۂ جنگ بنانا، پہلے قضاعہ کے قبائل پر حملہ کرنا، پھر اُبنیٰ اور آبل پر فوج کشی کرنا، (آبل اور اُبنیٰ دمشق کے علاقہ میں واقع ہیں)

اس کے بعد آپ نے ان کو الوداع کہا، اور جُرف سے واپس ہو گئے،

جس علاقہ سے حضرت اُسامہ رضؓ کی فوج گزرتی، وہاں کے باشندے خوف زدہ ہو جاتے، اور یہ کہتے

"اگر خلیفہ کی طاقت کمزور ہوتی، تو یہ فوج اتنے دُور دراز علاقہ پر حملہ کرنے کے لئے ہرگز نہ بھیجی جاتی، ہم اپنا ارتداد ان کی واپسی تک ملتوی کرتے ہیں"

حضرت اُسامہ رضؓ چالیس دن کے اندر کامیاب اور فاتح ہو کر واپس آ گئے، بہت سا مالِ غنیمت اور قیدی ساتھ لائے،

جن علاقوں سے واپسی میں یہ فاتح فوج واپس آئی ہے، وہاں کے باشندے مُرتد ہونے سے باز رہے،

(تاریخ الخلفاء صفحہ ۲۹)

اسود کا دردناک قتل

ہم اوپر ذکر کر چکے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیمار ہوتے ہی اسود نے یمن میں نبوّت کا دعویٰ کر دیا تھا، آپ نے مسلمان عُمّال

Marfat.com

(ڈپٹی کمشنروں اور گورنروں) کو لکھا، کہ اس کو قتل کر دیا جائے، چنانچہ آپ کی وفات سے ایک روز قبل اس کا قتل عمل میں آیا، تفصیل حسب ذیل ہے۔

جس وقت باذان (سلطنتِ ایران کی طرف سے صوبہ یمن کا نائب السلطنت (ویسرائے) تھا) مسلمان ہوا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کو بدستور صوبہ یمن کا حاکمِ اعلیٰ رہنے دیا، آپ حجۃ الوداع سے مدینہ واپس تشریف لا رہے تھے، راستہ میں آپ کو خبر ملی، کہ باذان انتقال کر گئے ہیں،

آپ نے مدینہ پہنچتے ہی مندرجۂ ذیل عاملوں (ڈپٹی کمشنروں) کو صوبہ یمن کے اضلاع پر مقرر فرمایا۔

نامِ عامل	کس ضلع کا عامل مقرر فرمایا
شہر باذان رض کے لڑکے	صنعاء (صوبہ یمن کا دارالسلطنت عدن سے صنعاء تک ۶۸ میل کا فاصلہ ہے)
ابوموسیٰ اشعری رض	مارب (حضرموت اور صنعاء کے درمیان واقع ہے)
یعلی بن امیہؓ	جند (صنعاء سے ۵۸ فرسخ کا فاصلہ ہے ایک فرسخ تین میل کا)
عامر بن شہر	ہمدان
طاہر بن ابی ہالہ	عک
عمرو بن حزم	نجران (سورۂ بروج میں جس واقعہ کی طرف اشارہ ہے، وہ اسی ضلع میں واقع ہوا تھا)

Marfat.com

زیاد بن لبید[1]	حضرموت (عدن کے مشرقی جانب ہے صنعاء سے ۲۷ فرسخ کا فاصلہ ہے، ایک فرسخ تین میل کا)
عکاشہ بن ثور	سکاسک، سکون
مہاجر بن ابی امیہؓ	معاویہ

[1] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کے عہد میں حضرموت کا علاقہ برضا و رغبت مسلمان ہوگیا، یہاں کا ایک وفد اشعث بن قیس کی سرکردگی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ نے اس وفد کی خوب مہمان نوازی کی، اور حضرت صدّیق رضؓ کی بہن حضرت امّ فروہؓ سے اُن کی شادی ہوگئی، پلٹتے وقت اشعث نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم سے عرض کیا، ہمارے ہی لوگوں میں سے ہمارے علاقہ پر ایک حکمران مقرر فرما دیجئے، آپ نے حضرت زیاد بن لبید کو حضرموت کا عامل (حاکم) مقرر فرما دیا، رسول اللہ صلعم کی وفات تک حضرموت کے عامل حضرت زیادرضؓ ہی رہے حضرت صدّیق رضؓ نے ان کو لکھا، "رسول اللہ صلعم انتقال فرما گئے ہیں، اب میں مسلمانوں کا بادشاہ ہوں، باشندگانِ حضرموت سے میرے لئے بیعت حاصل کرو"۔ حضرت زیادرضؓ نے حسبِ ارشاد کل علاقہ سے بیعت لینی شروع کی، اشعث نے بیعت سے انکار کردیا کندہ (یمن میں ایک شہر کا نام ہے) کے اکثر باشندوں نے بھی اطاعت کا حلف اُٹھانے سے انکار کردیا، دوسرے روز حضرت زیادرضؓ نے اپنے علاقہ سے زکوٰۃ جمع کرنی شروع کی، کندہ کے ایک نوجوان کے مال سے ایک اونٹنی زکوٰۃ میں نکلی، آپ نے اس سے وہ اونٹنی لی، اور اُس کے گھٹنے باندھ کر سلطنت کا نشان دینے لگے، اس نوجوان نے واویلا شروع کردی۔ "ہائے میں لُٹ گیا، ہائے میں لٹ گیا، حارثہ بن سُراقہ دوڑو، اور میری مدد کرو"۔ حارثہ دوڑا ہوا آیا، اور حضرت زیادرضؓ سے کہا "آپ اُس کی اونٹنی چھوڑ دیجئے"۔ آپ نے

بقیہ حاشیہ صفحہ ۳۰ - دینے سے انکار کیا، اور فرمایا "میں اس کو باندھ چکا ہوں، اور اسپر سرکاری نشان بھی دے چکا ہوں"، حارثہ نے کہا "مناسب یہی ہے، کہ آپ اونٹنی چھوڑ دیجئے، ورنہ ہم زبردستی چھڑالیں گے"۔ حضرت زیاد رضؓ نے فرمایا۔ "میں کبھی نہیں چھوڑوں گا"، اسپر حارثہ نے اونٹنی کے بندھن کھولدیئے، اور اونٹنی اُٹھ کر بھاگ گئی، حضرت زیاد رضؓ نے اُسی وقت اسلامی فوج طلب کی، اور باقاعدہ جنگ شروع ہوگئی۔ مرتدین کی فوج حارثہ کے ماتحت لڑ رہی تھی، رات تک یہ لڑائی جاری رہی، حضرت زیاد رضؓ کے غلام نے آپ کو مطّلع کیا کہ دشمن کے بڑے بڑے چار رئیس (مخوس، مشرح، جمد، ابضعہ) شراب میں چور ہو رہے ہیں حضرت زیاد رضؓ نے ان کو جالیا، اور چاروں کو وہیں ذبح کر ڈالا، حضرت زیاد رضؓ کامیاب رہے، اور میدانِ جنگ سے غنیمت کا مال اور قیدی لے کر واپس پلٹے، راستہ میں اشعث کی فوجیں مل گئیں، اشعث کی فوج نے مسلمانوں پر سخت حملہ کیا، مسلمانوں کی ایک تعداد شہید ہوگئی، اور آخرین شکست کھا گئے، حضرت زیاد رضؓ نے حضرت ابو بکر صدّیق رضؓ کو لکھا اور آپ سے امدادی فوج طلب کی، حضرت صدّیق رضؓ نے حضرت مہاجرینِ اُمیہ رضؓ کو لکھا، کہ اسی وقت بنفسِ نفیس فوج لے کر حضرت زیاد رضؓ کی امداد کے لئے روانہ ہوجائیں، حضرتِ مُہاجر حکم ملتے ہی فوج لیکر روانہ ہوگئے، اور دونوں نے مل کر مرتدین کی فوج پر سخت حملہ کیا، دشمن کی فوج سے ایک بڑی تعداد تہ تیغ کردی گئی، دشمن نُجیر (حضرموت کے قریب ایک بڑا مضبوط قلعہ ہے) میں پناہ گزین ہوا، اسلامی فوجوں نے ان کا سختی سے محاصرہ کرلیا، دشمن محاصرہ سے تنگ آگیا، اشعث نے صلح کی

Marfat.com

یمن میں نبوّت کا دعویٰ کر دیا، آپ نے حضرت دیر بن یحنّس

بقیہ حاشیہ صفحہ ۳۱ - درخواست پیش کی، حضرت زیاد رضؓ نے درخواست مُسترد کردی، دوبارہ سہ بارہ اس نے پھر پیش کی، آپ نے فرمایا "میں صرف ستّر آدمیوں کو امان دیتا ہوں، باقی فوج کے متعلق آخر میں میں اپنا فیصلہ صادر کروں گا" ان ستّر آدمیوں میں اشعث شامل نہیں تھا، حضرت زیاد رضؓ نے اس کو قتل کرنا چاہا - اس نے کہا "آپ مجھ کو مع میرے گھرانے کے خلیفۃ المسلمین کی خدمت میں بھیجدیں"، حضرت زیاد رضؓ نے منظور کیا اور دوسرے قیدیوں کے ساتھ اس کے پیروں میں بیڑیاں ڈالدی گئیں، نُجیر کا دروازہ کھول گیا، آپ نے ان میں سے بڑے بڑے افسروں کو جن کی تعداد سات سو تھی، قتل کرادیا اور حکم دیا ان کی نعشیں کھلے میدان میں ڈالدی جائیں، درندوں نے ان کی نعشوں کو کھالیا، قتل ہوتے وقت سب نے اشعث کو بُرا بھلا کہا، کہ کم بخت نے اپنی جان چھڑالی، اور ہم کو قتل کرادیا، بُری طرح سے یہ لوگ قتل کئے گئے حضرت زیاد رضؓ نے نہیک بن اوس کی ماتحتی میں قیدی مدینہ منوّرہ بھجوادیئے، حضرت صدّیق رضؓ نے اشعث سے جواب طلب کیا، اس نے عرض کیا - میں کافر نہیں ہوا، لیکن میں نے بُخل کیا ہے اور اسی بُخل کی وجہ سے مینے زکوٰۃ سے انکار کردیا، اسوقت آپ مجھ کو قتل سے معاف کردیں آئندہ میں اپنی ساری زندگی جہاد میں صرف کردوں گا، اور اپنی بہن حضرت اُمّ فروہ کو مجھکو واپس دیدیجئے، آپ نے اسکی درخواست قبول کی اور حضرت اُمّ فروہ کو اسکے حوالہ کردیا، حضرت عمر رضؓ کے عہدِ خلافت میں اسلامی فوج میں شامل ہوکر ایران گئے، اور تمام لڑائیوں میں شامل رہے، کوفہ میں انتقال کیا، اور حضرت حسن رضؓ نے اُن کا جنازہ پڑھایا۔

(مُعجم البلدان صفحہ ۲۹۳ ذکر حضرموت)

Marfat.com

کو ایک مکتوب دیگر یمن کے عمّال کے پاس بھیجا، اس میں آپ نے تاکید فرمائی، کہ اسود کو قتل کر دیا جائے، چنانچہ مسلمانوں نے اس کے قتل کے لئے تدبیریں شروع کر دیں، ابھی مسلمان تدبیروں ہی میں لگے ہوئے تھے، کہ اسود نے ایک بڑی فوج سے صنعاء پر حملہ کیا، پیادہ فوج کے سوا صرف سات سو سوار تھے، اس کی فوج کے اعلیٰ افسر یہ تھے، قیس[1] بن عبد یغوث، معاویہ[2] بن قیس، یزید[3] بن محرم یزید[4] بن حصین یزید[5] بن انکل، اس لڑائی میں شہر شہید ہو گئے، اور اسود نے ان کی بیوی آزاد سے زبردستی شادی کر لی، اور یمن کا کل علاقہ اس کے ماتحت آ گیا، حتیٰ کہ بحرین[1] تک اس کا قبضہ ہو گیا۔ اسود کی فوجوں کے سپہ سالارِ اعظم قیس بن عبد یغوث تھے، فیروز اور داذویہ اس کے حکّام میں سے تھے، اسود نے ان تینوں کو معزول کر دیا، ایک روز قیس غم میں بیٹھے

---

[1] بحرین بصرہ اور عمّان کے درمیان بحرِ ہند کے ساحل پر واقع ہے، رسول اللہ صلعم نے ۶ھ میں حضرت علاء بن الحضرمی کو اپنا سفیر بنا کر بحرین کے بادشاہ کے پاس بھیجا (دیکھو عروج اسلام حصّہ اوّل باب بادشاہوں کو دعوتِ اسلام) حضرت علاء کے پہنچنے سے بعض لوگ مسلمان ہو گئے، اور بعض بدستور اپنے مذہب پر قائم رہے، اُن پر جزیہ مقرر کیا گیا، حضرت علاء نے جزیہ کی کل رقم جمع کر کے جس کی تعداد اسّی ۸۰ ہزار اشرفیاں تک پہنچتی ہے رسول اللہ صلعم کی خدمت میں بھیجی، بحرین کا باقی حال حضرت عمرؓ کے عہدِ خلافت میں دیکھو، حضرت علاءؓ نے ۲۰ھ میں انتقال فرمایا ؛ (مُعجم البلدان)

Marfat.com

ہوئے تھے ، فیروز کہتے ہیں ، کہ میں اور داذویہ ان کے پاس گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کے مکتوب سے ان کو مطّلع کیا ، قیس نے کہا " اسود کے قتل میں میں بھی آپ لوگوں کے ساتھ ہوں " اتنے میں اسود کا ایک ملازم آیا ، اور قیس سے کہا " آپ کو بادشاہ طلب کرتے ہیں " قیس گئے ، اسود نے ان سے کہا " مجھ کو معلوم ہوا ہے ، کہ تم میرے قتل کے درپے ہو ، میں نے تم کو اعلیٰ عہدوں پر پہنچایا ، تمہاری عزّت بڑھائی ، اور تم ہو ، کہ میرے قتل کی تدبیریں کر رہے ہو " قیس نے جواب دیا " یہ غلط ہے ، میرے دل میں آپ کی بڑی وقعت ہے ، اور میں آپ کی اطاعت اپنے لئے باعث فخر سمجھتا ہوں " قیس کے جواب سے اسود مطمئن ہوگیا ، اس کے بعد ہم اس کی بیوی آزاد کے پاس گئے ، اور ان سے کہا -

" اسود نے آپ کے ساتھ نہایت غیر منصفانہ سلوک کیا ہے ، آپ کے شوہر (شہر) کو قتل کیا ، آپ کے خاندان کے سربرآوردہ اشخاص کو تہ تیغ کیا ، اور پاک دامن عورتوں کی عصمت دری کی ، آپ اس کے خلاف کچھ کوشش نہیں کریں گی ؟ کیا آپ ہم کو اس کے قتل کرنے میں امداد پہونچائیں گی ؟ "

آزاد نے جواب دیا " میں اس سے بہت تنگ آگئی ہوں اور مجھ کو اس سے سخت نفرت ہے ، میں اس کے قتل میں آپ کو ہر طرح کی امداد دوں گی "

ایک روز ہم (فیروز، قیس اور داذویہ) اس کے محل کے باہر بیٹھے ہوئے تھے، کہ اسود فوج کے ساتھ اندر سے نکلا، ہم تعظیم کے لئے کھڑے ہوگئے، بکریاں اور اونٹ ذبح کرنے کے لئے لائے گئے، اس نے ایک لکیر کھینچی، لکیر کے اس طرف جانور کھڑے کئے گئے، اور خود اُس طرف کھڑا ہوگیا، جانور ذبح ہونے لگے، حربہ (ایک ہتھیار کا نام ہے) اس کے ہاتھ میں تھا، میری طرف (فیروز) متوجہ ہوا، حربہ ہلا کر مجھ سے کہا۔

"میں تجھ کو اس حربہ سے ذبح کرکے ذبح شدہ جانوروں میں ڈال دوں"۔

میں نے کہا "آپ مجھ سے بے فائدہ بدظن ہوتے ہیں، میں تو آپ کا باوفا دار غلام ہوں، میرے متعلق جتنی بھی خبریں آپ تک پہنچائی گئی ہیں، سب غلط ہیں"۔

اسود نے کہا "فیروز جانوروں کا گوشت تقسیم کردو"۔

میں گوشت تقسیم کرنے میں مصروف ہوگیا، اور وہ اپنے محل میں گھس گیا،

اس کے بعد میں اُس کی بیوی کے پاس آیا، میں نے اُس سے کہا "ہم اس کو کس طرح قتل کر سکتے ہیں؟" انہوں نے جواب دیا "وہ محل کے اندر ہوتا ہے، تین طرف سے سپاہی پہرہ دیتے ہیں، صرف ایک طرف یہ مکان واقع ہے آپ اس مکان کی پچھلی دیوار سے شام کے وقت نقب لگائیں جب آپ اندر گھسیں گے، تو آپ کو روشنی دکھلائی دے گی،

Marfat.com

اور اس کے پاس ہتیار رکھے ہوئے ہوں گے"۔

یہ سن کر میں محل سے باہر نکلا ہی تھا، کہ اسود ہل گیا، اُس نے مجھ کو زور سے ایک گھونسا رسید کیا، میں گردن کے بل پیچھے جا پڑا، اُس نے کہا " تم کیوں میرے محل میں آئے؟" پیچھے سے اُس کی بیوی چلّاتی ہوئی آئی " کیوں مارتے ہو؟ میرے بھائی ہیں، مجھ سے ملنے آئے تھے"؟ یہ سنتے ہی اُس نے مجھ کو چھوڑ دیا، میں باہر آگیا، اور اپنے ساتھیوں کو پورا واقعہ سنایا، ہم باتیں کر ہی رہے تھے، کہ آزاد نے کہلا بھیجا، کل شب کو اپنی کارروائی شروع کردو، دوسری شب کو ہم نے مکان میں نقب لگائی، ہم نے قیس سے کہا " تم بہادر ہو، اندر جاؤ"۔

قیس نے جواب دیا " مجھ میں یہ بڑا عیب ہے، کہ قتل کرتے وقت مجھ پر کپکپی طاری ہو جاتی ہے، مجھ کو اندیشہ ہے کہ اسود پر میرا وار خالی جائے گا، فیروز! تم اندر جاؤ، تم ہم سے زیادہ قوی ہو، اور نوجوان بھی ہو"۔

فیروز کہتے ہیں۔ میں نے تلوار اپنے ساتھیوں کے پاس رکھی، اور بلا کھٹکے اندر چلا گیا، لمپ جل رہا تھا، اور وہ بستر پر لیٹا پڑا تھا، مجھ کو یہ معلوم نہیں ہوا، کہ اس کا سر کس طرف ہے، آزاد اس کے پاس بیٹھی ہوئی اس کو انار کِھلا رہی تھی، میں چپکا کھڑا رہا، حتّٰی کہ اُس کی آنکھ لگ گئی، میں نے آزاد کو اشارہ کیا" اس کا سر کس طرف ہے؟

اُس نے مجھ کو اشارہ سے بتلایا، میں اس کے سر پر جاکر کھڑا ہوُا، اُس کی آنکھ کھُل گئی، اور اُس نے مجھ کو دیکھا۔ میں نے دل میں کہا۔ اگر میں تلوار لینے جاتا ہوں۔ تو موقع ہاتھ سے نکل جائے گا۔ میں نے ایک ہاتھ سے اُس کی داڑھی پکڑی، اور اس کی پیٹھ پر اپنا گھٹنہ ٹیک کر دوسرے ہاتھ سے زور سے اس کی گردن مروڑ دی۔ میں بھاگ کر اپنے ساتھیوں کے پاس آنے لگا، اس کی بیوی نے میرا دامن پکڑ لیا۔ "مجھ کو کہاں چھوڑ چلے"؟ میں نے کہا "تم بے فکر رہو۔ میں نے اس کو جان سے مار دیا ہے، میں اپنے ساتھیوں کو خبر کرنے جاتا ہوں" میرے ساتھیوں نے کہا۔ اس کی گردن لانی چاہیئے، چنانچہ ہم تینوں (میں، قیس اور داذویہ) اندر گئے، میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا "تم دونوں اس کے سینہ پر چڑھ بیٹھو، آزاد نے اس کے بال پکڑ لئے، اور میں نے اُس کی گردن پر چھُری پھیر دی،

جس وقت بکرا ذبح کرتے ہیں، تو اُس گردن سے خون نِکلتا ہے، اور زور زور سے ایک طرح کی آواز نکلتی ہے، ٹھیک اِسی طرح گردن کٹتے وقت اس سے آواز نکلی، پہرے دار دروازے کی طرف دوڑے، انہوں نے کہا۔ کیا بات ہے؟ آزاد نے جواب دیا "وحی اُتر رہی ہے"۔ یہ سُن کر سپاہی واپس چلے گئے۔

الغرض ہم تینوں اِس کی گردن لے کر باہر نکلے، صبح کیوقت

Marfat.com

ہم نے اُس کی فوج کے درمیان اُس کا سر ڈال دیا، اور کہا۔ "تمہارا نبی جھوٹا تھا"۔ اس کے بعد اس کی فوج میں کھلبلی پڑ گئی، اور صنعاء کے بازاروں کو انہوں نے لوٹنا شروع کیا، اور مسلمانوں کے تنیں بچے اُٹھا لئے، ہم نے مسلمانوں سے کہا "تم دشمن کی فوج کے جتنے سپاہی گرفتار کر سکتے ہو، کر لو"۔

شہر سے باہر نکل کر دشمن نے اپنے سپاہیوں کو گننا شروع کیا، ستر سپاہی کم نکلے۔ ان کے افسر ہمارے پاس دوڑتے ہوئے آئے، "ہمارے سپاہی واپس کر دو"۔ ہم نے کہا "تم ہمارے بچے واپس کر دو"۔ انہوں نے ہمارے بچے واپس کئے، ہم نے ان کے سپاہی واپس کر دیئے۔

(تاریخ طبری جلد ۳ صفحہ ۲۱۳)

مدینہ پر مرتدین کا حملہ

اسود اور مسیلمہ کی طرح طلیحہ نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مرضِ وفات میں نبوت کا دعویٰ کیا تھا، اسد، غطفان اور طَیّ کے قبیلے اس کے جھنڈے تلے آ گئے، اسد نے اپنی فوجیں سمیراء (مکہ معظمہ کی سڑک پر واقع ہے) میں اور غطفان نے اپنی فوجیں مدینہ طیبہ کے جنوب میں جمع کیں، طیٔ کی فوجیں دو محاذ پر تقسیم کی گئیں، ذی قصہ (مدینہ سے ۲۴ میل پر واقع ہے) اور ابرق (مدینہ سے تین میل کے فاصلہ پر واقع ہے) میں، ذی قصہ کی فوجیں حبال کے ماتحت تھیں، اور ابرق کی فوجوں کا سپہ سالار عوف

پھا پ

مرتدّین کے نمائندے حضرت خلیفہ کے دربار میں

مرتدّین نے اپنے نمائندے حضرت صدّیق رضؓ کی خدمت میں ارسال کئے، انہوں نے آپ سے مطالبہ کیا،"ہمارا مطالبہ یہ ہے، کہ ہم سے زکوٰۃ معاف کردی جائے"۔

حضرت صدّیق رضؓ نے یہ مطالبہ تسلیم کرنے سے اِنکار کردیا اور فرمایا" اگر ان مرتدّین کی زکوٰۃ سے ایک عِقال (وہ رسّی جس سے اونٹ کے گھٹنے باندھتے ہیں) بھی نکلے، اور یہ دینے سے انکار کریں گے، تو میں اُن پر فوج کشی کروں گا"۔

مرتدّین کے نمائندے واپس چلے گئے، اور اپنی فوجوں کو مدینہ پر حملہ کرنے کے لئے ورغلایا" مدینہ کے باشندے قلیل التعداد ہیں، ہم اُن پر کامیاب ہو سکتے ہیں"

مرتدّین کے نمائندوں کی واپسی کے بعد حضرت صدّیق رضؓ نے مسلمانوں سے مخاطب ہوکر فرمایا۔

"مُلک کے تمام قبائل مُرتد ہو گئے ہیں، مرتدّین کے وفد کا خیال ہے، کہ ہم قلیل التعداد ہیں، مدینہ سے تین میل کے فاصلہ پر دشمن کی فوجیں پڑاؤ ڈالے پڑی ہیں، وہ بہت جلد ہم پر حملہ کرنا چاہتے ہیں، ممکن ہے، کہ اسی شب کو وہ ہم پر حملہ کردیں، ان کی مدافعت کے لئے ہمیں طیّار رہنا چاہیئے"۔

Marfat.com

یہ فرما کر آپ نے مدینہ کو اسلامی فوج سے محفوظ کر لیا، اور مدینہ کے کل دروازے حضرت علی رضؓ، حضرت زبیر رضؓ، حضرت طلحہ رضؓ، اور حضرت عبداللہ ابن مسعود رضؓ جیسے بہادر افسروں سے مضبوط کر دیئے،

دشمن نے تیسرے روز شب کے وقت مدینہ پر حملہ کر دیا،

دشمن نے اپنی فوج کا ایک حصہ بطورِ امداد کے مقامِ حسی میں چھپا دیا،

دشمن نے مدینہ کے دروازوں سے گھسنا چاہا، دروازوں پر اسلامی فوج متعینّ تھی، دشمن سامنے سے ہٹ کر واپس چلا، حضرت صدّیق رضؓ فوج لے کر اُن کے تعاقب میں نکلے،

دشمن نے حسی میں اسلامی فوج کو شکست دینے کے لئے ایک نئی ترکیب نکالی تھی، بڑی بڑی مشکوں کو پُھلا کر رسیّاں ان سے باندی تھیں، جب اسلامی فوج یہاں پہنچی، تو دشمن نے ان رسیّوں سے مشکوں کو ہلا یا اسلامی فوج اونٹوں پر سوار تھی، مسلمانوں کے اونٹ مشکوں کو ہلتا دیکھ کر بے تحاشہ مدینہ کی طرف بھاگے اسلامی فوج صحیح و سالم مدینہ واپس آگئی، اور ایک سپاہی کا نقصان نہیں ہوا،

مسلمانوں کی پسپائی سے دشمن نے خیال کیا، کہ

Marfat.com

اسلامی فوج مرعوب ہوگئی ہے، اُس نے ذی قصّہ میں خبر پہنچائی، اور دشمن کثیر تعداد میں مدینہ پر حملہ آور ہوُا،

حضرت صدّیق رضؓ نے مدینہ گھستے ہی فوج مُرتّب کرلی تھی، میمنہ (فوج کا داہنا حصّہ) پر حضرت نعمان بن مُقرن، میسرہ (فوج کا بایاں حصّہ) پر عبداللہ بن مُقرن اور ساقہ (فوج کا پچھلا حصّہ) پر سوید بن مُقرن کو مقرر فرمایا، اسلامی فوج میں اونٹنی سوار فوج بھی تھی، صبح صادق ہوتے ہی دشمن کی فوجیں آپہنچیں، مسلمانوں نے اچانک اُن پر حملہ کردیا، اور بُری طرح سے اُن کا قتلِ عام کیا، سورج طلوع ہونے سے قبل دشمن کو شکست فاش نصیب ہوئی اور وہ سامنے سے فرار ہوگیا، حضرت صدّیق رضؓ نے ذی قصّہ تک اُن کا تعاقب کیا، مسلمانوں کو یہ پہلی فتح نصیب ہوئی،

خلیفۂ اوّل کا جوشِ انتقام

اس شکست کا بدلہ دشمن نے اس طرح لیا، کہ قبیلۂ بنوذبیان اور عبس میں جو مسلمان مضبوطی سے اپنے ایمان پر قائم تھے، اور انھوں نے مُرتد ہونے سے انکار کردیا تھا، دشمن نے ان کو قتل کرڈالا، مدینہ کے مسلمانوں کو اِس واقعہ سے سخت رنج پہنچا،

حضرت صدّیق رضؓ نے فرمایا۔

”خدا کی قسم میں دشمن سے اس کا انتقام بُری طرح لوں گا،

اور جن جن قبیلہ کے لوگوں نے مسلمانوں کے قتلِ عام میں حصّہ لیا ہے، اس قبیلہ کو تہ تیغ کر ڈالوں گا۔"

پہلی فتح کے مفید نتائج

مسلمانوں کی اس فتح سے دشمنوں میں کھلبلی پڑ گئی، دوسرے قبائل اسلامی فوجوں سے مرعوب ہو گئے، اور اپنی اپنی زکوٰتوں کو مدینہ منوّرہ بھجوانا شروع کیا، چنانچہ پہلی شب کو تین قبیلوں کی زکوٰتیں پہنچ گئیں، شب کے اول حصّہ میں صفوان، آدھی رات کو زبرقان اور آخیر رات میں عدی زکوٰتیں لے کر مدینہ میں داخل ہوئے،

باغیوں کی سرکوبی کے لئے فوجوں کی روانگی

اتنے میں حضرت اُسامہ رضؓ شام سے فاتح ہوکر مدینہ واپس پہنچ گئے، آپ نے ان کو مدینہ میں اپنا جانشین مقرر فرمایا، اور فوج لے کر پھر ذی قصّہ کی طرف روانہ ہو گئے،

مسلمانوں نے حضرت صدّیق رضؓ سے عرض کیا،

"مدینہ میں آپ کا رہنا ضروری ہے، خدانخواستہ اگر آپ شہید ہو گئے، تو سلطنت کا تمام نظام درہم برہم ہو جائے گا"

آپ نے فرمایا،

"نہیں میں تمہارے مشورہ کو ہرگز قبول نہ کرونگا"

الغرض آپ فوج لے کر روانہ ہو گئے، اور فوج کی

Marfat.com

پہلی ترتیب بدستور رہنے دی، یعنی حضرت نعمان بن مُقرن میمنہ پر، حضرت عبداللہ بن مقرن میسرہ پر اور حضرت سوید بن مقرن ساقہ پر مقرر کئے گئے، جس وقت آپ کی فوج بذہ (مدینہ سے تین میل کے فاصلہ پر واقع ہے) پہنچی ہے، تو قبیلۂ بنوعبس قبیلۂ ذبیان وغیرہما کی فوجیں سامنے آئیں، ان کو شکست دیتے ہوئے ذی قصہؔ پہنچے، یہاں پہنچ کر آپ نے باغیوں کی سرکوبی کے لئے گیارہ فوجیں تقسیم کیں اور مندرجۂ ذیل فوجی افسروں کے ماتحت مختلف صوبجات کی طرف ان کو روانہ فرمایا،

فوج کے سپہ سالار کا نام	کس صوبہ یا کس قبیلہ کی سرکوبی کیلئے بھیجے گئے
۱ حضرت خالد بن ولید رضؓ	طلیحہ، طلیحہ کو شکست دینے کے بعد مالک بن نویرہ کی سرکوبی کی جائے،
۲ حضرت عکرمہ رضؓ (ابوجہل کے لڑکے)	مسیلمہ کی سرکوبی کے لئے نجد کے علاقہ یمامہ میں
۳ حضرت شرجیل رضؓ بن حسنہ	تم کو حضرت عکرمہ رضؓ کی اعانت کے لئے یمامہ بھیجا جاتا ہے، جب تم یمامہ کی سرکوبی سے فارغ ہو جاؤ، تو قبیلۂ قضاعہ کی سرکوبی کے لئے روانہ ہو جاؤ، اور جب اس قبیلہ کی بھی سرکوبی سے فارغ ہو جاؤ، تو پھر کندہ کی سرکوبی کے لئے

Marfat.com

	حضرموت کا رُخ کرو،
(۴) خالدبن سعید	مشارفِ شام کے لئے (مشارف شام کے قریب چند گاؤں کا مجموعہ ہے، جہاں کی مشرفی تلوار مشہور ہے)
(۵) عمرو بن عاص	قبائل قضاعہ، ودیعہ اور حارث کی سرکوبی کے لئے،
(۶) حذیفہ بن محصن	باشندگان دبا[1] کی سرکوبی کے لئے

[1] دبا علاقۂ عمّان میں مشہور شہر ہے، رسول اللہ صلعم کے زمانہ حیات میں باشندگانِ دبا مسلمان ہو چکے تھے، اور انہوں نے ایک وفد آپکی خدمت میں بھیجا تھا، آپ نے حضرت حذیفہ بن محصن رضؓ کو ان کا افسراعلیٰ بنا کر بھیجا، حضرت حذیفہ رضؓ ہر سال باشندگان دبا سے زکوٰۃ وصول کر کے دبا کے غریب مسلمانوں میں تقسیم کر دیا کرتے تھے، آپ کی وفات کے بعد یہ لوگ مرتد ہو گئے، نہ صرف زکوٰۃ دینے سے انکار کیا، بلکہ رسول اللہ صلعم کو گالیاں دیں، حضرت حذیفہ رضؓ نے سب حالات حضرت صدیق رضؓ کو لکھ بھیجے، رسول اللہ صلعم کی وفات کے بعد حضرت عکرمہ رضؓ بتالہ[2] (یمن کے راستہ میں واقع ہے، مکّہ سے ۵۲ فرسخ (ایک فرسخ تین میل کا) کا فاصلہ ہے) حضرت صدیق رضؓ کی ہدایت کے مطابق حضرت حذیفہ رضؓ کی امداد کے لئے روانہ ہو گئے، چنانچہ حضرت عکرمہ رضؓ کی فوجوں نے ان پر حملہ کیا، مرتدّین کی فوج کے سپہ سالار لقیط بن مالک تھے، قصّہ مختصر دُشمن کو شکست ہوئی، اور وہ شہر (دبا) میں محصور ہو گیا، مسلمانوں نے نہایت سختی سے ایک ماہ تک ان کا محاصرہ قائم رکھا، دشمن محاصرہ سے تنگ آگیا، اور حضرت

(۷) حضرت عرفجہ بن ہرثمہ	باشندگانِ مَہَرہ (حضرموت کے قریب واقع ہے) کی سرکوبی کے لئے،
(۸) حضرت طریفہ بن حاجز	قبائل بنی سلیم اور ہوازن کی سرکوبی کے لئے،
(۹) حضرت سوید بن مقرن	یمن کے لئے،
(۱۰) حضرت علاء بن حضرمی	باشندگانِ بحرین کی سرکوبی کے لئے، (بحرِ ہند کے ساحل پر بصرہ اور عمّان کے درمیان جو شہر واقع ہیں، ان کا نام بحرین ہے،)
(۱۱) حضرت مہاجر بن ابی امیّہ	اسود کی سرکوبی کے لئے،

بقیّہ حاشیہ صفحہ ۴۴ - حذیفہ رضہ کی خدمت میں صلح کی درخواست پیش کی، حضرت حذیفہ رضہ نے فرمایا "صلح یہی ہے، کہ وہ قلعہ سے باہر نکل کر میرے سامنے ہتیار ڈالدیں، میں جو چاہوں گا، اُسوقت ان کے حق میں فیصلہ صادر کروں گا"۔ دشمن ہتیار ڈالنے پر مجبور ہوگیا، اور قلعہ سے باہر آگیا، حضرت حذیفہ رضہ نے فیصلہ صادر فرمایا "دشمن کی فوج کے بڑے بڑے افسر تہ تیغ کردئے جائیں،" چنانچہ سَو افسر تہ تیغ کردئے گئے، اور باقی فوج کو گرفتار کرکے مدینہ منوّرہ بھیج دیا، حضرت صدّیق رضہ نے ان کو قتل کرنا چاہا حضرت عمر رضہ نے منع کردیا، اور فرمایا "یہ لوگ مسلمان ہیں، صرف زکوٰۃ دینے سے انکار کیا ہے، الغرض حضرت صدّیق رضہ کی حیات تک وہ قید میں رہے، حضرت عمر رضہ نے اپنے عہدِ خلافت میں ان کو قید سے رہا کردیا ؂ (فتوح البلدان ذکرِ ردبا)"

Marfat.com

اِن میں سے ہر سپہ سالار کو آپ نے دو دو مکتوب دیئے ایک مکتوب خود سپہ سالار کے لئے جس میں اس کے لئے ضروری ہدایات مندرج تھیں، دوسرا مکتوب مرتدّین (باغیوں) کے نام تھا،

مُرتدّین کے نام آپ کا فرمان

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

خلیفۂ (اوّل) ابو بکر کی طرف سے فلاں مُرتد قبیلہ کے نام

میں پہلے خدا کی حمد و ثنا کرتا ہوں، خدا وحدہ لا شریک لہ ہے، اور محمد صلی اللہ علیہ وسلّم اس کے رسول ہیں، جو کچھ انہوں نے ہمارے سامنے پیش کیا، ہم اس پر ایمان لائے ہیں، اور جس نے اِنکار کیا، اور آپ کے پیش کردہ اسلامی احکام کو مُسترد کیا، ہم اس سے جہاد کریں گے،

مجھ کو معلوم ہوا ہے، کہ تمہارے قبیلہ سے کچھ لوگ اسلام قبول کرنے کے بعد مُرتد ہو گئے ہیں،

میں فلاں سپہ سالار کو تمہاری سرکوبی کے لئے بھیج رہا ہوں،

میں نے اس کو ہدایت کر دی ہے، کہ لڑائی سے پہلے وہ تم کو اسلامی احکام سے مطلع کرے، جو قبیلہ ان احکام کے سامنے سرِ تسلیم خم کر دے، اس کو چھوڑ دیا جائے، اور

جو قبیلہ یہ اسلامی احکام تسلیم کرنے سے انکار کردے، اس کو تہ تیغ کر دیا جائے، اور اس قبیلہ میں سے کوئی فرد زندہ نہ چھوڑا جائے، ان کا قتل عام کردیا جائے، ان کو جلتی آگ میں ڈلوا دیا جائے، اور ان کے سب بچے اور عورتیں قید کر لی جائیں،

میں نے حاملِ مکتوب ہذا کو ہدایت کردی ہے، کہ وہ تمہارے سامنے کھلے مجمع میں میرا یہ صادر کردہ فرمان پڑھ کر سنا دے۔

سپہ سالار کو ہدایت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خلیفہ (اوّل) ابوبکر کی طرف سے فلاں سپہ سالار کے نام

میں تم کو ان لوگوں پر فوج کشی کے لئے بھیجتا ہوں، جو اسلام سے مرتد ہو گئے ہیں، پہلے تم ان کو اسلامی احکام سے مطلع کرو، اگر وہ اسلامی احکام قبول کرلیں، تو تلوار میان میں ڈال دو، اور یک لخت لڑائی بند کردو، اور اگر وہ اسلامی احکام قبول کرنے سے انکار کردیں، تو ان پر فوج کشی شروع کردو، شب خون مارو، اور سخت حملے کرو، اور ان کو ایک لمحہ کے لئے بھی نہ چھوڑو، ان کا قتل عام کردو، اور آگ سے اُن کو جلا دو، اور جب تم کو فتح نصیب ہو جائے، تو پانچواں حصہ نکال کر غنیمت کو

Marfat.com

سپاہیوں میں تقسیم کر دو، فوج میں دنگا اور فساد نہ ہونے دو، فوج کی بھرتی بڑی احتیاط سے کرو، ایسا نہ ہو، کہ دشمن کے جاسوس تمہاری فوج میں شامل ہو جائیں، سپاہیوں سے نرمی سے پیش آؤ، ان سے اخلاق حمیدہ سے پیش آؤ، جنگلوں کو طے کرنے میں رفتار درمیانی رکھو، تیز رفتار سے مت چلو، ان کے ہر کام کی نگہداشت رکھو۔

باغیوں کی سرکوبی کیلئے فوجی کارروائیوں کا آغاز

طلیحہ کی شکست فاش

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں طلیحہ نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا، آپ نے حضرت ضرار بن ازور رضؓ کے ذریعہ سے اپنے عُمّال (گورنروں اور ڈپٹی کمشنروں) کو اس کی سرکوبی کے لئے ہدایات بھیجیں، اسلامی عمّال نے فوجیں جمع کر کے طلیحہ کو ڈرایا دھمکایا، اسلامی فوج واردات (سمیراء سے بائیں طرف واقع ہے) اور طلیحہ کی فوجیں سمیراء (مکّہ کی سڑک پر واقع ہے) میں خیمہ زن ہوئیں، مسلمانوں کو کامیابی شروع ہو گئی تھی، کہ دفعتہً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے انتقال کی خبر آئی، عرب مُرتد ہونے لگے، اور طلیحہ کی فوج میں یوماً فیوماً اضافہ ہوتا رہا، بنو اسد اور غطفان کے درمیان ایک مدّت سے تنازع

چلا آ رہا تھا، اپنی حدود پر دونوں قبیلے لڑ رہے تھے،

غطفان سے ایک شخص عینیہ بن حصن کھڑا ہوا، اور اس نے دو قبیلوں (بنی اسد اور غطفان) کی باہمی رنجش دور کر دی، اور اس کے کہنے سے دونوں قبیلے متحد ہو گئے،

عینیہ نے کہا "غیر قوم کے نبی کی متابعت کرنے کی بجائے ہمیں اپنے حلیف (بنی اسد طلیحہ بنی اسد ہیں سے تھا)، کے نبی کی متابعت کرنی چاہیئے، محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) قریش سے تھا، اور وہ مر گیا، طلیحہ زندہ ہیں، ہم ان کی اقتدا کریں گے"۔

غطفان نے اس کی رائے سے اتفاق کیا، غطفان اور بنو اسد کے اتحاد کو دیکھ کر حضرت ضرار بن ازور رض مدینہ منورہ تشریف لے گئے، اور حضرت صدیق رض کو کل حالات سے مطلع کیا،

حضرت صدیق رض نے طلیحہ کی سرکوبی کے لئے حضرت خالد رض کو بھیجا، حضرت ثابت بن قیس رض کو انصار کی فوج کا افسر بنا کر حضرت خالد رض کے ماتحت کر دیا،

حضرت صدیق رض نے حضرت خالد رض کو ہدایت کی، کہ اکناف (فید کے سامنے واقع ہے، اور فید مکہ کی سڑک پر ہے) کی سڑک سے فوج لیتے ہوئے بُزاخہ (نجد کے علاقہ میں واقع ہے) کا رُخ کریں، اور قبیلہ طئی سے حملہ کا آغاز کریں،

حضرت عدی رض حضرت خالد رض کی فوج میں شامل تھے،

Marfat.com

وہ فوج روانہ ہونے سے قبل اپنی قوم کے پاس گئے، حضرت خالد رضؓ نے حضرت ثابت رضؓ سے فرمایا "تم بُزاخہ کی طرف چلو، میں خیبر کے راستہ سے تمہارے ساتھ آملوں گا، میں خیبر کی طرف اس لئے جاتا ہوں، کہ دشمن ہماری فوجوں کی آمد سے غافل رہے، وہ یہ سمجھے گا، کہ میں خیبر کی طرف جارہا ہوں"

حضرت عدی نے اپنی قوم کو کس طرح بچایا؟

حضرت عدی رضؓ اپنی قوم (طئ) کے پاس آئے، اور ان کو سمجھایا، قوم نے جواب دیا "ہم (حضرت) ابوبکر کی بیعت ہرگز نہیں کریں گے"

حضرت عدی رضؓ نے فرمایا "اگر تم نے اسلامی احکام سے سرِمو انحراف کیا، تو تم تباہ کردیئے جاؤ گے، تمہاری گوشمالی کے لئے ایک ایسی جرّار فوج آرہی ہے، جو تم کو قتل کر کے تمہارے بچوں اور عورتوں کو قیدی بنا لے گی"

قوم نے جواب دیا "ہماری فوج بُزاخہ (نجد کے علاقہ میں طلیحہ کی فوجوں کا مرکز ہے) میں ہے، تم کچھ دنوں کے لئے حضرت خالد رضؓ کی فوج کو روک رکھو، ہم اپنی فوج بزاخہ سے واپس بُلالیں، ہمیں اندیشہ ہے، کہ اگر ہم نے حضرت خالد رضؓ کی اطاعت کرلی، تو طلیحہ بزاخہ میں ہمارے سپاہیوں کو تہ تیغ کردے گا"

حضرت خالد رضؓ کی فوج سنخ (قبیلۂ طئ کے پاس واقع ہے)

Marfat.com

پہنچ گئی تھی، کہ حضرت عدی رضؓ حضرت خالد رضؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور کہا۔

"صرف تین روز تک اپنی فوج کشی ملتوی فرما دیجئے، میری قوم کے پانچسو بہادر آپ کی فوج میں شامل ہونے والے ہیں"

حضرت خالد رضؓ نے تین روز تک فوجی کارروائیوں کو ملتوی کر دیا، قوم طئی کی فوج بزاخہ سے واپس آ گئی، اور مسلمانوں سے مِل گئی،

طئی کے ہتیار ڈالنے کے بعد حضرت خالد رضؓ نے قبیلۂ جدیلہ پر حملہ کرنے کے لئے فوج کو اُنسر (طئی کے ایک گاؤں کا نام ہے) کی طرف کوچ کا حکم دیا،

حضرت عدی رضؓ نے فرمایا۔

"قبیلۂ جدیلہ قوم طئی کی ایک شاخ ہے، جس طرح خدا نے قبیلۂ غوث کو ہمارے ساتھ مِلا دیا ہے، ممکن ہے، کہ قبیلہ جدیلہ بھی اِسی طرح ہم سے مِل جائے، آپ تھوڑے دِنوں کے لئے اپنی فوج کشی ملتوی کیجئے، اور مجھ کو وہاں جانے کی اجازت مرحمت فرمائیے"

حضرت خالد رضؓ نے مان لیا، حضرت عدی رضؓ جدیلہ کے پاس گئے، اور ان کو سمجھایا۔ انہوں نے حضرت عدی رضؓ کا مشورہ قبول کیا، اور جدیلہ کے ایک ہزار اونٹنی سوار حضرت خالد رضؓ کی فوج میں شامل ہو گئے،

طلیحہ کا فرار اور عینیہ کی گرفتاری

قبیلۂ طیٔ کے ملنے سے حضرت خالدرضؓ کی فوج کی تعداد بڑھ گئی، حضرت خالدرضؓ نے طلیحہ کی فوجوں پر حملہ کرنے کے لئے فوجی کارروائیوں کا حکم صادر فرمایا۔ حضرت عکاشہ بن محصن اور ثابت بن قیس بطورِ **طلیعہ** (فوج کا ایک نہایت تھوڑا سا حصّہ جو میدان کارزار کو منتخب کرنے کے لئے آگے جاتا ہے) بھیجا، طلیحہ کی فوج نے ان کو آ گھیرا، اُس کے بھائی سلمہ نے حضرت ثابتؓ کو شہید کر دیا، حضرت عکاشہ رضؓ بھی شہید کر دیئے گئے، ان دونوں کی شہادت سے اسلامی فوج کو بہت غصّہ آیا، اور دشمن سے انتقام لینے کے لئے سخت کارروائیاں شروع کر دی گئیں، اسلامی فوجوں نے سختی سے حملے شروع کر دیئے، عینیہ قبیلۂ فزارہ کے سات سو بہادروں کو لے کر آگے بڑھا،

جب اُس کو شکست کے آثار نظر آنے لگے، تو وہ طلیحہ کے پاس آیا، اور کہا۔

"آپ دیکھ رہے ہیں، خالد کی فوجیں کس سختی سے ہم پر حملے کر رہی ہیں، لڑائی زوروں پر ہے، حضرت جبرئیلؑ ہمارے متعلق آپ کے پاس کوئی وحی لائے ہیں؟"

طلیحہ نے جواب دیا۔ "ابھی نہیں"۔

عینیہ فوج میں واپس گیا، اور مسلمانوں پر حملہ کیا،

Marfat.com

لیکن کوئی کامیابی نظر نہیں آئی، پھر طلیحہ کے پاس آیا، اور کہا۔

"دیکھئے! ہمارا کیا حال ہو رہا ہے، حضرت جبرئیل آئے؟"

طلیحہ نے جواب دیا۔ "ہاں"

عینیہ "کیا وحی لائے؟"

طلیحہ۔ "یہ وحی آئی ہے، کہ ابھی تھوڑی دیر میں ایک زبردست واقعہ پیش آنے والا ہے"۔

عینیہ نے فوج سے مخاطب ہو کر کہا۔

"خبیث جھوٹا ہے"۔

یہ سنتے ہی طلیحہ کی فوج نے ہتیار ڈال دیئے، اُس نے پہلے ہی سے اپنے لئے ایک تیز رفتار گھوڑا اور اپنی بیوی (نوار) کے لئے ایک تیز رفتار اونٹنی طیار کر رکھی تھی، اپنی بیوی کو اونٹنی پر چڑھایا، اور خود گھوڑے پر سوار ہو کر شام کی طرف بھاگ گیا ہے، عینیہ گرفتار ہو گیا، اور مدینہ بھیج دیا گیا، مدینہ منورہ میں اُس کی یہ صورت تھی، کہ پیروں میں بیڑیاں پڑی ہوئی ہیں، اور گردن سے ہاتھ بندھے ہوئے، اور مدینہ کے چھوٹے چھوٹے بچے اس کو ٹہنیوں سے مار رہے ہیں، اور یہ کہہ رہے ہیں۔

"خبیث تو اسلام لانے کے بعد مُرتد ہو گیا"۔

وہ جواب دیتا۔ "میں شروع سے مسلمان ہی نہیں ہوا تھا"۔

Marfat.com

حضرت صدیق رضؓ نے اس پر رحم کھا کر چھوڑ دیا۔

اسلامی فوجوں نے طلیحہ کو شام سے گرفتار کر کے مدینہ بھیج دیا، وہاں وہ تائب ہو کر مسلمان ہو گیا، اور عراق کی فوج میں شامل کر لیا گیا،

علقمہ کی گرفتاری

علقمہ بن عُلاثہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں مسلمان ہو چکا تھا آپ ہی کے سامنے مُرتد ہو گیا، اور شام کے علاقہ میں بھاگ کر چلا گیا،

آپ کی وفات کے بعد بنی کعب میں آیا، اور ان کو مسلمانوں سے لڑنے کے لئے اُبھارا، حضرت صدیق رضؓ نے اُس کی سرکوبی کے لئے حضرت قعقاع بن عمرو رضؓ کو لکھا۔

"قعقاع! فوج کا ایک دستہ لے کر علقمہ بن عُلاثہ پر حملہ کرو، اس کو وہیں قتل کر دو، یا گرفتار کر کے میرے پاس بھیج دو۔

تلوار چلانے میں انسان کی نجات ہے

قعقاع! تلوار چلانے میں انسان کی نجات ہے"۔

حضرت قعقاع رضؓ نے حسب ارشاد فوج کے ایک دستہ سے اس کے علاقہ پر حملہ کیا، وہ بھاگ گیا، کچھ دنوں بعد بال بچوں سمیت مدینہ منورہ میں حاضر ہوا، اور از سر نو اسلام

قبول کیا،

بنوعامر کی توبہ طلیحہ کی شکست کے بعد بنو عامر حضرت خالد رضؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے، اور اطاعت کا حلف اُٹھایا، حضرت صدّیق رضؓ نے حضرت خالد رضؓ کو لکھا،

"مُرتدّین میں سے جن لوگوں نے مسلمانوں کو قتل کیا ہے تم ان کو فوراً قتل کر ڈالو"۔

طلیحہ کی شکست کے بعد حضرت خالد رضؓ ایک ماہ تک بزاخہ میں خیمہ زن رہے،

مندرجۂ ذیل قبائل کے سرداروں نے حضرت خالد رضؓ کے سامنے ہتھیار ڈال دیئے،

اسد، غطفان، ہوازن، سلیم، طیّ،

حضرت خالد رضؓ نے ان قبائل کے سرداروں سے فرمایا،

"جب تک تم میں سے ہر قبیلہ ان لوگوں کو میرے سامنے پیش نہیں کرے گا، جنہوں نے مسلمانوں کو قتل کیا، اُن کو آگ میں جلایا، اور اُن کی نعشوں کی قطع وبرید کی، میں تم کو ہرگز نہیں چھوڑوں گا"۔

چنانچہ سب قبائل نے اس حکم کی تعمیل کی، اور ایسے مجرموں کو آپ کے سامنے پیش کر دیا، حضرت خالد رضؓ نے ان مجرموں کو سخت سزائیں دیں، کسی کو قتل کیا، کسی کو پتھروں سے مروایا، کسی کو پہاڑوں کی چوٹیوں

سے نیچے دھکیل دیا، کسی کو تیروں سے مروا یا، کسی کے ہاتھ پیر بندھوا کر جلتی آگ میں ڈلوا دیا،

الغرض نہایت عبرت انگیز سزائیں دیں، قرہ بن ہبیرہ اور بہت سے قیدیوں کو مدینہ منوّرہ بھجوا دیا،

ایک عورت کا سر مدینہ میں لٹکا یا گیا

ایک شخص مالک بن حذیفہ کی بیوی ام قرفہ نے بارہ لڑکے جنے، اور ایک لڑکی جنی، جس کا نام سلمٰی تھا، یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کے عہد میں ایک لڑائی میں گرفتار ہو کر آئی تھی، جب غنیمت کا مال تقسیم ہونے لگا، تو یہ سلمٰی حضرت عائشہؓ کے حصّہ میں آئی، حضرت عائشہ رضؓ نے اس کو آزاد کر دیا،

ایک دن یہ حضرت عائشہ رضؓ کے گھر میں بیٹھی ہوئی تھی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم گھر میں آئے، اور اس کو دیکھ کر فرمایا۔

"تم میں سے ایک عورت کسی وقت حوأب کے کتّے جمع کرے گی"

کچھ عرصہ کے بعد مدینہ سے اپنے گھر چلی آئی،

غطفان، ہوازن، سلیم، اسد اور طیٔ کے شریر لوگ جو اسلامی فوجوں سے چھوٹ کر بھاگ آئے تھے، سلمٰی کے پاس جمع ہوئے، اور اس نے فوجیں جمع کرنے کے لئے حوأب اور جِوار (یہ دونوں مقام نجد کے علاقہ میں واقع ہیں)

کا چکر لگایا ، اور اسلامی فوجوں سے لڑنے کے لئے شریر لوگوں کو بھڑکایا، قبائل اس کے بہکائے میں آ گئے، اِس طرح سلمی نے ایک بڑی فوج جمع کرلی،

حضرت خالدرضؓ نے اس کی سرکوبی کے لئے فوج بھیجی، بڑی سخت لڑائی ہوئی، سلمی اپنی ماں ام قرفہ کے اونٹ پر سوار تھی ، اعلان کیا گیا ،

"جو شخص سلمی کو قتل کردے گا ، اس کو سنو اونٹ اِنعام میں دیئے جائیں گے"۔

اسلامی فوجوں کے سواروں نے اس کو گھیرلیا، اور سختی سے اس پر حملہ کیا ، سلمی کی حفاظت کرنے والوں میں سے سو سپاہی تہ تیغ کئے گئے ، اورسلمی کا سر کاٹ کر مدینہ بھیج دیا گیا ، اور وہاں اس کا سر دوسروں کو عبرت دلانے کے لئے سر بازار لٹکا دیا گیا ،

فجاءۃ کی شرارت اور اُسکا دردناک حشر

بنوسلیم میں سے ایک شخص ایاس عبداللہ جو فجاءۃ کے لقب سے مشہور تھا ، حضرت صدّیقؓ کی خدمت میں حاضر ہوا ، اور آپ سے عرض کیا ،

"میں مسلمان ہوں ، مجھ کو مرتدّین سے جہاد کرنے کا بڑا شوق ہے ، آپ مجھ کو ہتیاروں کی ایک تعداد عنایت کیجئے ۔میں مُرتدّین سے جہاد کروں گا"۔

حضرت صدّیق رضؓ نے اُس کو ہتیار دے دیئے ، اور اُس

Marfat.com

خبیث نے سلیم، ہوازن اور بنو عامر کے مسلمانوں کو تہ تیغ کرنا شروع کر دیا، اور ایک شخص نخبہ بن ابی المیثاء کو ورغلا کر مسلمانوں کو قتل کرانا شروع کیا،

حضرت صدّیق رضؓ نے اس کی سرکوبی کے لئے حضرت طُریفہ بن حاجز کو مامور فرمایا۔ اور ان کی امداد کے لئے حضرت عبداللہ بن قیس کو کسی قدر فوج دے کر روانہ کیا، دونوں نے مل کر فجاءۃ اور نخبہ کو جواء میں گھیر لیا، نخبہ تو صرف ایک تیر سے مرگیا، لیکن فجاءۃ بھاگ گیا، حضرت طریفہؓ اس کے تعاقب میں نکلے، اور اس کو گرفتار کرکے مدینہ منوّرہ بھیج دیا، حضرت صدّیق نے خوب جلتی آگ میں ڈالنے کا حکم صادر فرمایا، بقیع میں خوب آگ روشن کی گئی، اور فجاءۃ کو رسیّوں سے باندھ کر اُس میں ڈال دیا،

سجاح کی فوجوں کی شکست فاش

جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے انتقال فرمایا، بنو تمیم کے مندرجۂ ذیل قبائل پر آپ کی طرف سے یہ عمّال مقرر تھے،

نامِ عامِل	بنو تمیم کے کس قبیلہ پر حکمران تھے
زِبرقان بن بدر عوف، ابناء اور قیس بن عاصم	رباب مقاعس اور اس کی چھوٹی چھوٹی شاخوں پر،

صفوان بن صفوان	بنو عمرو (بنو عمرو کے دو قبیلے ہیں، ۱۔ بہدی (صفوان اسپر حکمران تھے) ۲۔ خضم (سبرہ اسپر حکمران تھے)
وکیع بن مالک	بنو مالک
مالک بن نویرہ	حنظلہ

حضرت صفوان اور زِبرقان نے اپنے ماتحت لوگوں کی زکوٰتیں حضرت صدّیق رضؓ کی خدمت میں پہنچا دیں، قیس بن عاصم نے حضرت زبرگان کو زکوٰۃ جمع کرنے سے روکا، اور مسلمانوں سے مخالف ہوگیا، بنوتمیم کے قبائل میں اختلاف پڑھ گیا، بعض قبیلے بدستور مسلمان رہے، بعض مُرتد ہو گئے،

مُسلم قبائل نے مُرتدّین کی سرکوبی کرنی شروع کی، آپس میں ابھی یہ قصّے ہورہے تھے، کہ دفعتہً سجاح نامی ایک عورت فوجیں لے کر آگئی (جُزیرہ ریامہ کے علاقہ میں واقع ہے) کی رہنے والی تھی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کے انتقال کی خبر ملتے ہی نبوّت کا دعویٰ کر بیٹھی، مندرجۂ ذیل قبائل اُس کی فوج میں شامل ہو گئے،

(۱) بنو تغلب (اِس کے سردار کا نام ہذیل بن عمران ہے)

(۲) نمر (" " عقبہ بن ہلال ")

(۳) ایاد (" " زیاد بن فلان ")

(۴) شیبان (" " سلیل بن قیس ")

Marfat.com

سجاح مدینہ منوّرہ پر حملہ کرنے کے لئے جزیرہ سے اپنی فوجیں لے کر چلی، جس وقت اس کی فوجیں جُرف (مدینہ سے تین میل کے فاصلہ پر واقع ہے) پہنچی ہیں، تو مالک بن نویرہ اس کے ساتھ ہو گیا، اور اس کو بنوتمیم کے قبائل پر حملہ کرنے کے لئے ورغلایا، اس نے کہا۔

"بنوتمیم کے قبائل آپس میں لڑ رہے ہیں، اس وقت ان پر حملہ کرنے سے کامیابی ہو سکتی ہے۔"

وکیع بن مالک بھی سجاح کی اعانت میں فوج لیکر پہنچ گیا، قبیلۂ رباب اور ضبہ نے ملکر سجاح کی فوجوں پر سختی سے حملہ کیا، سجاح کی فوجوں کو شکست ہو گئی، اور مسلمانوں نے اس کی فوجوں سے بہت سے قیدی گرفتار کیئے،

اس ہزیمت کے بعد پھر سجاح کی نیّت پلٹی، اور اس نے مدینہ منوّرہ پر حملہ کرنے کے لئے حکم صادر کیا، جس وقت اس کی فوجیں مقام نباج (بصرہ سے یمامہ کی طرف آنے والی سڑک پر واقع ہے) پہنچی ہیں، تو بنوعمرو کی فوج نے اس پر حملہ کر دیا، ہذیل اور عقہ گرفتار ہو گئے، سجاح نے ان دونوں کو چھڑانے کی کوشش کی،

بنوعمرو نے جواب دیا۔ ہم اس شرط سے ان کو چھوڑ سکتے ہیں، کہ تم ہمارے قیدیوں کو چھوڑ دو، ہمارے علاقہ سے واپس چلے جاؤ، پلٹ کر کبھی ادھر کا رخ نہ کرو،

لو آگھیرا، ہو گئی، (وہم)

حضرت خالدؓ نے بزاخہ

حضرت خالدؓ کو معزول کرنے کیلئے حضرت عمرؓ کا اصرار

سے فوجوں کو آگے چلنے کا حکم دیا، انصار کے افسروں نے اس حکم کی خلاف ورزی کی انھوں نے بیان دیا۔

خلیفۂ اوّل نے ہم کو حکم دیا تھا، کہ بزاخہ پہنچ کر ٹھہر جائیں، اور میرے دوسرے حکم کا انتظار کریں"۔

حضرت خالد رض نے فرمایا۔

"میں تمہارا افسرِ اعلیٰ ہوں، تم لوگوں کو میرا حکم ماننا چاہیئے، میں فوجوں کو آگے بڑھنے کا حکم دیتا ہوں، دشمن کو ہر مقام پر شکست ہو رہی ہے، اور کسی جگہ اُس کے پیر نہیں ٹھہرتے، دشمن کو گھیر لینے کا یہ بہترین موقع ہے، اگر تمہارے پاس حضرت خلیفۂ اوّل کا کوئی حکم موجود ہے، تو مجھ سے پیچھے رہ جاؤ، میں اپنی فوجیں لے کر آگے بڑھتا ہوں"۔

حضرت خالد رض کی فوجیں مقام بُطاح کی طرف بڑھیں، بعد میں انصار کو ندامت ہوئی، اور انھوں نے باہم ایک فوجی اجتماع میں طے کیا، کہ ہمیں حضرت خالد رض کی فوجوں سے پیچھے نہیں رہنا چاہیئے"۔

انصار نے اپنے سپاہی حضرت خالد رض کو مطلع کرنے کے لئے دوڑا دیئے، کہ آپ ٹھہر جائیں، ہم بھی آپ کے پیچھے آ رہے ہیں، حضرت خالد رض نے اپنی فوجوں کو ٹھہرالیا

Marfat.com

حتیٰ کہ انصار کی فوج آملی،

سجاح کی شکست فاش کے بعد مالک بن نویرہ کو ندامت ہوئی، اور اس نے احساس کیا، کہ مجھ سے یہ کیا غلطی ہوگئی، کہ میں نے حضرت صدّیق رضؓ کے صادر کردہ احکام سے اعراض کیا،

چنانچہ اس نے اپنی فوج کو منتشر ہونے کا حکم دے دیا،

جس وقت حضرت خالد رضؓ کی فوجیں بُطاح پر پہنچی ہیں، تو وہاں دشمن کا ایک سپاہی بھی نہیں تھا، حضرت خالد رضؓ نے آس پاس کے علاقوں سے مرتدین کی گرفتاری کے لئے فوج کے چھوٹے چھوٹے دستے روانہ کئے، مالک بن نویرہ دوسرے قیدیوں کے ساتھ گرفتار ہوگیا،

جس وقت اسلامی دستہ اس کو گرفتار کرنے کے لئے پہنچا ہے، تو مالک دوسرے قیدیوں کے ساتھ نماز میں مصروف تھے، گرفتار کرنے والوں میں حضرت ابوقتادہ رضؓ بھی تھے، انہوں نے اپنے کانوں سے ان کی آذان سُنی،

خلاصۂ کلام رات کے وقت اسلامی دستہ اُن کے پاس پہنچا، دشمن نے ہتیار سنبھال لئے، مُسلم سپاہیوں نے کہا "تم کون ہو؟"

انہوں نے جواب دیا۔ ہم مسلمان ہیں"

اسلامی سپاہیوں نے کہا" تو پھر تم نے ہتیار کیوں

Marfat.com

سنبھالے ؟ فوراً ہتیار ڈالدو"

یہ حکم سنتے ہی دشمن نے ہتیار ڈالدیئے، اورحضرت ضرار بن الازور رضؓ ان قیدیوں کے محافظ تھے، سردی کے ایام تھے، اس شب کو بڑی سخت سردی پڑ رہی تھی، قیدی ٹھٹھر رہے تھے، حضرت خالد رضؓ نے ایک سپاہی کے ذریعہ سے کہلا بھیجا، ادفئوا اسراکم قیدیوں کو گرمی پہنچاؤ،

حضرت ضرار قبیلۂ کنانہ سے تھے، اور کنانہ کی زبان میں دفأ کے معنی قتل کرنے کے ہیں، وہ سمجھے، کہ حضرت خالد رضؓ نے قیدیوں کو قتل کرنے کا حکم صادر فرمایا ہے۔ انہوں نے اسی وقت قیدیوں کو قتل کرادیا، اور مالک کو خود اپنے ہاتھ سے قتل کردیا،

حضرت خالد رضؓ اپنے خیمہ میں تھے، قیدیوں کے رونے کی آواز آپ کے کانوں تک پہنچی، آپ خیمہ سے باہر نکلے اس وقت تک تمام قیدی قتل ہوچکے تھے، آپ کو بڑا صدمہ ہوُا، حضرت ابوقتادہ رضؓ حضرت خالد رضؓ پر خفا ہونے لگے، "یہ تمہارے سپاہیوں کے کرتوت ہیں"۔

حضرت خالد رضؓ نے ان کو ڈانٹا، حضرت ابوقتادہ رضؓ ناراض ہوکر مدینہ واپس چلے گئے، اورحضرت صدّیق رضؓ کو یہ دردانگیز واقعہ سُنایا آپ حضرت خالد رضؓ پر بڑے ناراض ہوئے، اوران کو مدینہ منوّرہ میں طلب کیا۔

Marfat.com

حضرت خالد رض نے مالک کی بیوہ سے شادی کر لی تھی، اور وہ عدّت کے لئے اپنے میکے چلی گئی، حضرت عمر رض کو بڑا غصّہ آیا انہوں نے حضرت صدّیق رض سے مطالبہ کیا، کہ خالد رض کو سپہ سالاری کے عہدہ سے معزول کر دیجئے،

حضرت صدّیق رض نے فرمایا "ان سے خطا ہو گئی، عمداً انہوں نے قتل کرنے کا حکم نہیں دیا، تمہارا یہ مطالبہ کہ ان کو معزول کر دوں، ایسا نہیں ہو سکتا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے ان کو فوجی خدمات کے معاوضہ میں سیف اللہ (اللہ کی تلوار) کا جلیل القدر خطاب عطا فرمایا ہے، میں خدا کی تلوار کو جو کافروں کی گردن کاٹنے کے لئے سونتی گئی ہے، کس طرح میان میں ڈال سکتا ہوں"۔

جس وقت حضرت خالد رض مدینہ میں داخل ہوئے ہیں، تو آپ سر سے پیر تک ہتیاروں سے سجے ہوئے تھے حضرت صدّیق رض کی خدمت میں حاضر ہوئے، حضرت خالد رض نے اپنا بیان دیا، حضرت صدیق رض ان کے بیان سے راضی ہو گئے، اور ان کی خطا معاف کر دی،

مسیلمہ کذّاب کی فوجوں کا دردناک قتل

مجاعہ کی گرفتاری | مسیلمۂ کذّاب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ کی زندگی میں یمامہ نجد کے علاقہ میں نبوّت کا دعویٰ کیا تھا، حضرت صدیق رض نے اس کی سرکوبی

Marfat.com

کے لئے حضرت عکرمہ رض کو بھیجا، اور ان کی امداد کے لئے ان کے پیچھے حضرت شرجیل رض کو فوج دے کر روانہ کیا، حضرت عکرمہ رض نے حضرت شرجیل رض کا انتظار کئے بغیر مسیلمۂ کذّاب کی فوجوں پر حملہ کر دیا، مسیلمہ کی فوجیں بہت زیادہ تھیں، حضرت عکرمہ رض کو شکست ہوگئی، آپ نے اپنی ہزیمت کے حالات سے حضرت صدّیق رض کو مطلع کیا، حضرت صدّیق رض نے حکم صادر فرمایا، کہ تم اپنی شکست خوردہ فوج کو مدینہ منوّرہ مت لاؤ، حضرت حذیفہ رض اور حضرت عرفجہ رض کی امداد کے لئے روانہ ہو جاؤ، حضرت شرجیل رض کو جس وقت حضرت عکرمہ رض کی شکست کی خبر ملی، آپ راستہ میں ٹھہر گئے، اور حضرت صدّیق رض کے نئے حکم کا انتظار کیا،

حضرت صدیق رض نے انکو لکھا۔

"تم جہاں ہو، وہیں ٹھہرے رہو، میں حضرت خالد رض کو فوج دے کر مسیلمۂ کذّاب کی سرکوبی کے لئے بھیجتا ہوں، ان کی فوج کے ساتھ شامل ہو جانا"

ہم اوپر ذکر کر چکے ہیں، کہ بُطاح میں حضرت ضرار بن الازور کی غلطی سے مسلمان قیدیوں کا قتلِ عام ہوگیا تھا، حضرت صدّیق رض نے اس کے متعلق حضرت خالد رض سے جواب طلب کرنے کے لئے ان کو مدینہ منوّرہ طلب کیا، حضرت خالد رض بُطاح میں اسلامی فوجیں چھوڑ کر مدینہ منوّرہ روانہ ہو گئے، اور آپ کے بیان سے حضرت صدّیق رض مطمئن ہو گئے، اور مزید

فوج دے کر آپ کو مسیلمۂ کذّاب کی سرکوبی کے لئے روانہ فرمایا۔ حضرت خالدؓ یہ مزید فوج لے کر اپنی سابقہ فوج کے پاس بطاح آئے، اور ان تمام جرّار فوجوں کو لے کر یمامہ (نجد کے علاقہ میں ہے) کا رُخ کیا،

حضرت خالد رضؓ کے روانہ ہونے کے بعد حضرت صدّیق رضؓ نے حضرت سلیط رضؓ کی سیادت میں مزید فوج اس لئے روانہ کی، کہ عقب سے حضرت خالد رضؓ کی فوجوں پر دشمن حملہ آور نہ ہو،

خلاصۂ کلام حضرت خالد رضؓ نے فوج کو کوچ کرنے کا حکم صادر فرمایا۔ اور یمامہ کے قریب عقّہ، ہذیل اور زیاد کو گرفتار کرنے کے لئے سواروں کا ایک دستہ روانہ کیا،

مسیلمۂ کذّاب کا ایک افسر جس کا نام مجاعہ تھا، بنو عامر اور بنو تمیم سے انتقام لینے کے لئے ساٹھ سپاہی لے کر آرہا تھا، بنو عامر سے ان کی دشمنی اس لئے تھی، کہ انہوں نے خولہ نامی ایک لڑکی کو روک لیا تھا، اور بنو تمیم نے باشندگان یمامہ کا ایک جانور پکڑ لیا تھا مجاعہ بنو عامر سے خولہ کو چھڑا کر لا رہا تھا، کہ راستہ میں حضرت خالد رضؓ کی فوج نے اس کو گرفتار کر لیا،

یمامہ سے بنو عامر میں ایک برات آئی تھی، بنو عامر نے دُلھن کو جس کا نام خولہ تھا دینے سے انکار کیا مجاعہ فوج لے کر چڑھ دوڑا، اور خولہ کو چھڑا لایا، راستہ ہی میں خولہ

Marfat.com

دُولہا کو دی گئی، اور بیاہ کی خوشیاں ہونے لگیں، مجاعہ کے سپاہی جس میں ۲۳ سوار تھے، سوئے پڑے تھے، گھوڑوں کی لگامیں ان کے رخساروں کے نیچے تھیں، حضرت خالدرضؓ کی فوج نے ان کو جگایا" تم کون ہو؟ کہاں سے آئے ہو؟"

انہوں نے جواب دیا" ہم مسیلمہ کی فوج ہیں، اور ہمارا افسر مجاعہ بن مرارہ ہے"۔

اسلامی فوجوں نے اسی وقت ان کی مشکیں باندھ لیں، اور دوسری صبح کو سب کے سب حضرت خالدرضؓ کے سامنے پیش کئے گئے، آپ نے ان سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

تمہارا کیا عقیدہ ہے"؟

مجاعہ اور اس کے ایک ایک سپاہی نے جواب دیا۔

"ہم مسیلمہ کو خدا کا نبی مانتے ہیں"،

حضرت خالدرضؓ نے یہ سُن کر ان کو قتل کرنے کا حکم صادر فرمایا۔ قیدیوں میں سے ایک شخص ساریہ نامی نے کہا، "اگر آپ یمامہ پر حملہ کرنا چاہتے ہیں، تو مجاعہ کو اپنے ساتھ رکھئے"!

حضرت خالدرضؓ نے یہ منظور کیا، اور اُس کے سوا سب قتل کردیئے گئے۔

دشمن کی فوجوں کی تعداد

جس وقت مسیلمۂ کذّاب کو معلوم ہُوا، کہ اسلامی فوجیں یمامہ کے قریب ہوگئی ہیں، تو اس نے عقربا ربصرہ سے یمامہ کی طرف

Marfat.com

جانے والی سڑک پر واقع ہے) میں اپنی فوجوں کو جمع کرنے کا حکم دیا۔ اس کی فوجوں کی تعداد چالیس ہزار تھی،

یمامہ کے باغ میں دشمن کا قتل عام

مجاعہ کے پیروں میں بیڑیاں ڈال دی گئیں، اور حضرت خالدرضؓ نے اپنے خیمہ میں اس کو اپنی بیوی حضرت امّ تمیم کے حوالہ کر کے فرمایا۔

"تم اس کی حفاظت کرنا"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کے زمانہ میں یمامہ سے رجال بن عنفوہ نامی ایک شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر مشرف بہ اسلام ہوا، قرآن شریف پڑھا، اور دینی تعلیم حاصل کی، آپ نے اس کو باشندگانِ یمامہ کے لئے مُبلّغِ اسلام بنا کر بھیجا،

حضرت ابو ہریرہ رضؓ فرماتے ہیں، کہ ایک روز ہم کئی آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، اس مجمع میں رجال بن عنفوہ بھی تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے ہماری طرف مخاطب ہو کر فرمایا۔

"تمہارے درمیان ایک شخص بیٹھا ہے، قیامت کے روز دوزخ میں اس کی ڈاڑھ اُحد پہاڑ سے بھی بڑی ہوگی"

رجال یمامہ پہنچ کر مُرتد ہو گیا، اور مسیلمۂ کذاب کا دستِ بازو بنا، مسیلمہ سے مسلمانوں کو اتنا نقصان نہیں پہنچا، جتنا اس شخص سے پہنچا تھا، یمامہ کے کُل علاقہ میں

Marfat.com

اسی کی وجہ سے مسیلمہ کی نبوّت پھیلی تھی ،

طرفین کی فوجیں میدانِ جنگ میں پہنچ گئیں ، اور سخت خونریز جنگ ہوئی ، شروع میں دشمن کو کسی قدر کامیابی ہوئی دشمن نے مسلمانوں کو پسپا کر دیا ، اور حضرت خالد رضؓ کے خیمہ کو گھیر لیا ، دشمن کے سپاہی خیمہ میں گھُسے ، اور حضرت امّ تمیم کو قتل کرنا چاہا ، مجاعہ نے ان کو یہ کہہ کر روکا ، یہ بڑی اچھی ماں ہیں ، اور دشمن کے قیدیوں سے اچھا سلوک کرتی ہیں ،

مسلمانوں نے سخت حملہ کیا ، اسلامی افسروں نے اپنے ماتحت سپاہیوں کو دشمن پر کاری حملہ کرنے کے لئے خوب بھڑکایا ، اور پرجوش تقریریں کیں ،

حضرت عمر رضؓ کے بھائی کے کارنامے

حضرت زید بن خطاب رضؓ (حضرت عمر رضؓ کے بھائی) نے مسلمانوں کو خوب جوش دلایا۔ آپ نے کہا ،

آگے بڑھے چلو ، اور دشمن کی گردنیں مارو"۔

یہ کہہ کر اپنے ماتحت سپاہیوں کو آگے بڑھایا ، ان کے سپاہیوں نے دشمن پر خوب حملے کئے ، اور اپنی مقررہ شدہ حد سے بہت آگے بڑھ گئے ،

حضرت زید بن خطاب رضؓ نے پھر للکار کر فرمایا۔

"سپاہیو! جس طرح میں دشمن میں گھُستا ہوں ، تم بھی اسی طرح دشمن کی صفوں میں گھس جاؤ ، میں اب پلٹ کر بات نہیں کروں گا ، حتیٰ کہ میں شہید ہو جاؤں ، یا دشمن

Marfat.com

کو شکست دے کر فاتحانہ پلٹوں"،

یہ فرما کر دشمن پر ٹوٹ پڑے، اور ان کے ماتحت سپاہی بھی دشمن کی صفوں کو چیرتے ہوئے آگے نکل گئے،

حضرت زید بن خطاب رضؓ رجال بن عنفوہ کو قتل کر کے شہید ہو گئے،

اسلامی افسروں کے کارنامے

حضرت حذیفہ رضؓ نے فرمایا،

"قرآن مجید پر عمل کرنے والو، آج قرآن مجید پر پورا عمل کر کے دِکھا دو"

یہ کہہ کر حضرت حذیفہ رضؓ دشمن کی صفوں میں گھُس گئے، اور شہید ہو گئے۔

فوج کا جھنڈا حضرت عبداللہ بن حفص رضؓ کے ہاتھ میں تھا، وہ شہید ہو گئے، ان کے بعد جھنڈا حضرت سالم بن عبداللہ رضؓ کو دیا گیا، آپ نے جھنڈے کو لیکر فرمایا۔

"مجھ کو معلوم نہیں، کہ آپ صاحبان نے مجھ کو کیا سمجھ کر جھنڈا دیا ہے؟"

خود ہی فرمایا "تم یہ کہتے ہو، کہ ہم نے ایک ایسے شخص کو جھنڈا دیا ہے، جس کو قرآن مجید پر عمل کرنے کا خوب شوق ہے، اور میدانِ جنگ میں اسی طرح ثابت

قدم رہے گا، جس طرح اِس سے پہلے حضرت عبداللہ بن حفص رضؓ ثابت قدم رہے، حتیٰ کہ وہ شہید ہو گئے"،

سپاہیوں نے کہا۔

"بے شک ہم نے یہی سمجھ کر آپ کو جھنڈا دیا ہے، اب دیکھنا یہ ہے، کہ آپ کیا کرتے ہیں"؟

حضرت سالم رضؓ نے جواباً فرمایا۔

"اگر میں ثابت قدم نہ رہا، تو مجھ سے بڑھ کر کوئی بُرا شخص نہیں"،

حضرت عمر رضؓ اپنے لڑکے پر خفا ہوئے

اس لڑائی میں حضرت عمر رضؓ کے نوجوان لڑکے حضرت عبداللہ بھی شریک تھے، جس وقت یہ لڑائی سے واپس ہو کر مدینے گئے ہیں، تو حضرت عمر رضؓ ان پر بہت خفے ہوئے،

"حضرت زید رضؓ شہید ہو گئے، اور تم واپس چلے آئے، کیوں نہیں تم ان سے پہلے شہید ہو گئے؟ تم کو میرے سامنے آتے ہوئے شرم نہیں آتی"؟

حضرت عبداللہ رضؓ نے جواباً عرض کیا،

"میں نے شہید ہونے کی بہت کوشش کی، لیکن یہ میری بدنصیبی ہے، کہ مجھ کو شہادت جیسی اعلیٰ چیز حاصل نہیں ہوئی، اور چچا عروسِ شہادت سے ہم کنار ہو گئے"۔

محکم بن طفیل مسیلمہ کے بڑے افسروں میں سے تھا،

Marfat.com

اس نے فوج سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مسلمانوں کو خوب قتل کرو، اگر تم نے ان سے شکست کھائی، تو یہ تمہاری شریف عورتوں کو اپنے نکاح میں لے آئیں گے"

اس وقت لڑائی بڑے زوروں پر تھی، مسلمانوں نے چاروں طرف سے دشمن کو دھکیل دیا تھا، مدبّرین بیان کرتے ہیں، کہ سرزمینِ عرب میں آج تک ایسی خونریز جنگ نہیں ہوئی،

دشمن کی ہزیمت کے آثار نظر آنے لگے، مُحکم نے ان کو جرأت دلائی، اس نے فوج سے للکار کر کہا۔

"باغ میں گھس جاؤ، میں تمہاری مدافعت کے لئے اپنی جان لڑاتا ہوں"

یہ کہہ کر اسلامی صفوں میں گھُس گیا، ایک گھنٹہ تک لڑتا رہا، حضرت صدّیق رضؓ کے صاحبزادے حضرت عبدالرحمٰن رضؓ نے ایک تیر کا نشانہ ایسا لگایا، کہ ٹھیک اس کے سینہ پہ جا کر لگا، اور وہ وہیں ڈھیر ہو گیا،

اس کا گرنا تھا، کہ اسلامی فوجوں نے دشمن کو باغ میں دھکیل دیا، باغ میں بھی دشمن نے پیر جمائے، اور اور استقلال سے لڑنے لگا،

حضرت خالد رضؓ نے فرمایا۔

"جب تک مسیلمۂ کذّاب کو قتل نہ کیا جائے گا، اُس کی

فوجیں اسی طرح لڑتی رہیں گی"۔

یہ کہہ کر صفوں کے سامنے کھڑے ہوکر مسیلمہ کو مقابلہ کے لئے بلایا، بھلا اس بُزدل کو اس شیر کے سامنے آنے کی کب جُرأت ہو سکتی ہے؟ منہ پھیر کر پیچھے ہٹ گیا، حضرت خالد رض نے فوجوں کو آگے بڑھنے کا حکم دیا،

لڑائی بہت زوروں پر تھی، دشمن کی فوجوں کو پے در پے شکستیں ہو رہی تھیں، دشمن کے سپاہیوں کا برا حال تھا، اس کے افسروں نے کہا۔

"تم تو ہم کو فتح کی بشارت سُناتے تھے، اب وہ فتح کہاں ہے"؟

مسیلمہ نے جواب دیا۔" لڑے جاؤ"۔

مسیلمہ غصّہ کی حالت میں دیوار سے ٹیک لگائے بیٹھا تھا، وحشی قاتل امیر حمزہ رض نے اس پر اپنا حربہ (ایک ہتیار کا نام ہے) پھینکا، مسیلمہ وہیں ڈھیر ہو گیا، وحشی کہتے تھے۔

"میں نے بہترین شخص (حضرت امیر حمزہ رض) کو شہید کیا، اور بدترین شخص کو قتل کیا"۔

حضرت انس بن مالک رض کے بھائی حضرت براء رض لڑائی کے وقت کپکپانے لگتے ہیں، اور آپ پر لرزہ طاری ہو جاتا ہے، جب کوئی شخص اس وقت ان پر چڑھ بیٹھتا ہے تو وہ لرزہ تو چلا جاتا ہے، لیکن پاجامہ میں آپ کا

Marfat.com

پیشاب نکل جاتا ہے، پیشاب کے بعد پھر آپ دفعتہً اُٹھ کھڑے ہوتے ہیں، اس روز بھی آپ کو ایسا ہی ہوا، جب دشمن باغ میں پناہ گزین ہوا، تو اس نے دروازے بند کر لئے، حضرت براءرض نے فرمایا۔

"مجھ کو دیوار پر چڑھا کر دشمن کی طرف دھکیل دو"

چنانچہ آپ کے حکم کی تعمیل کی گئی، آپ نے باغ میں اترتے ہی دروازے کے پاس دشمن پر خوب وار چلائے اور دروازہ کھولنے پر قادر ہو گئے، دروازہ کھلتے ہی اسلامی فوجیں اندر گھس گئیں، پھر تو مسلمانوں نے دشمن کو اپنے نیزوں پر رکھ لیا، اور آناً فاناً میں دشمن کو کاٹ کر رکھ دیا، صرف باغ کے اندر دشمن کے دس ہزار سپاہی قتل ہوئے، اور باغ کے باہر چودہ ہزار دشمن تہ تیغ کئے گئے، سات ہزار عقربار کے کھلے میدان میں اور سات ہزار بھاگنے کی حالت میں، اور مسلمان صرف بارہ سو شہید ہوئے،

مجاعہ کی شرارت دشمن کی کامل ہزیمت کے بعد حضرت خالدرض نے مجاعہ سے "تمہاری فوجیں تباہ ہو چکی ہیں، اور تمہارا مسیلمہ کذّاب بھی قتل ہو چکا ہے، تم میرے ساتھ چلو، میں تم کو اس کی نعش دکھاؤں" مجاعہ کے پیروں میں بیڑیاں پڑی ہوئی تھیں، اسی حالت میں وہ مقتولین کی نعشیں دیکھنے کے لئے لایا گیا، مسیلمہ

کذّاب کی نعش دیکھ کر اس نے کہا۔

"جلد باز فوجیں آپ سے برسرِ پیکار ہوئی ہیں، اصل فوجیں ابھی قلعہ میں موجود ہیں، ابھی ان سے آپ کو واسطہ نہیں پڑا، میں اپنی قوم کی طرف سے آپ کے ساتھ صلح کرنے کو طیار ہوں"۔

حضرت خالد رض نے فرمایا۔

"قلعہ کے اندر جتنے لوگ ہیں، ان کے متعلق صلح ہوسکتی ہے، قلعہ کے باہر کسی قیدی کے متعلق صلح نہیں ہوسکتی، اور صلح اس شرط سے ہوسکتی ہے، کہ مندرجۂ ذیل کل اشیاء ہمارے حوالہ کردی جائیں،

کُل سونا، کُل چاندی، کُل ہتیار، کُل گھوڑے، آدھے قیدی ہر گاؤں سے ایک باغ، اور مزروعہ زمین، جاؤ، ان شرائط سے اپنی فوجوں کو مطلع کرو"۔

مجاعہ قلعہ کے اندر گیا، قلعہ میں کوئی نوجوان سپاہی نہیں تھا، صرف عورتیں، بچّے اور ضعیف العمر بڈھے تھے، مجاعہ نے عورتوں کو ہتیار پہنا دیئے، اور ان کو قلعہ کی فصیل پر کھڑا کردیا، اور خود حضرت خالد رض کی خدمت میں حاضر ہوکر کہا۔

"میری فوجیں آپ کی مقرر کردہ شرائط پر صلح کرنے کو طیار نہیں ہیں، انھوں نے آپ کی پیش کردہ شرائط کو مسترد کردیا ہے، اور وہ لڑنے کو طیار ہیں، یہ دیکھئے قلعہ

کی فصیل پر ہتھیار بند کھڑے ہیں"،

حضرت خالد رضؓ نے فرمایا۔

"صرف میری پیش کردہ شرائط پر صلح ہو سکتی ہے، تم کو تین دن کی مہلت دی جاتی ہے، اگر تم نے تین دن کے اندر ان شرائط کو منظور کر لیا، تو خیر، ورنہ میں سب کو قتل کر دوں گا"۔

مجاعہ پھر واپس قلعہ کے اندر گیا، سلمہ بن عمیر نامی ایک افسر نے فوج سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہم یہ شرائط ماننے کے لئے طیار نہیں ہیں، یمامہ کے اطراف سے مزید فوجوں کو جمع کر کے دشمن سے مقابلہ کریں گے، ہمارے قلعے سربفلک اور مضبوط (ناقابلِ تسخیر) ہیں، جاڑے کے دن قریب آ گئے ہیں، اور غلّہ ہمارے پاس بہت ہے، اب ہم کو کس بات کا اندیشہ ہے؟"

مجاعہ نے کہا۔

"سلمہ منحوس ہے، یہ قوم کو تباہ کرنے کی فکر میں ہے میں نے خالد کو دھوکہ دے کر صلح پر راضی کیا ہے، اگر میں درمیان میں نہ پڑتا، تو خالد سب کو تہ تیغ کر دیتے، اور تمام عورتیں قید کر لی جاتیں، جو شرائط میں لے کر آیا ہوں، اُن کو تسلیم کر لیا جائے"۔

مجاعہ کی پیش کردہ تجویز کو سب نے منظور کیا، اور قوم کے سات سرکردہ نمائندے عہد نامہ پر دستخط کرنے

Marfat.com

کے لئے حضرت خالد رضؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے، اور حضرت خالد رضؓ کی پیش کردہ شرائط کو تسلیم کرکے صُلحنامہ پر دستخط کردیئے،

قلعہ کا دروازہ کھول دیا گیا، تو اس میں سے صرف بچےؔ، عورتیں، ضعیف العمر بوڑھے نکلے، حضرت خالد رضؓ کو بڑا غصّہ آیا، اور مجاعہ سے کہا۔

"تو نے مجھ کو بڑا دھوکا دیا۔"

مجاعہ نے جواب دیا۔

"میں نے اپنی قوم کی یہ ناچیز خدمت سرانجام دی ہے، اور اخیر وقت میں ان کو تباہی سے بچالیا ہے۔"

مسلمان معاہدوں کے بڑے پابند ہوتے ہیں

صلحنامہ پر دستخط ہونے کے بعد

حضرت سلمہ بن سلامہ رضؓ حضرت صدّیق رضؓ کا یہ فرمان لے کر آئے،

"خالد! فتح حاصل ہونے کے بعد مسیلمۂ کذّاب کے تمام بالغ سپاہیوں کو قتل کردینا۔"

کسی قوم سے معاہدہ کرنے کے بعد اس کی خلاف ورزی کرنا مسلمانوں کا شیوہ نہیں ہے، حضرت خالد رضؓ نے اسلامی احکام کے مطابق صلحنامہ کو برقرار رکھا، اور حضرت صدّیق رضؓ کے صادر کردہ فرمان پر عمل نہیں کیا گیا، صُلح کے بعد کل فوج مسلمان ہوگئی، (طبری جلد۳ ص۲۵۴)

Marfat.com

قبیلۂ عبدالقیس کا استقلال

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ایک شخص مسمّٰی جارود بن مُعلّٰی آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر مُشرّف بہ اسلام ہو گئے، مدینہ طیبّہ میں رہ کر آپ سے دینی تعلیم حاصل کی، تعلیم سے فراغت پا کر اپنے وطن (بحرین) واپس آئے، اپنے قبیلہ عبدالقیس کے سامنے اسلام کی دعوت پیش کی، تمام قبیلہ مسلمان ہو گیا، ابھی تھوڑے دن ہوئے تھے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے انتقال کی خبر آ گئی، قبیلۂ عبدالقیس نے کہا۔

"اگر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نبی ہوتے، تو کبھی نہ مرتے"۔

یہ کہہ کر سب کے سب مُرتد ہو گئے، حضرت جارودؓ کو خبر پہنچی، آپ نے ان کو جمع کر کے اسلام کے متعلق درد انگیز تقریر ارشاد فرمائی، دورانِ تقریر میں آپ نے ان سے پوچھا۔

"میں تم لوگوں سے چند سوالات کرتا ہوں، اگر تم کو اُن کے جوابات معلوم ہوں، تو لب کشائی کرنا ورنہ چُپکے رہنا"

عبدالقیس۔ "بہت اچھا ارشاد فرمائیے"۔

حضرت جارودؓ۔ "تم کو اچھی طرح معلوم ہے، کہ پہلے زمانہ میں خدا کی طرف سے بہت سے نبی آئے تھے"۔

Marfat.com

عبدالقیس۔ ”جی ہاں آئے تھے“۔

حضرت جارود رضؓ۔ ”تو مجھ کو یہ بتلاؤ، کہ تم تک صرف ان کے نام پہنچے ہیں، یا تم ان کو دیکھ بھی رہے ہو“۔

عبدالقیس۔ ”صرف ان کے نام ہم تک پہنچے ہیں، ہم نے اپنی آنکھوں سے ان کو نہیں دیکھا“۔

حضرت جارود رضؓ۔ ”تو پھر وہ کہاں ہیں؟“

عبدالقیس۔ ”سب انتقال کر گئے“۔

حضرت جارود رضؓ۔ ”تو جس طرح پہلے نبی انتقال فرما گئے ہیں، اسی طرح ہمارے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی وفات پا گئے ہیں، میں بفضلہ تعالےٰ مسلمان ہوں، اور تمہارے سامنے کلمۂ شہادت پڑھتا ہوں، اشہد ان لاالٰہ الااللہ وان محمداً عبدہٗ ورسولہٗ“۔

عبدالقیس۔ ”آپ صحیح فرماتے ہیں، ہم بھی کلمہ پڑھتے ہیں، اور آج سے ازسرنو پھر مسلمان ہوتے ہیں، آپ ہمارے سردار ہیں، اور ہم سے بہت افضل ہیں، ہم ہر بات میں آپ کی اطاعت کریں گے“۔

مرنے کے وقت شاہِ بحرین کی حالت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بحرین (بصرہ اور عُمّان کے درمیان بحرِ ہند کے ساحل پر جتنے شہر واقع ہیں، ان کو بحرین کہتے ہیں) کا بادشاہ مُنذر بن ساوی

تھا، آپ نے حضرت علاء بن حضرمی رض کو اپنا سفیر بنا کر ان کے پاس بھیجا، حضرت علاء رض نے آپ کا فرمان ان کے حوالہ کیا، منذر فرمان دیکھتے ہی مسلمان ہو گئے، جس مہینہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کی بیماری شروع ہوئی تھی، اسی مہینہ میں یہ بھی بسترِ مرگ پر پڑ گئے حضرت عمرو بن عاص رض عمّان سے واپسی کے وقت بحرین میں اُترے، اُس وقت منذر کی حالت بہت نازک تھی، حضرت عمرو بن عاص رض ان کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، منذر نے ان سے کہا۔

"ایک مسلمان جس وقت مرنے لگتا ہے، تو اُس کے وارث اس کے مال کے حقدار ہو جاتے ہیں، تو کیا مسلمان مرتے وقت اپنے مال میں سے کسی حصہ کا بھی مالک نہیں ہوتا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے اس بارے میں کیا حکم صادر فرمایا ہے،؟"

حضرت عمرو بن عاص رض " کیوں نہیں، اپنے مال کے تیسرے حصّہ کا وہ مختار کل ہوتا ہے، اس تیسرے حِصّہ کو وہ اپنے وارثوں کے علاوہ جہاں چاہے، خرچ کر سکتا ہے "۔

مُنذر۔ تو میں اپنے اس تیسرے حصّہ کو کہاں صرف کروں؟"

حضرت عمرو بن عاص رض۔ آپ اِس بارے میں مختار کل ہیں، خواہ اس کو اپنے ہی رشتہ داروں میں تقسیم کر دیجئے،

یا رشتہ داروں کے سوا عام غرباء میں صدقہ دیجئے"۔
مُنذر میں اپنے ثُلث کو رشتہ داروں میں تقسیم کرنا نہیں چاہتا، عام غُرباء میں تقسیم کر دیتا ہوں، میں اِس بارے میں تم کو ایک وصیّت نامہ لکھ دیتا ہوں، میرے مرنے کے بعد تم اس کو نافذ کر دینا"۔

باشندگانِ بحرین کی سرکوبی

دوسرے قبائل کی طرح بحرین کے قبائل بھی مُرتد ہوگئے، عبدالقیس بھی مُرتد ہو گئے تھے، لیکن حضرت جارود رض کی درد بھری تقریر سُن کر تائب ہو گئے،

حضرت صدّیق رض نے باشندگانِ بحرین کی سرکوبی کے لئے حضرت علاء بن حضرمی رض کو مامور فرمایا۔ جس وقت حضرت علاء رض کی فوج یمامہ کے پاس پہنچی ہے، تو حضرت ثمامہ بن اثال معہ اپنی فوج کے ان کے ساتھ شامل ہو گئے،

ہم اوپر ذکر کر چکے ہیں، کہ قیس بن عاصم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کے عاملوں میں سے تھے، آپ کی وفات کے بعد یہ مُرتد ہو گئے تھے، اور حضرت صدّیق رض کو اپنی ماتحت رعایا کی زکوٰۃ دینے سے اِنکار کر دیا تھا، لیکن بعد میں ان کو ندامت ہوئی، اور تائب ہو کر زکوٰۃ جمع کر کے حضرت علاء رض کے سامنے پیش کر دی، اور اپنی فوج کو ساتھ لے کر بحرین کے مُرتدّین سے جہاد کرنے

Marfat.com

کے لئے آپ کے ساتھ شامل ہو گئے۔

سپہ سالار کی کرامت

ایک سپاہی جن کا نام ابوسہم ہے، حضرت علاء رضی کی فوج میں تھے، وہ بیان فرماتے ہیں،

جس وقت ہماری فوجیں دھناء (بصرہ کی سڑک پر واقع ہے) پہنچی ہیں، تو رات کا وقت ہو گیا تھا، ہم نے یہاں پڑاؤ ڈالا۔ خدا کی شان رات کو ہمارے سب اونٹ بھاگ گئے، ان پر ہمارا سب سامان لدا ہوا تھا، ہم بڑے پریشان ہوئے، اسی غم میں بیٹھے ہوئے تھے، کہ ایک سپاہی نے منادی دی۔

"سب سپاہی سپہ سالار کے پاس جمع ہو جائیں"۔

ہم اسی وقت جمع ہو گئے، حضرت علاء رضی نے فرمایا،

"ہم کو کسی طرح کا فکر نہیں کرنا چاہیئے، ہم خدا کی راہ میں اپنی گردنیں کٹوانے کے لئے نکلے ہیں، بفضلہ تعالےٰ ہم سچے مسلمان ہیں، اور خدا ہمارا معاون و مددگار ہے، وہ ایک لمحہ کے لئے بھی ہم کو اپنی عنائتوں سے محروم نہیں کرسکتا، صبح صادق ہو گئی ہے، آؤ سب مل کر فجر کی نماز ادا کریں"۔

ہم سب نے حضرت علاء رضی کے پیچھے صبح کی نماز ادا کی، سلام پھیرتے ہی آپ دوزانو ہو کر بیٹھ گئے، ہم سب بھی دوزانو ہو گئے، انہوں نے دعا کے لئے ہاتھ اُٹھائے،

ہم نے بھی دُعا کے لئے ہاتھ اُٹھائے،

دُعا مانگتے مانگتے سورج نکل آیا، دھوپ میں سراب (گرمیوں میں شورزمین دور سے پانی نظر آتی ہے) نظر آیا، آپ نے رائد (جو گھوڑوں کے لئے گھاس اور پانی مہیا کرتا ہے) سے مخاطب ہو کر فرمایا۔

"دیکھو کیا ہے؟

وہ دوڑا ہوا آیا،

"جناب سراب ہے"۔

پھر ہاتھ اُٹھائے، ایک دوسرا سراب نظر آیا، رائد کو بھیجا، اس نے کہا یہ بھی سراب ہے،

پھر تیسری دفعہ ہاتھ اُٹھائے، اس دفعہ ایک اور سراب نظر آیا،

رائد کو بھیجا، "اُس نے کہا یہ پانی ہے"۔

یہ سنتے ہی حضرت علاء رضؓ نے سب کو اس طرف چلنے کا حکم صادر فرمایا۔ ہم پانی پر پہنچے، پانی پیا، اور غسل کئے، تھوڑی دیر کے بعد دیکھتے کیا ہیں، کہ ہمارے سب اونٹ دوڑے ہوئے چلے آرہے ہیں، ہر سپاہی نے اپنا اپنا اونٹ پکڑ لیا، اور ان کو خوب پانی پلایا، اور آگے چل پڑے،

حضرت ابوہریرہ رضؓ ہمارے ساتھ تھے، انہوں نے مجھ سے فرمایا "ابوسہم! آؤ ہم اور تم دوبارہ اس چشمہ پر چلیں"۔

Marfat.com

ہم وہاں پہنچے، تو پانی کا نام نشان بھی نہیں تھا، حتیٰ کہ کیچڑ بھی نہیں تھا، میں نے حضرت ابو ہریرہ رض سے عرض کیا۔

"یہ وہ جگہ نہیں ہے، جہاں سے ہم نے پانی پیا، اور اپنے اونٹوں کو پانی پلایا تھا"،

حضرت ابوہریرہ رض نے فرمایا۔

"یہ وہی جگہ ہے"۔

میں نے عرض کیا۔

"یہاں تو اس وقت پانی کا نام و نشان بھی نہیں"۔

حضرت ابوہریرہ رض نے فرمایا۔

"میں اسی واسطے تم کو دوبارہ یہاں لایا ہوں، دراصل یہاں پانی نہیں تھا، اللہ تبارک و تعالےٰ نے ہمارے لئے پانی کا چشمہ نکالا، یہ خدا کی طرف سے ہم پر احسان ہے"۔

جُواثا میں مسلمانوں کا سخت محاصرہ

مُرتدین میں سے ایک شخص حطم بن ضبیعہ نے بکر وغیرہ کے قبائل کو جمع کرکے قطیف اور ہجر (بحرین میں دو شہر ہیں) پر قبضہ کر لیا، دارین (بحرین میں ایک بڑی خلیج ہے، ساحل سے ایک رات اور دن کا بحری مسافت کا فاصلہ ہے) پر فوج بھیجی، اور عبدالقیس کو جو مسلمان ہو چکا تھا، دارین اور قطیف کے درمیان گھیر لیا، غرور

Marfat.com

بن سُوید کو جواثا (عبدالقیس کے مضبوط قلعہ کا نام ہے) کا محاصرہ کرنے کے لئے بھیجا، غزور کی فوج نے جواثا کا سخت محاصرہ کر لیا، اور مسلمان محاصرہ سے سخت تنگ آگئے، غلّہ ختم ہو چکا تھا، بھوکوں مرنے لگے، محصور مسلمانوں میں ایک صالح مسلمان حضرت عبداللہ بن حذف رضؓ بھی تھے، انہوں نے اس شدید محاصرہ کا مندرجۂ ذیل شعروں میں نقشہ کھینچا ہے،

الا ابلغ ابابکر رسولا
وفتیان المدینۃ اجمعینا

حضرت صدّیق رضؓ اور مدینہ کے کل مسلمانوں کو ہمارا یہ پیغام پہنچا دو،

فھل لکم الی قوم کرام
تعود فی جُواثا محصرینا

تم کو کچھ اُس شریف قوم کی بھی خبر ہے، جو جُواثا میں محصور بیٹھے ہیں،

کانّ دماءھم فی کل فجّ
شعاع الشمس تغشی الناظرینا

کُھلی سڑکوں پر انکے خون بہہ رہے ہیں، خون دیکھنے کیلئے جلتی دھوپ میں تماشائیوں کا ہجوم ہے،

توکّلنا علی الرحمٰن انّا
وجدنا الصبر للمتوکّلینا

ہم رحمٰن (خدا کا نام ہے) پر بھروسہ کئے بیٹھے ہیں اسلئے کہ (مصیبت میں) صبر کرنا خدا پر بھروسہ کرنیوالے (مسلمانوں) کا شعار ہے

بالآخر ہم ہجر (بحرین کا مشہور شہر ہے) پہنچ گئے،

باشندگانِ دارین اور عبدالقیس کے سوا کل بحرین کے باشندے مُرتد ہو گئے تھے، اور حطم کے ساتھ بڑی فوجیں ہو گئی تھیں،

اسلامی فوجوں نے مدافعت کے لئے خندق کھود دی، ایک ماہ تک مقابلہ ہوتا رہا، دشمن خندق تک آتا، اور مقابلہ

کر کے چلا جاتا،

ایک رات کا ذکر ہے، دشمن کی فوجوں میں شور سنائی دیا، حضرت علاء رضؓ نے حضرت عبداللہ رضؓ کو جاسوس بنا کر بھیجا، ان کی والدہ عجل قبیلہ سے تھیں، یہ دشمن کی فوج میں گھسے ہی تھے، کہ گرفتار ہو گئے، پوچھا گیا، تم کون ہو؟ انہوں نے جواب دیا۔

"میں قبیلۂ عجل سے تعلق رکھتا ہوں"۔ یہ کہہ کر "ابجر دوڑیو! ابجر دوڑیو" کی دہائی دینی شروع کی، اتنے میں ابجر بن بجیر آ گیا، یہ قبیلۂ عجل سے تھا، اس نے حضرت عبداللہ رضؓ کو چھڑا دیا، ابجر نے کہا۔

"اس اندھیری رات میں تم کہاں؟"

حضرت عبداللہ رضؓ نے جواب دیا۔

"میں فلاں گاؤں میں جا رہا ہوں، تم مجھ کو فوج سے باہر چھوڑ کر آؤ"۔

ابجر نے ان کو فوج سے باہر چھوڑ دیا، یہ اسلامی لشکر میں دوڑے آئے، اور حضرت علاء رضؓ سے فرمایا،

"دشمن شراب میں مست ہے"۔

حطم کا دردناک قتل

حضرت علاء رضؓ نے فوراً فوج کو ان پر حملہ کرنے کا حکم صادر فرمایا، مسلمان سپاہی دشمن پر جا پڑے، اور اس کو تہ تیغ کر دیا، اکثر سپاہی وہیں ڈھیر ہو گئے، باقی فرار ہو گئے، اسلامی فوج

ان کے تعاقب میں نکلی، حُطم مسلمانوں کی شمشیر بازی دیکھ کر ہکا بکا رہ گیا، اپنے گھوڑے پر چڑھنا چاہتا تھا کہ زین کا تسمہ ٹوٹ گیا، اپنے سپاہیوں کو تسمہ باندھنے کے لئے بلایا، سب کو اپنی جان بچانے کی فکر تھی، کون آتا، ایک مسلمان سپاہی ابوضبیعہ نے اس کو تاڑ لیا، اور اس سے کہا "لاؤ اپنی ٹانگ میری طرف کرو، میں تسمہ باندھ دوں"۔

اس نے ٹانگ اِس طرف کر دی، ابوضبیعہ نے تلوار مار کر ران کی جڑ سے ٹانگ کاٹ کر پھینک دی، حطم بلبلا اُٹھا، اِس نے کہا،

"خدارا میری گردن پر تلوار مار کر میرا فیصلہ کر دو، میں اس درد سے تو نجات حاصل کروں"،

ابوضبیعہ نے کہا۔

"میں تجھ کو کچّا کھاؤں گا، میں چاہتا ہوں، تو اسی طرح بلبلا کر مر جائے"۔

جس مسلمان سپاہی کا اس کے پاس سے گزر ہوتا، وہ اس سے عاجزانہ التماس کرتا۔

"کیا تم دشمن کے بڑے سردار حطمؓ کو قتل کرنا چاہتے ہو؟"

کوئی سپاہی اس کا کہنا نہ مانتا تھا، حتّیٰ کہ قیس بن عاصم وہاں سے گذرے، اس نے ان سے بھی یہی کہا، انھوں نے

Marfat.com

جھک کر اس کی گردن اُڑا دی، جب اُس کی کٹی ہوئی ٹانگ پر اُن کی نظر پڑی، تو ان کو اس کے قتل کرنے کا بڑا افسوس ہوا،

"کاش مجھ کو پہلے سے معلوم ہوتا، تو میں اس کو ہاتھ بھی نہ لگاتا"

مُسلم سپاہی برابر دشمن کے تعاقب میں تھے، قیس بن عاصم نے حطم کو قتل کرنے کے بعد ابجر (دشمن کے بڑے افسروں میں سے تھا) کا تعاقب کیا، ابجر کا گھوڑا ان کے گھوڑے سے تیز رفتار تھا،

انہوں نے اس خیال سے کہ ابجر کا گھوڑا ان کی زد سے نہ نکل جائے، اس کی کھونچیں کاٹ ڈالیں، اور ابجر نیچے آ پڑا،

عفیف بن منذر نے غرور بن سوید کو گرفتار کیا، قبیلہ رباب اس کے رشتہ داروں میں سے تھے، رباب کی فوج نے حضرت علاء رضؓ سے درخواست کی، کہ اس کا خون معاف کر دیا جائے،

حضرت علاء رضؓ نے اس کا خون معاف کر دیا، پوچھا یہ کون ہے؟ انہوں نے کہا، یہ غرور ہے، (غرور عربی لفظ ہے، اس کے معنی دھوکہ دینے والے کے ہیں) حضرت علاء رضؓ نے فرمایا، تو نے ان لوگوں کو دھوکا دیا، اس نے عرض کیا، میں غرور نہیں ہوں، بلکہ مغرور (مغرور کے معنی ہیں، دھوکہ دیا گیا) ہوں،

Marfat.com

مسلمانوں کی انتہائی قوتِ ایمانی

پُل کے بغیر دریا کو عبور کرلیا

دشمن کی ہزیمت خوردہ فوجیں دارین میں جمع ہوگئیں، حضرت علاء رضؓ نے ان پر حملہ آور ہونے کے لئے فوجوں کا جوش بڑھایا، آپ نے فرمایا ۔

"دشمن کی شکست خورہ فوجیں دارین میں جمع ہوگئی ہیں، تم خدا کی قدرت کا ایک نظارہ خشکی میں دیکھ چکے ہو، اس کی قدرت کا دوسرا نظارہ دریا میں بھی دیکھ لو، دریا کو عبور کرکے بے خبری میں دشمن کو جالو"۔

سب سپاہیوں نے کہا، ہم طیار ہیں، ہم کسی چیز سے بھی خوف زدہ ہونے والے نہیں،

یہ کہہ کر تمام فوجیں ساحل کی طرف روانہ ہوگئیں، ساحل پر پہنچتے ہی سب فوج دریا میں گھُس گئی، تمام گھوڑے خچر، اونٹ، بیل وغیرہ سب دریا میں دھکیل دئے گئے سوار اپنے گھوڑوں پر سوار اور پیادہ فوجیں پیدل چل پڑیں، حضرت علاء رضؓ اور تمام سپاہیوں نے اس دعا کو پڑھ کر دریا کو عبور کرلیا، ایک سپاہی بھی نہیں ڈوبا، صحیح وسالم دریا کے پار پہنچ گئے،

. یا ارحم الراحمین یا کریم یا حلیم یا احد یا صمد یا حیّ یا مُحیّ الموتیٰ یا حی یا قیّوم لا الٰہ الا انت

یارَبّنا۔

(اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے، اے کریم، اے بُردبار، اے اکیلے، اے بڑے سردار، اے زندہ رہنے والے، مُردوں کو زندہ کرنے والے، اے ہمیشہ زندہ رہنے والے، اے ہمیشہ قائم رہنے والے، تیرے سوا اور کوئی خدا نہیں ہے، اے ہمارے رب)

اسلامی فوجوں نے دشمن کو بے خبری میں جالیا، سخت خونریز جنگ ہونے کے بعد مسلمانوں کو کامل فتح حاصل ہوئی اور غنیمت کا مال بے شمار ملا، حتیٰ کہ ہر سوار کے حصہ میں چھ چھ ہزار اشرفیاں اور ہر پیدل سپاہی کے حصّہ میں دو دو ہزار اشرفیاں آئیں، اور حضرت علاء رضؓ تمام فوجوں کو واپس لے آئے، اور غنیمت کا پانچواں حصّہ (خُمس) مدینہ منوّرہ بھجوا دیا، (طبری جلد سوم صفحہ ۲۶)

باشندگانِ عُمّان کی سرکوبی

ہم عروجِ اسلام کے حِصّۂ اول (دیکھو باب بادشاہوں کو دعوت اسلام) میں ذکر کر چکے ہیں، کہ عمّان کے حکمران دو بھائی جیفر اور عبد فرزندان جلندی تھے، ان کے باپ جلندی سے ایک شخص لقیط بن مالک برسرِپیکار رہتا تھا،

جلندی کے مرنے کے بعد لقیط نے جیفر کو شکست دیکر عمّان پر قبضہ کرلیا، اور نبوّت کا دعویدار بنا،

جیفر نے کل حالات حضرت صدّیق رضؓ کو لکھے، اور امدادی فوج کی درخواست کی، آپ نے حضرت حذیفہ

بن محصن رض اور حضرت عرفجہ رض کو حکم دیا، کہ تم دونوں فوجیں لے کر عمّان پہنچو،

یہ بھی اوپر بیان ہوچکا ہے، کہ حضرت صدّیق رض نے حضرت عکرمہ رض (ابوجہل کے لڑکے) کو مسیلمۂ کذّاب کی سرکوبی کے لئے بھیجا تھا، اور تاکید کردی تھی، کہ تمہارے پیچھے حضرت شرجیل رض کو فوج دے کر بھیجوں گا، ان کے ساتھ مل کر مسیلمہ کی فوجوں پر حملہ کرنا،

لیکن حضرت عکرمہ رض نے جلدی کی، اور حضرت شرجیل رض کے پہنچنے سے پہلے ہی حملہ کردیا، آپ کو شکست ہوگئی، اپنی ہزیمت کا حال حضرت صدّیق رض کو لکھا، آپ نے ان کو جواب میں لکھا،

"بڑے افسوس کی بات ہے، تم نے میرے حکم کی تعمیل نہیں کی، اور جلدی کر بیٹھے، میرا یہ حکم دیکھتے ہی عمّان کا رُخ کرو، اور حضرت حذیفہ رض اور حضرت عرفجہ رض کے ساتھ مل کر مُرتدّینِ عمّان سے جہاد کرو، ان کی سرکوبی سے فارغ ہو کر مہرہ جاؤ، وہاں سے یمن کا رُخ کرکے حضرت مہاجر بن ابی امیّہ کی فوج کے شامل ہوکر حضرموت، عمّان اور یمن کے درمیان جتنے باغی ملیں، سب کی سرکوبی کرو، دیکھو خوب محنت سے کام کرنا، سستی نہ کرنا"

یہ حکم ملتے ہی حضرت عکرمہ رض عُمّان کے قریب پہنچ

Marfat.com

گئے، اور رجام (عمان میں ایک بہت بڑے سُرخ پہاڑ کا نام ہے) کے پاس حضرت حذیفہ رضؓ اور عرفجہ رضؓ کے ساتھ مل کر فوجیں اتار دیں،

تینوں سپہ سالاروں نے اپنی آمد سے جیفر کو مطلع کیا، جیفر نے اپنی فوج صُحار (ساحل کے قریب پہاڑ کے پاس ایک مشہور شہر ہے) میں جمع کی، اور تینوں سپہ سالاروں کو لکھا کہ اپنی فوجیں صُحار میں لے آئیں، لقیط نے اپنی فوجیں دبا (دیکھو صفحہ) میں جمع کیں،

جیفر نے لڑائی سے پہلے لقیط کی فوجوں کو توڑنا چاہا، چنانچہ اس کی ایک بڑی فوج جو بنی جُدید کے قبیلہ سے تھی، جیفر سے آملی،

لقیط نے فوجوں کے پیچھے سپاہیوں کے چھوٹے چھوٹے بچّے اور ان کی بیویاں کھڑی کر دی تھیں، تاکہ سپاہی اسلامی فوجوں سے ہزیمت کھاکر پیچھے نہ ہٹ سکیں،

خلاصۂ کلام بڑے زور سے لڑائی شروع ہوئی، لقیط کو کامیابی ہو چکی تھی، کہ دفعتہً خدا نے غیب سے مسلمانوں کے لئے امدادی فوجیں بھیج دیں،

حرّیت بن راشد بنی ناجیہ کی فوج اور سیحان بن صوحان عبدالقیس کی فوجیں لے کر پہنچ گئے، یہ تازہ دم فوجیں آگے بڑھیں، اور دشمن کی فوجیں جو تھک کر چور ہو چکی تھیں، شکست کھاگئیں، مسلمانوں کو فتح عظیم حاصل ہوئی،

Marfat.com

دشمن کے دس ہزار سپاہی مارے گئے ، اور بہت سا غنیمت کا مال حاصل ہوا ، اور کئی ہزار قیدی گرفتار ہوئے ، غنیمت سے پانچواں حصّہ حضرت صدّیق رضؓ کی خدمت میں بھیج دیا گیا ،

حضرت عکرمہ رضؓ نے یہی مناسب سمجھا ، کہ جب تک چاروں طرف سے بغاوت دب نہ جائے ، حضرت حذیفہ رضؓ عُمّان میں ٹھہریں ، اور حضرت عرفجہ رضؓ غنیمت کا پانچواں حصّہ (خمس) لے کر مدینہ جائیں ، اور خود باشندگانِ مَہرہ کی سرکوبی کے لئے روانہ ہوگئے ،

مَہرہ میں مسلمانوں کی فتح عظیم

حضرت عکرمہ رضؓ مندرجۂ ذیل فوجیں لے کر مَہرہ پہنچے ،

ناجیہ[۱] ، ازد[۲] ، عبد القیس[۳] ، راسب[۴] ، سعد بنی تمیم[۵] سے ،

مَہرہ میں دو رئیس آپس میں برسرِ پیکار تھے ، دونوں میں سے ہر رئیس دوسرے کو مغلوب کرنے کا متمنّی تھا ، ایک کا نام شخریت دوسرے کا نام مصبح تھا ،

شخریت کے پاس فوج کم تھی ، اس لئے وہ تو حضرت عکرمہ رضؓ کی اطاعت میں آگیا ، رہ گیا مُصبّح ، اس کو اپنی فوج پر بڑا گھمنڈ تھا ،

حضرت عکرمہ رضؓ نے شخریت کو ساتھ لے کر اُس پر ایسا سخت حملہ کیا ، کہ پہلے ہی حملے میں اُس کی فوج کے پیر

اُکھڑ گئے ، اور مصبح جان سے مارا گیا، اس کی فوج سے دو ہزار سپاہی میدانِ جنگ میں مارے گئے ، باقی قید ہو گئے ،

اسلامی فوجوں نے بہت سی غنیمت حاصل کی، حضرت عکرمہ رضؓ نے پانچواں حصّہ (خمس) شخریت کو دے کر مدینہ بھجوا دیا، اس فتح عظیم کے بعد مہرہ کے کل باشندے مسلمان ہو گئے ،

الحمد للہ ۱۱ھ کے آخیر تک ارتداد کا وہ زور شور جو مفتوحہ علاقوں سے اٹھا تھا، حضرت صدّیق رضؓ کے بے نظیر تدّبر اور سیاسی حکمتِ عملی سے فرو ہو گیا، باغیوں کو عبرت انگیز سزائیں دی گئیں اور چند مہینوں میں چاروں طرف امن وامان قائم ہو گیا ،

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا انتقال

اسی سال رمضان المبارک کی تیسری تاریخ سہ شنبہ کی رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے انتقال فرمایا ، حضرت عباس رضؓ نے نمازِ جنازہ پڑھائی ، حضرت عباس رضؓ حضرت علی رضؓ (آپ کے شوہر) اور فضل ابن عباس رضؓ نے آپ کی نعش مبارک کو قبر میں اُتارا ،

حضرت صدّیق رضؓ کے صاجزادے کا انتقال

رسول اللہ صلعم کی زندگی میں آپ

کے ساتھ حضرت عبداللہ حضرت صدّیق کے صاحبزادے طائف تشریف لے گئے تھے، ابومحجن نے حضرت عبداللہؓ کو ایک تیر مارا تھا، اب تک اُس کا زخم مندمل نہیں ہؤا تھا، بالاخر اسی سال شوال کے مہینہ میں اُسی زخم کے باعث انتقال فرمایا۔

سنہ ۱۲ھ

فتوحاتِ عراق کا آغاز

سنہ ۱۱ھ کے اختتام تک حضرت صدّیق رضؓ عرب کے کل مُرتدّین قبائل کی سرکوبی سے فارغ ہو چکے تھے، ابھی حضرت خالد رضؓ یمامہ میں ہی تھے، کہ ماہِ محرم الحرام میں حضرت ابو بکر صدّیق رضی اللہ عنہ کا تازہ حکم پہنچا،

"اللہ تبارک و تعالےٰ نے تم کو یمامہ میں فتح عظیم عنایت کی ہے، اب تم مع اپنی فوجوں کے عراق کی فتوحات کے لئے روانہ ہو جاؤ"،

حضرت مثنیٰ بن حارثہ رضؓ ایرانی سلطنت کی سرحد کے قریب رہتے تھے، انہوں نے حضرت صدّیق رضؓ سے درخواست کی، کہ مجھ کو اپنی قوم کا سردار بنا دیجئے، میں ایرانی قوموں سے لڑوں گا، حضرت صدّیق رضؓ نے ان کی درخواست

Marfat.com

منظور کی، اور مثنیٰ اپنی فوج سے کسکر (عراق میں ایک ضلع کا نام ہے) اور دریائے فرات کے قریب دشمن پر چھاپے مارتے تھے، ان کی فوج کی تعداد آٹھ ہزار تھی، مسلمانِ مدعور، اور حرملہ ان کی فوج میں شامل تھے، حضرت خالدرضؓ کے ساتھ کل دس ہزار فوج تھی، آپ نے مثنیٰ کو لکھ بھیجا، کہ تم اپنی فوج کو لے کر مقامِ حفیر (بصرہ سے مکہ مکرمہ کی طرف جانے والی سڑک کی پہلی منزل) جمع ہو جاؤ،

مثنیّٰ یہ حکم ملتے ہی اپنی آٹھ ہزار فوج لے کر فوراً چلے آئے، اور حضرت خالدرضؓ نے اٹھارہ ہزار فوج سے اپنی نقل وحرکت شروع کی،

اعلانِ جنگ

حضرت خالدرضؓ نے عراقی سرحد میں گھسنے سے پہلے سلطنتِ ایران کے مختلف حُکّام کے نام مندرجۂ ذیل فرمان صادر فرمایا۔

"سب تعریف اُس خدا کے لئے ہے، جس نے تمہاری فوجوں کو منتشر کر دیا، تمہارے ملکوں کو چھین لیا، اور تمہارے فوجی وقار کو خاک میں ملا دیا، میں تمہارے سامنے اسلامی دعوت پیش کرتا ہوں، اگر تم نے اسلام قبول کرلیا، تو تمہاری سلطنت بحال رہے گی، اور ہمارے تمہارے درمیان کوئی فرق نہ ہوگا، اگر تم اسلام قبول کرنے سے انکار کرتے ہو، تو ہمارے سامنے ہتھیار ڈال دو، اور ہم کو جزیہ دو، اور اگر اِس سے بھی

اِنکار ہے، تو میں تمہاری سرکوبی کے لئے ایسی جرّار فوج بھیجوں گا، جو میدانِ جنگ میں شہید ہونے کو ایسا ہی پسند کرتے ہیں، جس طرح تم شراب پینے کو پسند کرتے ہو۔ سن رکھو، جس وقت میرا یہ فرمان تمہارے پاس پہنچے، اسی وقت میرے پاس اپنی ضمانتیں لے آؤ، ورنہ میں تمہاری سرکوبی کے لئے فوراً فوج بھیج دوں گا"۔

بانقیا اور باروسما پر قبضہ

حضرت خالد بن ولید رضؓ عراقی سرحد میں گھُسے ہی تھی، کہ بانقیا (کوفہ کے قریب ہے) اور باروسما (بغداد کے علاقہ میں ہے) کے حاکم جاپان صلح کی درخواست لے کر حاضر ہوا، آپ نے اس کی درخواست منظور کی، اور سالانہ دس ہزار اشرفیاں جزیہ مقرر ہوا،

الیّس پر قبضہ

آگے بڑھ کر اسلامی فوجوں نے الیّس (انبار کا ایک قصبہ ہے، اور انبار ایک شہر کا نام ہے، جو بغداد کے مغرب میں واقع ہے، الیّس سے بغداد تک تیس میل کا فاصلہ ہے) پر بھی قبضہ کر لیا،

ہرمز کا قتل

ہم اوپر ذکر کر چکے ہیں، کہ حضرت خالد رضؓ نے عراقی سرحد میں پہنچنے سے قبل ایرانی سلطنت کے مختلف حکام کے نام ایک فرمان صادر فرمایا تھا، جس وقت یہ فرمان ہرمز کے پاس پہنچا ہے، تو اُس نے اردشیر شاہِ ایران کو فرمان کے مضمون سے مطّلع کیا، اور خود فوجیں جمع

Marfat.com

کر کے حفیر کے میدان میں آ پہنچا، اس کے سواروں نے آگے بڑھ کر میدانِ کارزار کے لئے ایسی جگہ کو پسند کیا، جہاں پانی تھا، اور حضرت خالد رض کی فوجیں جہاں تھیں، وہاں پانی کا نام و نشان بھی نہیں تھا،

حضرت خالد رض نے فوجوں کا دل بڑھایا،

"ہم کو کچھ اندیشہ نہیں کرنا چاہیئے، فریقین کی فوجوں میں سے جو ثابت قدم رہے گا، پانی کے ذخیرہ پر اس کا قبضہ ہو جائے گا"

تھوڑی دیر میں خدا نے بادل بھیج دیئے، اور اسلامی فوجوں کے پیچھے خوب پانی برسا، زمین تر ہو گئی، اور مسلمان خوب لڑے،

ہرمز نے اپنی فوجوں کے کل سپاہیوں کے پیروں میں موٹی موٹی زنجیریں باندھ دی تھیں، تاکہ وہ میدانِ جنگ سے نہ بھاگ سکیں میمنہ اور میسرہ پر شاہِ ایران کے قریبی رشتہ دار قباذ اور انوشجان کو مقرر کیا، حضرت خالد رض شیر کی طرح آگے بڑھے، اور مقابلہ کے لئے ہرمز کو للکارا، ہرمز نے اپنے محافظ دستہ سے کہا،

"میں خالد سے لڑنے جاتا ہوں، جس وقت میں اُس سے دست و گریبان ہو جاؤں، تم آگے بڑھ کر اس کو قتل کر دینا"

ہرمز اکڑتا ہوا پیدل حضرت خالد رض کے سامنے آیا،

حضرت خالدرضؓ نے اس کو اپنے دو بازوؤں میں دبالیا، ہرمز کے محافظ سپاہی اس کو بچانے کے لئے آگے بڑھے، لیکن حضرت خالدرضؓ نے تلوار مارکر ہرمز کو قتل کردیا،

حضرت قعقاع نے ہرمز کے محافظ سپاہیوں پر سختی سے حملہ کیا، ہرمز کے مرتے ہی دُشمن کے پیر اکھڑ گئے، اور وہ میدانِ جنگ سے بری طرح بھاگے، اسلامی فوج اُن کے تعاقب میں نکلی،

ہرمز کا تاج نہایت بیش قیمت تھا، اعلیٰ درجہ کے موتی اس میں جڑے ہوئے تھے، ایک لاکھ اشرفیاں اُس کی قیمت تھی،

یہ قاعدہ ہے، میدانِ جنگ میں جو مسلمان کسی افسر وغیرہ کو قتل کرتا ہے، تو اُس کی تمام وردی اور ہتیار حملہ آور مسلمان سپاہی کو ملتے ہیں،

حضرت صدّیق رضؓ نے ہرمز کا تاج حضرت خالدرضؓ کو عنایت فرمادیا، اس لڑائی میں بہت سا مالِ غنیمت حاصل ہوُا،

حضرت خالدرضؓ نے پانچواں حصّہ (خُمس) مدینہ منورہ بھجوادیا اور باقی چار حصّے وہیں میدانِ جنگ میں سپاہیوں کو تقسیم کردیئے،

کئی ہزار من زنجیریں ملیں، صرف ایک اونٹ پر جتنی زنجیر آسکتی تھیں، اس کا وزن ایک ہزار رطل (عربی پیمانہ کا

Marfat.com

نام ہے) ہوتا تھا ،

اس لڑائی میں ہر مسلمان اسوار کو ایک ہزار روپے اور پیدل سپاہی کو تین سو پچیس روپے ملے تھے ،

ہاتھی بھی غنیمت میں حاصل ہوئے تھے ، جس وقت یہ ہاتھی سامان سے لدے ہوئے مدینہ منورہ پہنچے ہیں ، تو ان کو مدینہ منوّرہ کی گلی کوچوں میں پھیرا یا گیا ، مسلمان بڑھیا عورتیں ان کو دیکھ کر بہت متعجّب ہوتی تھیں ، (کیونکہ عرب میں ہاتھی پایا نہیں جاتا)

نہر مرآۃ پر قبضہ

حضرت خالد رض نے ہرمز کی شکست خوردہ فوجوں کے تعاقب میں مثنیٰ کو بھیجا ، انھوں نے نہر المرآۃ (بصرہ کی مشہور نہر) پر قبضہ کر لیا ،

اس علاقہ کی حکمران ایک عورت مسمّاۃ طماہیج تھی ، اس نے مثنیٰ کی خدمت میں صلح کی درخواست پیش کی ، مثنیٰ نے اس کی درخواست قبول کرتے ہوئے اس کے علاقہ پہ سالانہ جزیہ دس ہزار روپے مقرر فرمائے (معجم البلدان)

مذار کی خونریز جنگ

شاہِ ایران نے ہرمز کی امداد کے لئے ایرانی فوجوں کے سپہ سالارِ اعظم قارن کو فوجیں دے کر بھیجا ، جس وقت یہ فوجیں مذار (بصرہ کے قریب واقع ہے) کے پاس پہنچی ہیں ، تو ہرمز کی شکست خوردہ فوجیں ان کو ملیں ، انوشجان

Marfat.com

اور قباذ جو ہرمز کی فوج سے بھاگ کر آئے تھے، وہ بھی ان کے ساتھ تھے، قارن نے ان کے دل بڑھائے، اور دوبارہ لڑنے کے لئے ان کو ورغلایا،

"اگر تم اس وقت اسلامی فوجوں کے سامنے سے فرار ہوئے، تو پھر آئندہ کسی جگہ بھی جم کر ان کا مقابلہ نہیں کر سکوگے، میرے ساتھ بادشاہ کی امدادی فوجیں ہیں ممکن ہے، کہ اس لڑائی میں ہم دشمن پر فتح پا جائیں، اور گذشتہ نقصان کی تلافی ہو جائے"

ہزیمت خوردہ فوجیں لڑنے پر طیار ہوگئیں، مذار میدانِ جنگ بنایا گیا، انوشجان اور قباذ میمنہ اور میسرہ پر مقرر کئے گئے،

مسلمانوں نے نہایت سختی سے حملہ کیا، بڑی خونریز جنگ ہوئی، ایرانی فوجوں سے آج تک اتنی خونریز جنگ نہیں ہوئی تھی، ایک مسلمان سپاہی معقل نے قارن کو قتل کر دیا، عاصم نے انوشجان کو اور حضرت عدی رضؓ نے قباذ کو فی النّار والسقر کر دیا،

دشمن کے پورے تیس ہزار سپاہی تہ تیغ کئے گئے، اکثر فوجیں بھاگتی ہوئیں نہر (جو بصرہ کے قریب ہے) میں ڈوب گئیں، بے شمار غنیمت کا مال مسلمانوں کو ملا،

حضرت خالد رضؓ نے قارن، انوشجان اور قباذ کے قاتلوں کو ان کے اسلاب (مقتول افسروں کے تاج اور وردی وغیرہ)

تقسیم کئے خمس نکال کر باقی غنیمت کا مال فوجوں میں تقسیم کر دیا، ہزار ہا قیدی گرفتار کئے گئے،

دلجہ کا خونریز معرکہ

شاہِ ایران کو قارن کے مقتول ہونے کی خبر پہنچی، تو اُس نے اندازغر کو زبردست فوجیں دے کر بھیجا، اندازغر خراسان کے صوبۂ سرحدی میں متعیّن تھا، اس کے پیچھے بہمن جاذویہ کو بے شمار فوجیں دے کر بھیجا،

اندرزغر نے اپنی فوجیں ولجہ (عراق کے مشہور ضلع کسکر میں واقع ہے) میں جمع کیں،

حضرت خالد رضہ اسلامی فوجوں کے صدر مرکز (ہیڈکواٹر) میں سوید بن مقرن کو مقرر کرکے دلجہ کی طرف فوجیں لے کر روانہ ہو گئے، آپ نے سوید کو بہت محتاط رہنے کی ہدایت کی، فرمایا۔

"ہر وقت چوکنّے رہو، ایسا نہ ہو، کہ دشمن کسی طرف سے دھوکہ دے کر تم پر حملہ کر دے"۔

حضرت خالد رضہ نے دلجہ میں بسر بن ابی وائل اور سعید بن مرہ کی ماتحتی میں دو فوجیں کمینگاہ میں چھپادیں، جس وقت میدانِ جنگ گرم ہو گیا، فریقین کے آدمی کٹ کٹ کر مرنے لگے، اور فوجیں لڑتے لڑتے تھک گئیں، تو حضرت خالد رضہ نے دونوں فوجوں کو کمینگاہ سے نکلنے کا حکم دیا، دشمن کے سامنے حضرت خالد رضہ کی فوجیں تھیں،

Marfat.com

پیچھے سے بسر اور سعید کی فوجوں نے دشمن پر سخت حملہ کیا، دشمن دونوں فوجوں کے درمیان گھر گیا، اور اس کے سپاہیوں کے بڑے بڑے ڈھیر لگ گئے،

اس لڑائی میں دشمن کے بڑے بہادر سپاہی شامل تھے، دشمن کا ایک ایک سپاہی ہزار سپاہیوں کے برابر تھا، لڑائی کے بعد حضرت خالدرضؓ نے اُن لوگوں کو گرفتار کیا، جنہوں نے دشمن کو کسی طرح سے مدد پہنچائی تھی، یہ لڑائی پہلی لڑائی سے زیادہ سخت تھی، اندازغر میدانِ جنگ سے جنگل بھاگ گیا، اور وہیں پیاسا مرگیا،

الّیس میں دشمن کے نوّے ہزار سپاہیوں کا قتل

عراق میں کچھ عربی قبائل عیسائی ہوگئے تھے، چونکہ یہ لوگ بھی مسلمانوں کے خلاف دشمنوں کے معاون و مددگار تھے،

حضرت خالدرضؓ نے ان میں سے جابر اور ابن اسود کو گرفتار کر لیا، عیسائی قبائل ان کی گرفتاری سے بھڑک اُٹھے، اور اسلامی فوجوں سے انتقام لینے کے لئے الیس پر فوجیں جمع کیں، شاہِ ایران نے ان کی مدد کے لئے بہمن جاذویہ کو فوجیں دے کر بھیجا، جس وقت بہمن کی فوجیں الیس پہنچی ہیں، تو جاپان بھی اپنی فوجیں لے کر آموجود ہوا، بہمن نے جاپان سے کہا "میں ملکِ معظّم

کے پاس فوجی مشورہ کے لئے جاتا ہوں، میرے آنے تک کوئی فوجی کارروائی نہ کرنا، ہاں اگر اسلامی فوجیں تم پر حملہ کردیں، تو بیشک مدافعت کے لئے کھڑے ہو جانا"
بہمن جاپان کو یہ ہدایت دے کر دارالسلطنت روانہ ہو گیا،

حضرت خالدرضؓ کو الیس پر عربی عیسائی فوجوں کے جمع ہونے کی اطلاع پہنچی، ابھی آپ تک یہ خبر نہیں پہنچی تھی، کہ جاپان بھی میدانِ جنگ میں فوجیں لئے پڑا ہے،

ایرانی فوجیں صبح کا کھانا کھانے کے لئے دسترخوان پر بیٹھ چکی تھی، کہ دفعتہً اسلامی فوجوں نے ان کو آ لیا، فوجوں نے اپنے سپہ سالار جاپان سے کہا۔

"ہم کھانے سے فارغ ہو کر لڑیں، یا بھوکے ہی میدانِ کارزار کو گرم کردیں"،

جاپان نے کہا۔

"دشمن سر پر آ پہنچا ہے، کھانا کھانے سے فوجی کارروائیوں میں خلل پڑے گا، مناسب یہی ہے، کہ ان کو شکست دے کر کھانا تناول کیا جائے"

فوجوں نے کہا:

"نہیں ہم کھانا کھا کر لڑیں گے"

حضرت خالدرضؓ صف بندی سے فارغ ہو کر سامنے

Marfat.com

آئے، اور دشمن کو للکارا،

"ابجر عبدالاسود (اس کے نوجوان لڑکے کو حضرت خالدرضؓ نے گرفتار کر رکھا تھا) اور مالک ابن قیس یہ سب کہاں ہیں؟ اگر بہادر ہیں، تو میرے سامنے آئیں، اور مجھ سے دو دو ہاتھ ملائیں"،

ابجر اور عبدالاسود کو سامنے آنے کی جرأت نہیں ہوئی، مالک آگے بڑھا، حضرت خالدرضؓ نے فرمایا۔

"خبیث تجھ کو میرے سامنے آنے کی کس طرح جُرأت ہوئی"؟

یہ فرما کر وہیں ٹھنڈا کر دیا، عام لڑائی شروع ہوگئی، اور ایرانی سپاہی خوف زدہ ہوگئے، مسلمانوں کے پے در پے حملوں سے ان کی پامردی میں فرق آگیا، شکست کے آثار ظاہر ہونے لگے،

جاپان نے کہا۔

"میں نے تم سے کہا نہ تھا، کہ اگر ذرا بھی تم نے توقّف کیا، تو دشمن دفعتہً حملہ کر بیٹھے گا۔ لیکن تم نے میرا کہنا نہ مانا، جس کا نتیجہ یہ ہوا، کہ ہزیمت کے آثار ظاہر ہوگئے ہیں، اور چند منٹوں میں ہماری گرفتاری عمل میں آجائے گی"۔

جاپان نے ابجر اور عبدالاسود کو میمنہ اور میسرہ پر مقرر کیا تھا، حضرت خالدرضؓ نے مسلمان فوجوں کو سختی

Marfat.com

سے حملہ کرنے کا حکم دیا، اور خدا سے یہ دُعا مانگی۔

"اے خدا! اگر تو نے مجھ کو ایرانی فوجیں گرفتار کرنے کا موقع دِیا، تو میں ان میں سے ایک سپاہی کو زندہ نہ چھوڑوں گا، اور ان کے خون سے ندیاں بہا دُوں گا۔"

خدا نے حضرت خالد رضؓ کی دُعا، قبول کرلی، ایرانی فوجیں ہتیار ڈالنے لگیں، اور حضرت خالد رضؓ نے زندہ فوجوں کو گرفتار کرنے کا حکم دیا، میدانِ جنگ کے قریب ایک نہر بہتی تھی،

حضرت خالد رضؓ نے حکم دیا۔ دشمن کی جتنی فوجیں گرفتار ہوتی جائیں، سب کو قتل کرکے اس نہر میں ڈالتے جاؤ، چنانچہ کامل ایک رات اور ایک دن تک ایرانی فوجوں کا قتل عام کیا گیا،

نوّے ہزار سپاہی قتل کرکے نہر میں ڈالدیئے گئے، نہر کا پانی خونا خون ہوگیا، حضرت خالد رضؓ نے جُندل نامی ایک افسر کو غنیمت کا خُمس دے کر مدینہ منوّرہ روانہ کیا،

جُندل نے مدینہ منوّرہ پہنچ کر حضرت صدّیق رضؓ کو اس لڑائی کی پوری کیفیّت سُنائی، آپ سُن کر بہت خوش ہوئے،

پوچھا "تمہارا کیا نام ہے"؟

Marfat.com

اُس نے کہا "میرا نام جُندل ہے"۔
آپ نے جندل کو انعام میں ایک لونڈی عنایت کی، اس سے ان کا ایک لڑکا پیدا ہوا،

کیا حضرت خالدؓ جیسا افسر دنیا میں پیدا ہو گا؟

عراق میں اُس وقت امغیشا ایک مشہور شہر تھا، الیس میں لڑنے والی فوجوں میں زیادہ تر سپاہی امغیشا ہی کے رہنے والے تھے،
حضرت خالد رضؓ نے الیس کی لڑائی ختم کرتے ہی اس پر دھاوا بول دیا، اور امغیشا کی فوجوں کو دفعتہً جا لیا، فوجوں کو گرفتار کر لیا، اور وہاں کے باشندوں کو جلا وطن کر دیا،
یہاں سے بے شمار غنیمت کا مال مسلمانوں کو ملا، دو ہزار پانسو اشرفیاں ایک ایک سوار کے حصّہ میں آئیں، جس وقت فتح امغیشا کی خبر حضرت صدّیق رضؓ کو ملی ہے، تو آپ نے قریش سے مخاطب ہو کر فرمایا۔
"حضرت خالد رضؓ تمہارے شیر ہیں، انہوں نے دشمن کے شیروں کو مغلوب کر لیا، حضرت خالد رضؓ جیسا شیر دنیا کی عورتیں پیدا کرنے سے قاصر ہیں"
حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے امغیشا شہر کو بالکل برباد کر دیا،

فتح حیرہ ربیع الاوّل میں حضرت خالد رضؓ نے اسلامی فوجوں کو آگے بڑھنے کا حکم دیا،

آزاذبہ حیرہ کا حاکم اعلیٰ (گورنر) تھا، اُس کا تاج پچاس ہزار اشرفیوں کا تھا، نہر کو عبور کرنے کے لئے اسلامی فوجیں جہازوں میں بیٹھ گئیں، آزاذبہ نے اپنے لڑکے کو دریائے فرات کا دہانہ بند کرنے کے لئے بھیجا،

اسلامی فوجیں نہر کو عبور کر رہی تھیں، کہ دفعتہً جہاز ٹھہر گئے، اور نہر کا پانی کم ہوگیا، ملاحوں نے کہا۔ دریائے فرات کا دہانہ بند کر دیا گیا ہے، جب تک وہ نہ کھول جائے گا، جہاز اسی طرح کھڑے رہیں گے،

حضرت خالد رضؓ نے سواروں کا ایک دستہ دریائے فرات کے دہانہ کی طرف روانہ کیا، آزاذبہ کے لڑکے کی فوج بے خبری میں بیٹھی تھی، کہ دفعتہً مسلمان سواروں نے ان کو تہ تیغ کر دیا، آزاذبہ کا لڑکا بھی مارا گیا، سواروں نے دریا کا دہانہ کھول دیا، سوار واپس آئے، نہریں پانی بھر گیا، اور جہاز چلنے لگے

جس وقت خورنق اور نجف (کربلائے جہاں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قبر ہے) کے درمیان پہنچے ہیں،

تو آزاذبہ مع فوج کے فرار ہوگیا، اُس نے اپنی فوجوں کا صدر مرکز (یعنی ہیڈ کوارٹر)

Marfat.com

غرِیّان[1] (حضرت علی رضؓ کی قبر کے پاس دو بلند منارے تھے) اور قصرابیض

[1] غرِیّان کے دو بلند منارے مصر کے ایک بادشاہ مُنذر نے بنائے تھے، یہ بادشاہ مذہباً عیسائی تھا، اور اس پر سپاہی متعیّن کر دیئے تھے، حکم تھا، کہ جو شخص یہاں سے گذرے، اور ان مناروں کی طرف رُخ کر کے (عیسائی طریقہ پر) نماز نہ پڑھے، تو اس کو قتل کر دیا جائے، قتل کرنے سے پہلے اس کو دو خواہشیں پوری کرنے کی اجازت دی جائے، منذر نے اپنی بادشاہت کے زمانہ میں اس پر سختی سے عمل کیا، حتّیٰ کہ اگر کوئی پرندہ بھی ان مناروں پر سے اُڑ کر جاتا، تو اس کو گرا کر اس کا خون ان مناروں پر گرایا جاتا، الغرض اسی طرح بے شمار آدمیوں کا خون اُن پر چھڑکا گیا، منذر تو مر گیا، اس کے بعد اس کا لڑکا جانشین ہوا، آخر پہاڑ تلے کبھی اونٹ آ جایا ہی کرتا ہے، اس کے زمانہ میں بیچارہ ایک غریب دھوبی ان مناروں کے پاس سے گزرا، اس کے ساتھ اس کا ایک گدھا اور کپڑا دھونے کا پٹرا تھا، افریقہ سے آیا تھا، اسکو کیا معلوم تھا، کہ ہر شخص کو ان مناروں کے سامنے کھڑے ہو کر نماز پڑھنی چاہیئے، بیچارہ پکڑا گیا، سپاہیوں نے بادشاہ کے سامنے پیش کر دیا، بادشاہ نے کہا، تم نے ان مناروں کے سامنے کھڑے ہو کر نماز کیوں نہ پڑھی؟ اُس نے جواب دیا "مجھے معلوم نہیں تھا۔ میں مسافر ہوں، اور افریقہ سے آپ کے کپڑے دھونے آیا ہوں، اگر مجھ کو پہلے سے معلوم ہوتا، تو ایک نماز چھوڑ میں ایک ہزار نمازیں پڑھتا" بادشاہ نے کہا "اب تو تم جان سے مارے جاؤ گے" دھوبی نے کہا "میں غریب آدمی ہوں، میرا قصور معاف کر دیجئے، میں بال

Marfat.com

رحیرہ میں ایک مشہور محل ہے) کے درمیان بنایا تھا، حضرت خالد رض

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۱۱ - بچے دار ہوں"، یہ کہہ کر اس کے پیروں میں پڑ گیا، بادشاہ نے کہا، کچھ بھی کرو، اب تمہاری جان بخشی نہیں ہو سکتی، مارے جانے سے پہلے تم اپنی دو خواہشیں پیش کر سکتے ہو، بتاؤ تمہاری کیا خواہشیں ہیں؟ دھوبی جب بالکل مایوس ہو گیا، تو اس نے کہا، پہلی تو میری یہ خواہش ہے، کہ مجھ کو دس ہزار روپے اور ایک سرکاری آدمی دیا جائے، بادشاہ نے کہا، منظور! بادشاہ نے اُسی وقت خزانہ سے دس ہزار روپے منگوا کر اور ایک سرکاری آدمی اس کو سپرد کیا، دھوبی نے اس سرکاری آدمی کو روپوں کی تھیلیاں دیکر سمجھایا، کہ افریقہ کے فلاں مقام پر جا کر پوچھنا، کہ فلاں دھوبی کہاں رہتا ہے؟ جب تم کو میرا گھر معلوم ہو جائے، تو میرے گھر میں یہ تھیلیاں دیدینا بادشاہ نے کہا، دوسری خواہش کیا ہے؟ دھوبی نے کہا، دوسری خواہش یہ ہے، مجھکو اجازت دی جائے، کہ میں آپ سمیت یہاں جتنے آدمی ہیں، سب کو تین تین دفعہ کپڑے دھونے کا تختہ ماروں، ایک ضرب بہت سخت ہوگی دوسری درمیانی، تیسری بالکل ہلکی، بادشاہ یہ سُن کر سناٹے میں چلا گیا، بہت دیر کے بعد اس نے اپنے درباریوں سے کہا، تمہاری کیا رائے ہے؟ انہوں نے جواب دیا "بزرگوں کی رسم کو پورا کرنا چاہیے"۔ بادشاہ راضی ہو گیا، دھوبی سے پوچھا گیا، پہلے کسکو مارو گے؟ اُس نے کہا، جس بادشاہ نے یہ طریقہ جاری کیا ہے، اس کے لڑکے کو، بادشاہ تخت سے اُترا، اور اپنی گردن نیچے کر دی، دھوبی نے اُس کی گُدّی پر زور سے تختہ مارا، بادشاہ اوندھے مُنہ جا پڑا، اور چلّایا ہائے میں مرا، اس نے کہا، جب پہلی ضرب میں میرا

Marfat.com

نے اسی مقام کو اپنی فوجوں کے لئے صدر مرکز (ہیڈ کواٹر) بنایا، حیرہ میں فوجوں کو گھسنے اور مندرجۂ ذیل افسروں کو حیرہ کے عالیشان محلّوں کے محاصرے کے لئے مامور فرمایا۔

نامِ افسر	کس محل کا محاصرہ کیا	اس محل کا افسرِ اعلیٰ کون تھا؟
ضرار بن ازور	قصرِ ابیض	ایاس بن قبیصہ
ضرار بن خطاب	قصر العدسین	عدی بن عدی
ضرار بن مقرن	قصرِ بنی مازن	ابن اکالی
مُثنّیٰ	قصر ابن بقیلہ	عمرو بن عبدالمسیح

بقیّہ حاشیہ صفحہ ۱۱۱ - یہ حال ہے، تو دوسری اور تیسری ضرب میں تو میں بالکل مرجاؤں گا، جو سپاہی دھوبی کو پکڑ کر لائے تھے، اُن سے مخاطب ہو کر کہا، "حرامزادو! تم کہتے ہو، کہ اس نے نماز نہیں پڑھی، میں نے خود اسکو نماز پڑھتے دیکھا ہے، اسکو چھوڑ دو، اور دونوں مینار گرادو، یہ سُن کر دھوبی اتنا ہنسا اتنا ہنسا کہ اس کے پیٹ میں بل پڑ گئے، ہاں ہم یہ ذکر کرنا بھول گئے، کہ منذر نے یہ منارکیوں بنائے تھے؟ منذر کے دو دوست تھے، ایک کا نام خالد بن نضلہ اور دوسرے کا نام عمر بن مسعود تھا، دونوں شراب میں مست ہو کر ایک رات کو اس کے پاس گئے، وہ بھی شراب میں چور تھا، اُسی مستی کی حالت میں اس نے ان کو کوفہ کے پاس زندہ دفن کرنے کا حکم دیا، اسی وقت سپاہیوں نے ان دونوں کو ایک گڑھا کھود کر زندہ دفن کردیا علی الصباح منذر نے ان کو یاد کیا، سپاہیوں نے عرض کیا "رات کو آپ نے ان کو زندہ درگور کردینے کا حکم صادر فرمایا تھا۔ ہم نے اُسی وقت آپ کے

Marfat.com

حضرت خالد رضؓ نے اسلامی افسروں کو ہدایت کردی تھی، کہ محاصرہ کرنے سے قبل ان کو اسلام کی دعوت دی جائے اگر وہ مُسلم ہونے سے انکار کریں، توان سے جزیہ کا مطالبہ کیا جائے، اور وہ اس سے بھی انکار کریں، توان سے اعلانِ جنگ کردیا جائے،

حضرت ضرار بن الازور رضؓ نے ایسا ہی کیا، قصرِ ابیض کی فوجوں نے جواب دیا۔ ہم تم سے جنگ کریں گے، حضرت ضرار نے منظور کیا، دشمن کی فوج نے اوپر سے مسلمانوں پر پتھّر برسانے شروع کئے، حضرت ضرار نے اپنے سپاہیوں کو پیچھے ہٹا کر قصرِ ابیض پر تیر برسانے کا حکم دیا، اور زور سے حملہ کرکے اس کا دروازہ کھول ڈالا، اندر گھُس کر دشمنوں کا خوب قتل عام کیا، دشمن کے افسر اور پادری چلّا اُٹھے۔

"مسلمانو! جنگ بند کردو، ہم نے تمہاری اطاعت منظور کی"

قصرِ ابیض کی طرح دوسرے محلّوں کا بھی اِسی طرح سختی سے محاصرہ کیا گیا، اور سب نے ہتھیار ڈالدیئے، دشمن کے تمام افسر حضرت خالد رضؓ کی خدمت میں بھیج دیئے گئے، آپ نے ایک ایک سے مل کر گفتگوئے صلح کی،

عدی بن عدی سے فرمایا "تم کِس طرح کے عرب ہو؟ میدانِ جنگ میں تم ثابت قدمی سے مقابلہ نہیں کرسکتے"

عدی نے جواب دیا "اصل عرب آپ ہیں، ہم نقلی عرب ہیں، صرف عربی زبان جانتے ہیں، ورنہ عربوں جیسی شجاعت ہم میں مفقود ہے"

حضرت خالد رضؓ نے فرمایا "کیا چاہتے ہو؟"

عدی نے کہا "ہم آپ کے سامنے ہتھیار ڈالتے ہیں، اور جزیہ دینے کے لئے طیار ہیں"

حضرت خالد نے فرمایا "میں تم پر ایک لاکھ اور نوّے ہزار اشرفیاں جزیہ مقرر کرتا ہوں، ہر سال کے اختتام پر تم لوگوں کو یہ رقم ادا کرنی ہوگی، ہم تم کو اپنی حفاظت میں لیتے ہیں، تم پر کسی طرح کی دست اندازی نہیں کی جائے گی، بشرطیکہ تم لوگ بھی نیک چلن رہو، اور معاہدۂ ہذا کی کسی شرط کو نہ توڑو، خلاف ورزی کرنے پر تم کو دشمن سمجھا جائے گا"

حضرت ابوبکر صدّیق رضؓ کے انتقال کے بعد یہ لوگ جزیہ دینے سے انکاری ہو گئے، اور معاہدہ ہذا کو پھاڑ ڈالا، مثنیٰ نے اُن پر دوبارہ فوج کشی کرکے حیرہ کے محلوں کو از سرِ نو فتح کیا،

مثنیٰ کے معاہدہ کو بھی انہوں نے ضائع کر دیا، اور پھر بغاوت کر بیٹھے، حضرت عمر رضؓ نے سعد کو ان کی سرکوبی کے لئے بھیجا، انہوں نے حیرہ کو فتح کرکے سخت احکام جاری کئے، اور چار لاکھ اشرفیاں سالانہ اُن پر

Marfat.com

مقرر کیں، خزرات (ایران کے بادشاہ ہر سال اپنے تاج میں ایک ایک موتی بڑھاتے تھے، جتنے سال وہ حکومت کرتا، اتنے ہی موتی اس کے تاج میں جڑے جاتے تھے) اس جزیہ سے مستثنیٰ تھے، خزرات علیحدہ دینے پڑتے تھے۔

حضرت خالدرضؓ کی انتہائی قوّتِ ایمانی

جس وقت عمرو بن عبدالمسیح قصر ابن بقیلہ سے اُترا تھا، اس وقت اس کے ایک ملازم کی کمر میں ایک بٹوہ لٹک رہا تھا، حضرت خالدرضؓ نے وہ بٹوہ اس سے لے لیا، اور جو کچھ اس میں تھا، اپنی ہتھیلی پر رکھ لیا، آپ نے ابن عبدالمسیح سے پوچھا، یہ کیا ہے؟ اس نے جواب دیا۔ یہ قومی امانت ہے، آپ کے لئے زہر قاتل ہے۔ یہ زہر ایک منٹ میں انسان کو ٹھنڈا کر دیتا ہے، آپ کو کھلانے کے لئے مہیّا کیا گیا ہے، میں نے کہا۔ مرتے وقت تو میں قوم کی کوئی خدمت کر سکوں"۔

حضرت خالدرضؓ نے فرمایا "تم کو معلوم نہیں، کہ ہر شخص اپنی موت سے پہلے نہیں مر سکتا"۔

یہ کہہ کر آپ زہر کھا گئے، ہر چند اسلامی افسروں نے آپ کے ہاتھ کو روکا، مگر نہیں رُکے، اور صاف نگل گئے، زہر کھانے سے پہلے آپ نے یہ دُعا پڑھی،

بسم اللہ خیر الاسماء رب الارض ورب السماء الذی لیس یضر مع اسمہ داء الرحمٰن

الرحیم ط
تھوڑی دیر تک آپ کو سخت بخار آیا، اور پھر دفعتہً اُٹھ کھڑے ہوئے، ابن عبدالمسیح نے کہا۔
"مسلمانو! جب تک تمہاری فوجوں میں اس طرح کے متوکّل لوگ ہوں گے، ہر جگہ تمہاری فتح ہو گی، اور اپنے ہر مقصد میں کامیاب رہو گے"۔

امورِ سلطنت میں جہاد سب سے مقدّم ہے

حضرت جریر بن عبداللہ رضہ کی قوم عرب کے مختلف حصّوں میں پھیلی ہوئی تھی، رسول اللہ صلعم کی زندگی میں جریر رضہ نے آپ سے عرض کیا تھا، کہ میری قوم کو یک جا جمع کر دیا جائے، آپ نے وعدہ فرمالیا، اور ایک عہدنامہ بھی لکھ کر حضرت جریر رضہ کو عطا فرما دیا تھا،

حضرت صدّیق رضہ کے عہدِ سلطنت میں حضرت جریر رضہ حضرت خالد بن سعید رضہ کی فوج کے ساتھ شام میں گئے ہوئے تھے، انہوں نے حضرت خالد بن سعید رضہ سے کچھ دنوں کے لئے چھُٹی مانگی، حضرت خالد بن سعید رضہ نے منظور کر لی، اور انہوں نے مدینہ آ کر حضرت صدّیق رضہ کے سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کا اقرار نامہ پیش کر دیا، اور اس کو نافذالعمل کرنے کے لئے درخواست پیش کی،

حضرت صدّیق رضہ کو بڑا غصّہ آیا، اور فرمایا۔
"تم دیکھ رہے ہو، کہ ہماری فوجیں دُنیا کی دو زبردست

سلطنتوں (شاہِ قسطنطنیہ اور شاہِ ایران) سے برسرِ پیکار ہیں، اور تم کو اپنی قوم کا فکر لگا ہوُا ہے، روم اور فارس کو شکست دینے کے بعد دیکھا جائے گا، تم بھی میدانِ جنگ میں حضرت خالد بن ولید رض کے ساتھ ملکر غیر مسلموں سے جہاد کرو۔"

مسلمانوں نے انبار کو کس طرح فتح کیا؟

حضرت خالد رض نے حیرہ سے انبار (دریائے فرات پر ایک شہر کا نام ہے، بغداد کے مغربی حصّہ میں واقع ہے، انبار اور بغداد کے درمیان تنیس میل کا فاصلہ ہے) کی طرف فوجوں کو کوچ کرنے کا حکم دیا، ساباط (مدائن کا مشہور مقام) کا حاکم شیرزاد ایرانی فوجوں کا سپہ سالار تھا، دشمن قلعہ میں محصور ہوگیا، اور قلعہ کے سامنے بڑی گہری خندق کھود لی، حضرت خالد رض نے کمزور اونٹوں کو ذبح کرا کر خندق کو بھر دیا اسلامی فوجیں خندق سے گزر کر قلعہ کے پاس پہنچ گئیں، حضرت خالد رض میدانِ جنگ میں آکر بہت بے صبرے ہوجاتے ہیں، چاہتے ہیں، کہ ایک منٹ میں دشمن کا صفایا ہو جائے، دشمن کی فوجیں قلعہ میں گھس گئیں، قلعہ کو مسخر ہونے میں کچھ دیر لگی، آپ نے فرمایا۔

"دشمن فنونِ جنگ سے ناواقف ہے، تیر برسانے والی فوج ٹھیک ان کی آنکھوں کو نشانہ بنا کر تیر برسائیں، اسی وقت حکم کی تعمیل کی گئی، اور تیر برسانے والی

Marfat.com

فوج نے ٹھیک دُشمن کی آنکھوں پر تیر برسائے، دُشمن کے ایک ہزار سپاہی اندھے ہو گئے، اُس وقت سے اِس لڑائی کا نام ہی "آنکھوں والی لڑائی" پڑ گیا،

شیراز نے صلح کی درخواست پیش کی، آپ نے درخواست مُسترد کردی، اُس نے عرض کیا۔

"جِس شرائط سے آپ صُلح کرنا چاہتے ہیں، میں ان کے قبول کرنے کو طیار ہوں۔"

حضرت خالد رضؓ نے فرمایا۔

"صُلح کی صورت صرف یہ ہے، کہ تم سواروں کے ایک چھوٹے سے دستہ کے ساتھ اپنے محفوظ مقام تک جا سکتے ہو، مگر چند ہتیاروں کے سوا اور کوئی چیز ساتھ نہیں لے جا سکتے۔"

شیراز نے منظور کیا۔ اور بہمن جاذویہ سے جا ملا، بہمن نے اس کو الزام دیا، کہ تو نے لڑے بغیر دشمن کے سامنے ہتیار ڈال دئے، اس نے کہا۔ میرے ساتھ فوج ہی ایسی کمزور تھی، کہ دشمن کی آمد سنتے ہی قلعہ میں محصور ہو گئے، خالد کی فوج نے تیر برسا کر ایک ہزار سپاہی اندھے کر دیئے میں نے اُس وقت اپنی جان بچانا ہی غنیمت سمجھا،

عین التمر میں ایرانی فوجوں کا قتلِ عام

حضرت خالد رضؓ زبرقان بن بدر کو انبار کا جانشین مقرر کر کے عین التمر (کوفہ کے مغربی حصّہ میں واقع ہے، یہاں کھجوریں بہت

ہوتی ہیں، تمر عربی میں کھجور کو کہتے ہیں) کی طرف بڑھے، بہرام بے شمار فوجیں لیے پڑا تھا، اس کے ساتھ عربی فوجیں بھی تھیں، عقہ عربی فوجوں کا سپہ سالار تھا، اس نے بہرام سے کہا۔

"ہم عرب ہیں، عربوں سے ہمارا مقابلہ ہے، عرب ہی عربوں کو شکست دے سکتے ہیں، آپ ایرانی فوجوں کو الگ کر لیجئے، ہم اکیلے خالد کی فوجوں کو کافی ہیں۔"

بہرام نے کہا۔

"بہت خوب میں ایرانی فوجیں علیحدہ کر لیتا ہوں، تم اپنے بھائیوں سے لڑو، اگر ضرورت پڑے، تو مجھ سے مزید امدادی فوج طلب کر لینا۔" یہ کہہ کر بہرام ایرانی فوجوں کو لے کر قلعہ میں چلا گیا،

عقہ فوجیں لے کر آگے بڑھا، حضرت خالدؓ بھی اپنی فوجوں کی صف بندی میں مصروف ہو گئے، عقہ اپنی فوجوں کو درست کر رہا تھا، کہ دفعتاً حضرت خالدؓ نے تنہا بھاگ کر اس کو پیچھے سے اپنی گود میں اُٹھا لیا، اور اس کو زندہ گرفتار کر لائے، اس کا گرفتار ہونا تھا، کہ عربی فوجوں نے ہتیار رکھنے شروع کر دیئے، کچھ فوجیں بھاگ کر قلعہ میں محصور ہو گئیں،

بہرام یہ سُن کر ایرانی فوجوں سمیت فرار ہو گیا، عربی فوجیں گرفتار کر لی گئیں، حضرت خالدؓ عقہ کو ساتھ لے

Marfat.com

کر قلعہ کے سامنے گئے، قلعہ کی فوجوں نے صلح کی درخواست پیش کی، آپ نے انکار کیا، عقہ کو ان کے سامنے ذبح کر دیا،

قلعہ کا دروازہ کھولا گیا، اور قلعہ کی کل عربی فوجیں قتل کر دی گئیں، اسلامی فوجوں نے بے شمار سامانِ حرب اور غنیمت کا مال حاصل کیا،

عیسائی طلباء کی گرفتاری

عین التمر کے ایک گرجا میں عیسائی طلبا انجیل پڑھ رہے تھے، حضرت خالد نے ان سب کو گرفتار کر کے اسلامی افسروں میں تقسیم کر دیئے،

دومۃ الجندل کی لڑائی

حضرت عیاض رضؓ دومۃ الجندل میں عربی عیسائی فوجوں سے برسرِ پیکار تھے، ان کے مقابلہ میں دشمن کی فوجیں کئی گنی زیادہ تھی، حضرت خالدرضؓ سے امداد طلب کی، خود حضرت خالد رضؓ عین التمر پر عُدیم بن کاہل کو مقرر فرما کر بنفسِ نفیس فوج لے کر دومۃ الجندل پہنچے،

دومۃ الجندل کی ریاست کے مالک دو شخص تھے، اکیدر بن عبدالملک اور جودی بن ربیعہ، اکیدر نے جودی سے کہا۔

آج تک خالدرضؓ کی فوجوں سے کوئی محفوظ نہیں رہا، ان کے مقابلہ میں ہر چھوٹی بڑی فوج شکست کھا جاتی

Marfat.com

ہے، میرا کہنا مانو، اور صلح کرلو"

جودی نے اکیدر کا مشورہ قبول کرنے سے انکار کردیا اکیدر اپنی فوج لے کر علیحدہ ہوگیا، اور دومۃ الجندل سے نکل گیا،

حضرت خالدرضؓ کو معلوم ہوا؛ آپ نے اس کی گرفتاری کے لئے عاصم بن عمرو کو بھیجا، انھوں نے اس کو راستہ میں گرفتار کرلیا، اس نے کہا۔

"میں حضرت خالدرضؓ کی خدمت میں پیش ہونے کے لئے جارہا ہوں"

جس وقت عاصم نے اس کو حضرت خالدرضؓ کے سامنے پیش کیا ہے، تو آپ نے اس کی گردن مارنے کا حکم صادر فرمایا، اور اس کے ساتھ جو مال و متاع تھا، وہ اسلامی فوجوں میں تقسیم کردیا گیا،

یہ وہی اکیدر ہے، جس کو گرفتار کرنے کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خالدرضؓ کو بھیجا تھا، (دیکھو عروج اسلام حصہ دوم) حضرت خالدرضؓ نے اس کو گرفتار کرکے آپ کے سامنے پیش کردیا، اس وقت مسلمان ہوگیا تھا، لیکن آپ کے انتقال فرماتے ہی مُرتد ہوگیا، زکوٰۃ دینے سے انکار کیا، اور شام کے علاقہ سے بھاگ کر اپنے ننھیال حیرہ میں چلا آیا، یہاں پھر حضرت خالدرضؓ کے سامنے پیش کیا گیا،

Marfat.com

جودی نے حضرت عیاض کے مقابلہ میں ابن
اور ابن کو فوج دے کر بھیجا، اور خود حضرت خالدرضؓ کے مقابلہ میں نکلا، جودی دو اسلامی فوجوں کے درمیان گھر گیا، اور فوجوں سمیت گرفتار ہوگیا، کچھ فوجیں بھاگ کر قلعہ میں محصور ہوگئیں،

حضرت خالدرضؓ نے جودی اور دوسرے قیدیوں کو قلعہ کے سامنے قتل کرادیا، گرفتار ہونے والوں میں قبیلۂ کلب کی فوج بھی تھی، حضرت خالدرضؓ نے اس کو بھی قتل کرنا چاہا، لیکن عاصم اور اقرع نے سفارش کرکے اُن کو چھڑالیا حضرت خالدرضؓ نے فرمایا۔

"ابھی تک تم لوگوں میں جاہلیّت اور عصبیّت (اپنے رشتہ داروں کی طرفداری کرنا) موجود ہے، تم لوگ عصبیّت کے مقابلہ میں اسلامی احکام کا کچھ خیال نہیں کرتے"

حضرت خالدرضؓ نے ہرچند قلعہ کے دروازے کو کھولنا چاہا، لیکن کامیاب نہ ہوسکے، مجبور ہوکر دروازے کو تُڑوا کر قلعہ میں گھُسے، سپاہیوں کا قتلِ عام کردیا، اور نابالغ بچّوں کو قیدی بنالیا۔

۱۲ھ کا اختتام

حضرت خالدرضؓ دومہ میں تھے، کہ ازمہر اور روزبہ بغداد سے فوج لے کر نکلے، زبرقان انبار کے حاکم تھے، اور قعقاع

حیرہ کے، زبرقان نے قعقاع کو زرمہر کی فوجی نقل و حرکت سے مطلع کیا، قعقاع نے اعبد بن فدکی کو حُصید کی طرف اور عروہ بن جُعد کو خنافس کی طرف بھیجا، زرمہر ربیعہ کی امدادی فوجوں کا منتظر رہا،

حضرت خالدرض دومتہ الجندل کے بعد ایران کے دارالسلطنت مدائن پر حملہ کرنے کا ارادہ کر رہے تھے، دشمن کی فوجی نقل و حرکت سُن کر حیرہ واپس آگئے،

جس وقت حضرت خالدرض حیرہ پہنچے ہیں، تو قعقاع بن عمرو اور ابویعلی بن فدکی ازمہرہ کی سرکوبی کے لئے حُصید روانہ ہو چکے تھے،

اِمرؤالقیس نے حضرت خالدرض کو مطّلع کیا، کہ ہذیل کی فوج مصیّخ میں ربیعہ کی فوجیں ثنِی (البصرہ کے قریب ایک نہر کا نام ہے) اور بِشر (دریائے فرات کے پاس معدنیات کے پہاڑوں کا نام ہے) میں جمع ہو رہی ہیں، یہ فوجیں ازمہر کی امداد کے لئے روانہ ہونے والی ہیں،

حضرت خالدرض عیاض بن غنم کو حیرہ کا فوجی حاکم مقرر کر کے اُس راستہ پر فوج لے کر چلے، جس پر آپ سے پہلے حضرت قعقاع اور ابویعلی روانہ ہو چکے تھے، آپ نے عین التمر میں دونوں فوجوں (حضرت قعقاع اور ابویعلی کی فوجوں) کو جالیا، حضرت قعقاع رض کو حُصید کی طرف اور حضرت ابویعلی کو خنافس کی طرف بھیجا، دونوں

کو ہدایت کردی، کہ ازمہر کو لڑنے پر مجبور کریں،

حُصید کا معرکہ

حضرت قعقاع رض نے دیکھا، کہ ازمہر اپنی جگہ سے حرکت نہیں کرتا، آپ اس کی طرف (حُصید) چلے، روزبہ کو معلوم ہوا، کہ قعقاع چند لمحوں میں اس پر حملہ کرنا چاہتے ہیں، اُس نے ازمہر سے امداد طلب کی، ازمہر اپنی فوج پر مہبوذان کو افسر مقرر کرکے خود روزبہ کی امداد کے لئے روانہ ہوا، لڑائی شروع ہوگئی، دشمن کے کثیر التعداد سپاہی مارے گئے، حضرت قعقاع رض نے ازمہر کو اور ایک سپاہی عِصمہ بن عبداللہ نے روزبہ کو قتل کردیا، حُصید میں اِسلامی فوج کو بے شمار غنیمت کا مال حاصل ہوا ؛

محاذِ خنافس

حُصید کی ہزیمت خوردہ فوج مہبوذان کے ساتھ مِل گئی تھیں، اور مہبوذان خنافِس میں تھا، حضرت ابو یعلیٰ اس کی سرکوبی کے لئے آرہے تھے، حُصید کی شکست کی خبر سُن کر مہبوذان خنافس سے بھاگ کر مضیّح میں ہذیل کی فوج سے جاملا، حضرت ابو یعلیٰ نے خنافس کو دشمن سے خالی پایا،

مرقوص کا عبرت انگیز واقعہ

جِس وقت حضرت خالد رض کو حُصید کی خبریں مِلی ہیں، تو آپ نے حضرت قعقاع اور ابو یعلی کو مقام مضیّح (جو بشر کے پاس واقع ہے) میں جمع ہونے کے لئے کہلا بھیجا،

Marfat.com

اور خود بھی اس طرف روانہ ہو گئے، ہذیل کی فوجیں سوئی پڑی تھیں، حضرت خالدرض، حضرت قعقاع اور حضرت ابو یعلیٰ نے تین طرف سے اچانک اُن پر شبخون مارا، تھوڑی دیر میں دشمن کی نعشوں سے ڈھیر لگ گئے، ہذیل تھوڑے سپاہیوں کے ساتھ بھاگ گیا،

سونے سے پہلے ایک شخص جس کا نام مرقوص بن نعمان تھا، ان کو مسلمانوں سے جنگ کرنے سے روکا تھا، لیکن انہوں نے اس کی نصیحت پر کان نہ دھرا، اور خود اپنی معشوقہ اُمیّہ کو لے کر وہاں سے چل پڑا،

حضرت عدی بن حاتم رض فرماتے ہیں، کہ جس وقت ہم مُضیّح کی فوجوں کو قتل کرکے فارغ ہوئے ہیں، تو دیکھتے کیا ہیں، کہ مرقوص اپنی بیوی اور لڑکوں کے درمیان بیٹھا ہوا ہے، اور سامنے ایک لگن شراب سے پُر ہے، لڑکے آپس میں کہہ رہے ہیں،

"آج یہ شراب کون پیئے گا"؟

مرقوص نے کہا۔

"آج خوب پیٹ بھر کر شراب پی لو، اس کے بعد پھر کبھی بھی شراب پینے کا موقع نہیں ملے گا"

اس کے بعد اس نے یہ اشعار پڑھے۔

الایا اسقیانی قبل جیش ابی بکر ۔ لعل منایا قریب ولا ندری

ابوبکر کی فوج آنے سے پہلے مجھکو خوب شراب پلاؤ، موتیں سروں پر منڈلا رہی ہیں، اسلامی فوجیں

Marfat.com

اِس طرح آ پہنچینگی ، کہ ہم کو خبر بھی نہ ہوگی ،

الایا اسقیانی بالزجاج وکرّرا - علینا کمیت اللون صافیة تجری

مجھکو شیشے کے گلاسوں میں خوب شراب بھر کر پلاؤ ، دوبارہ صاف ستھری سرخ رنگ کی شراب پلاؤ

الافاشربوا من قبل قاصمة الظہر - بعید انتفاخ القوم بالعکر الدثر

عزیزو! ایسی تلواریں چمکنے سے پہلے جو پیٹھ کی ہڈیوں کو توڑ کر رکھدینگی ، اور جبکہ شکست خوردہ

فوج کا دوبارہ حملہ کرنے سے دم پھول جائے گا ، خوب شراب پی لو ،

وقبل منایانا المُصیبة بالقدر - لحین لعمری لایزید ولا یجری

ہماری تقدیروں میں مَرنا ہی لکھا ہے ، خدا کی قسم وہ وقت قریب آگیا ہے ، اور اس میں کچھ دیر نہیں

عزیزو! ایسا وقت آنے سے پہلے خوب شراب پی لو ،

اظن خیول المسلمین وخالدا - ستطرقکم عند الصباح علی البشر

سنو! خالد کی اسلامی فوجیں فجر کے وقت ، بشر کے مقام پر ، تمکو ضرور گھیرنے والی ہیں ،

ارہینی سلاحی یا اُمیّتا اننی - اخاف بیات القوم اومطلع الفجر

اُمیّہ! میرے ہتیار مجھ کو لا دے ، اِس لئے کہ مجھکو خطرہ ہے ، کہ آج ہی شب کو یا فجر کے وقت اسلامی فوج ہم پر شب خون مارنے والی ہے ،

مرقوص یہ شعر گانے میں مست تھا ، کہ حضرت خالدرض نے تلوار سے اُس کی گردن اُڑا دی ، اور وہ شراب کے لگن میں جا پڑی ،

اِس کے بعد حضرت خالدرض نے ربیعہ کی فوجوں پر شبخون مارنے کا حکم دیا ، جس طرح ہذیل کی فوجوں پر تین طرف سے اچانک حملہ کیا تھا ، اِسی طرح ربیعہ پر بھی تین طرف سے دفعتہً حملہ کیا گیا ، ربیعہ کے ہزارہا سپاہی

Marfat.com

بُری طرح قتل ہوئے، جس طرف آنکھ اُٹھا کر دیکھو، نعشیں ہی نعشیں نظر آتی تھیں، بے شمار قیدی ہاتھ لگے، حضرت خالد رضؓ نے خمس مدینہ منوّرہ بھجوا دیا،

فراض میں دشمن کے ایک لاکھ سپاہیوں کا قتلِ عام

یہاں سے فارغ ہوکر حضرت خالد رضؓ نے رُضاب کا رُخ کیا، یہاں ہلال بن عُقّہ فوج لئے پڑا تھا، اسلامی فوجوں کی آمد سُن کر فرار ہوگیا، اس کے بعد دفعتہً فراض (بصرہ اور یمامہ کے درمیان ہے، فراض سے تین سڑکیں نکلتی ہیں، شام کی طرف، عراق کی طرف، اور اُس جزیرہ کی طرف جو دریائے فرات کے مشرقی حصہ میں واقع ہے) پہ فوج کشی شروع کردی، رمضان المبارک کی آخری تاریخ کو یہاں پہنچے،

اسلامی فوجوں کے مقابلہ میں رومی عیسائی، ایرانی اور عربی عیسائی فوجیں جمع کی گئیں، دریائے فرات بیچ میں پڑتا تھا،

دشمنوں نے حضرت خالد رضؓ سے کہا، یا تو آپ دریا کے اِس طرف آجائیے، یا ہم کو اُس طرف آنے دیجئے، آپ نے جواب دیا،

"تم فرات کو عبور کرکے میرے مقابلہ میں آؤ"

حضرت خالد رضؓ فنونِ جنگ سے واقف اور فوجی مُبصر تھے، دشمن کے افسر فنونِ حرب سے نابلد تھے، اُن کو

Marfat.com

اتنی عقل نہیں تھی، کہ اگر شکست ہوگی، تو کہاں بھاگ کر جائیں گے،

رومی، ایرانی اور عربی افواج کا ادھر آنا تھا، کہ مسلمانوں نے اپنے نیزوں پر ان کو رکھ لیا، بڑے زوروں سے لڑائی ہوئی، حضرت خالد رضؓ نے اسلامی افسروں سے کہا،

دشمن پر پے در پے حملے کرو، اور آرام لینے کی اُن کو مُہلت نہ دو"،

دشمن کے پیر اُکھڑ گئے، مسلمانوں نے ان کا تعاقب کیا، دشمن کے پورے ایک لاکھ سپاہی مارے گئے،

فتح کے بعد دس دن تک آپ یہاں خیمہ زن رہے، ذیقعدہ کی ۲۵ تاریخ کو آپ نے فوجوں کو حیرہ کی طرف کوچ کرنے کا حکم دیا، آپ نے حضرت عاصم بن عمرو کو افسر بنایا، اور اپنے متعلق اعلان کیا، کہ میں ساقہ (فوج کا پچھلا حصّہ) میں ہوں"

حضرت خالد رضؓ نے حضرت صدّیق رضؓ کو ناراض کردیا

اور فراض سے سیدھے حج کے لئے مکّہ مکرّمہ تشریف لے گئے، جلدی سے حج کرکے حیرہ واپس تشریف لے آئے، حضرت صدّیق رضؓ کو اُس وقت معلوم ہوا، جب یہ حج سے فارغ ہوکر حیرہ پہنچ چکے تھے، بہت سخت ناراض ہوئے، کہ میری اجازت کے بغیر تم کیوں اسلامی فوجوں سے غائب رہے؟ خود فوج

Marfat.com

کو آپ کے غائب رہنے کا علم نہیں تھا، سپاہی یہی سمجھتے رہے، کہ آپ ساقہ میں ہیں، حیرہ پہنچ کر آپ نے عراق کے مختلف حصّوں (بغداد وغیرہ) پر چھاپے مارے،

اسی سال حضرت عمر رضؓ نے عاتکہ بنت زید سے نکاح کیا،

اسی سال حضرت علی رضؓ نے ابوالعاصی کی لڑکی سے نکاح کیا،

اسی سال حضرت صدّیق رضؓ نے مکّہ مکرّمہ کا حج کیا،

۱۳ھ

فتوحاتِ شام کی ابتدا

یرموک کی خونریز جنگ

حضرت ابوبکر صدّیق رضی اللہ عنہ نے ۱۳ھ کے شروع میں جہاد کے متعلّق ایک زبردست مؤثر وعظ (خطبہ) کہا اور شام کی فتوحات کے لئے فوجوں کو جمع کرنے کے لئے مسلمانوں کو توجّہ دلائی، آپ کے ارشاد کے مطابق شام کی فوجوں میں بھرتی ہونے کے لئے اطرافِ ملک سے قبائل جمع ہوگئے، آپ نے حضرت خالد بن سعید رضؓ کو تھوڑی سی فوج دے کر تیما (شام کے شروع علاقہ میں واقع ہے) بھیجا، اور ہدایت کردی کہ میرے دوسرے حکم تک یہاں (تیما) ٹھہر کر فوجی بھرتی کرنا، خالص مسلمانوں کو

بھرتی کیا جائے ، مُرتدّین سے ایک سپاہی اسلامی فوج میں بھرتی نہ کیا جائے ، تیما پہنچ کر خالد بن سعید کے پاس بے شمار مسلمان بھرتی ہونے کے لئے آ گئے ، رومی فوجی افسروں کو اسلامی فوجوں کے اجتماع سے سخت خطرہ لاحق ہُوا ، انہوں نے بھی مسلمانوں کے مقابلہ کے لئے اطرافِ ملک سے عربی عیسائی فوجیں طلب کرلیں ،

عربی عیسائی فوجوں کے نام یہ ہیں - بَہرا ، سَلیح ، کَلب غسّان ، لَخم ، جَذام ، تَنوخ رومیوں کی یہ سب فوجیں زیزاء (بلقاء کی ایک بستی کا نام ہے ، اور بلقاء صوبۂ دمشق کا مشہور ضلع ہے) سے تین میل ورے جمع ہوئیں ، حضرت صدّیق رض نے خالد بن سعید کو ہدایت بھیجی ،

"خدا سے فتح کی دُعاء مانگو ، آگے بڑھے جاؤ ، پیچھے نہ ہٹنا "

خالد بن سعید آگے بڑھے ، دشمن مرعوب ہو گیا ، اور اس نے اپنی فوجیں منتشر کر دیں ، خالد بن سعید رض نے آگے بڑھ کر ان کے فوجی مقامات پر قبضہ کرلیا ، اور رومیوں کی اکثر فوجیں مسلمان ہوگئیں ،

خالد نے دشمن کی ہزیمت سے حضرت صدّیق رض کو مطلع کیا ، آپ نے پھر ہدایت بھیجی ،

"آگے بڑھے جاؤ ، مگر احتیاط سے بڑھنا ، ایسا نہ ہو ، کہ دشمن پیچھے سے آ کر تمہاری فوجوں کا احاطہ کرلے "

Marfat.com

خالد دوسرے حکم کے مطابق آگے بڑھے، جس وقت ان کی فوجیں زیزاء اور قسطل (حمص اور دمشق کے درمیان بلقاء کے پاس واقع ہے) کے درمیان پہنچی ہیں، تو رومیوں کا باہان نامی ایک بطریق (رومیوں کا ایک فوجی افسر جس کے ماتحت دس ہزار سپاہی ہوتے ہیں) فوجیں لیکر آگے بڑھا، اسلامی فوجوں نے اس کو شکست فاش دی، آدھے سے زیادہ دشمن کے سپاہی مقتول ہوئے،

خالد بن سعید نے اس فتح سے حضرت صدّیق رض کو مطلع کیا، اور مزید فوجی امداد کی درخواست پیش کی۔ حضرت صدّیق رض نے اسی وقت حضرت ذوالکلاع رض کو حمیر کی فوج اور حضرت عکرمہ رض (ابوجہل کے لڑکے) کو تہامہ، شحر، عمّان اور بحرین کی فوجیں دے روانہ فرمایا،

فتوحاتِ شام کے لئے اسلامی فوجوں کا اجتماع

اب حضرت صدّیق رض نے فتوحاتِ شام کے لئے پوری ہمّت صرف کر دی، اور فوجوں کے اجتماع کے لئے اطرافِ ملک سے افسروں کو طلب کیا،

حضرت عمرو بن عاص رض کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے اپنی زندگی میں عُمّان کی زکوۃ فراہم کرنے کے لئے مقرر فرمایا تھا، حضرت ابو بکر صدّیق رض نے اُن کو

Marfat.com

لکھا "میں تم کو ایسے کام پر لگاؤں، جو تمہارے لئے دنیا اور آخرت دونوں جگہ مُفید اور باعثِ خیر ہوگا؟"

حضرت عمرو بن عاص رضؓ نے جواباً عرض کیا،

"میں اسلام کا ادنیٰ سپاہی ہوں، جو کام آپ میرے لئے افضل سمجھتے ہیں، شوق سے مجھ کو اس پر متعین فرمایئے"

اِسی طرح کا ایک خط حضرت صدّیق رضؓ نے ولید بن عقبہ کو لکھا، انہوں نے بھی جہاد پر لبیّک کہی،

آپ نے حضرت عمرو بن عاص رضؓ کو فِلسطین بھیجا، انہوں نے فِلسطین پہنچ کر ایلہ (بحرِ قُلزم کے ساحل پر ایک مشہور شہر ہے) کو اپنا فوجی صدر مرکز بنایا، اور ولید بن عُقبہ کو اُردنّ (شام کا ایک مشہور علاقہ ہے، اس کے مشہور شہر یہ ہیں، غَور، طَبریہ، صُور، عَکّا) بھیجا،

فوجی افسروں کو ہدایات

آپ نے مدینہ منوّرہ سے روانہ کرتے وقت دونوں کو یہ ہدایت دیں "ہر حال میں خدا سے ڈرتے رہو، اللہ تعالٰی فرماتا ہے، وَمَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ۔ جو لوگ خدا سے ڈرتے ہیں، خدا ان کے لئے ضرور کوئی راستہ نکال دیتا ہے، اور وہاں سے ان کے لئے رزق بہم پہنچاتا ہے، جہاں ان کا خیال بھی نہیں گزرتا،

وَمَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَيُعْظِمْ لَهٗٓ اَجْرًا ط جو لوگ خدا سے ڈرتے رہتے ہیں، اللہ تعالے اُن کے گُناہ چھپا دیتا ہے، اور

اُن کے ثوابوں کو بڑھا دینا ہے ،

تقویٰ (خدا سے ڈرنا) سے بڑھ کر اور کوئی نصیحت نہیں ہے ، تم خدا کی راہ میں غیر مسلموں سے جہاد کرنے جا رہے ہو ، کسی کام میں افراط اور تفریط نہ کرنا ، اور نہ اپنے ذہن کو کسی دوسرے کام کی طرف متوجّہ ہونے دینا ، جن طریقوں پر عمل پیرا ہونے سے اسلام کی بُنیادیں مضبوط ہوتی ہیں ، اُن سے ایک لمحہ کے لئے بھی غفلت نہ کرنا ، دیکھو ، پھر ہدایت کرتا ہوں ، فوجی فرائض ادا کرنے میں سستی اور کاہلی نہ کرنا ،

اِس کے بعد آپ نے یزید بن ابی سفیان کو دمشق اور حضرت ابو عبیدہ بن جراح رض کو حمص کے لئے فوجیں دے کر بھیجا ،

جِس وقت یہ امدادی فوجیں خالد بن سعید رض کے پاس پہنچی ہیں ، تو انہوں نے ان فوجوں کو رومیوں سے لڑنے کے لئے آگے بڑھا دیا ، باہان دمشق میں رومی فوجیں لئے پڑا تھا ، جس وقت خالد بن سعید فوجیں واقوصہ (حوران میں ایک وادی ہے ، اور حوران دمشق کا ایک مشہور علاقہ ہے) اور دمشق کے درمیان مَرج الصُفر (دمشق کے پاس ایک سرسبز و شاداب مقام ہے) پر پہنچی ہیں ، تو باھان دمشق سے فوج لے کر مسلمانوں پر ٹوٹ پڑا ،

خالد بن سعید رض کے لڑکے سعید اور بہت سے اِسلامی

Marfat.com

سپاہی شہید ہو گئے، اور مسلمانوں کو ہزیمت ہوئی، خالد بن سعید رضؓ کو جب ہزیمت کی خبر ملی، تو وہ وہاں سے بھاگ گئے،

باہان نے شکست خوردہ اسلامی فوج کا تعاقب کیا، راستہ میں حضرت عکرمہ رضؓ فوج لئے پڑے تھے، باہان پر حملہ کیا، اور اس کو آگے بڑھنے سے روکدیا،

جسوقت حضرت ابو بکر صدّیق رضؓ کو خالد بن سعید کے بھاگنے کی خبر ملی ہے، تو آپ کو بڑا افسوس ہوا، اس کو مدینہ منوّرہ واپس طلب کر لیا، آپ نے اس سے مخاطب ہوکر فرمایا۔

"تم بڑے بزدل ہو، میدانِ جنگ سے فرار ہوگئے"، یہ فرماکر اس کو سپہ سالاری کے عہدے سے معزول کردیا جس وقت خالد بن سعید حضرت صدّیق رضؓ کے پاس سے اپنے گھر چلے گئے، تو حضرت صدّیق رضؓ نے فرمایا۔

اُس کے متعلق حضرت عمر رضؓ اور حضرت علی رضؓ نے صحیح فرمایا تھا، کاش میں اُس وقت ان کے مشورہ کو قبول کرتا، اور اس کو سپہ سالار بناکر شام نہ بھیجتا"۔

خالد بن سعید کی ناشائستہ حرکت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کے انتقال فرمانے کے بعد ایک مہینہ پیچھے خالد بن سعید یمن سے پلٹ کر مدینہ منوّرہ میں گھسے ہیں، تو ان کے کندھے پر دیباج (اعلیٰ درجہ

Marfat.com

کا ریشم) کی ایک خوبصورت چادر تھی ، حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ سے راستہ میں ملاقات ہوئی ، حضرت عمرؓ نے مسلمانوں سے فرمایا ۔

" یہ ہمارے سامنے ریشم پہنتا ہے ، اس کی چادر پھاڑ دو ۔"

یہ سنتے ہی مسلمانوں نے اس کی چادر کا ایک ایک تار الگ کر دیا ،

حضرت علیؓ ، حضرت عثمانؓ اور حضرت عمرؓ سے مخاطب ہو کر خالد بن سعید نے کہا ۔

" تمہاری غیرت نے کس طرح تقاضا کیا ، کہ تم نے ایک غیر شخص (حضرت ابوبکر صدیقؓ عبد مناف سے نہیں تھے ، اور یہ سب حضرت علیؓ اور حضرت عثمانؓ وغیرہم قبیلۂ عبدالمناف سے تھے) کو اپنے لئے بادشاہ تسلیم کر لیا ۔"

حضرت علیؓ نے جواب دیا ۔

" اس میں شخصیّت اور غیر شخصیّت کا کیا سوال ہے ؟ خلافت کا جو شخص مستحق ہوا ، وہ خلیفہ تسلیم کر لیا گیا ۔"

حضرت عمرؓ نے فرمایا ۔

" خدا تیرا منہ توڑ دے ۔"

جس وقت حضرت صدیقؓ خالد بن سعید کو اسلامی فوجوں کا سپہ سالار بنا کر شام بھیجنے لگے ، تو حضرت عمرؓ نے آپ کو منع کیا تھا ، کہ اس کو سپہ سالار جیسا جلیل

Marfat.com

عہدہ نہ عطا فرمایئے“

اس وقت حضرت ابو بکر صدّیق رضؓ نے حضرت عمر رضؓ کے مشورہ کا خیال نہیں کیا، بعد میں افسوس ہوّا،

دشمن کی عظیم الشّان فوجی طیاریاں

ہرقل (شاہِ یورپ وایشیا) بیت المقدّس (یہ عیسائیوں کا کعبہ ہے) حج کرنے آیا تھا، اس کو اسلامی فوجوں کے اجتماع کی خبریں دی گئیں، اس نے ملکی اور فوجی افسروں کو جمع کر کے کہا۔

”میری یہ رائے ہے، کہ مسلمانوں سے جنگ نہ کی جائے، صوبۂ شام کی نصف آمدنی دے کر ان سے صلح کی کوشش کرنی چاہیئے، اگر ہم نے ان سے جنگ کی، تو ہمارا فوجی اقتدار خاک میں مِل جائے گا، اور مقبوضاتِ یورپ خطرے میں پڑ جائیں گے“۔

یہ سُن کر اس کا بھائی اس کا خُسر اور تمام ملکی اور فوجی افسر ناک بھوں چڑھانے لگے، ہرقل نے دیکھا، کہ یہ لوگ میرا مشورہ نہیں مانتے، تو اُس نے ان کو راضی کرنے کے لئے مسلمانوں کی مقاومت کے لئے فوجی طیاریوں کا حکم دیا، اور مندرجۂ ذیل فوجیں تقسیم کیں،

رومی افسر کا نام	عیسائی فوجوں کی تعداد	کس مسلمان افسر کے مقابلہ میں بھیجا گیا
(۱) تذارق (ہرقل کا حقیقی بھائی)	۹۰۰۰۰ سپاہی	حضرت عمرو بن عاصؓ (فلسطین میں)
(۲) جرجہ بن توذرا	” ” ”	حضرت یزید بن ابی سفیان رضؓ

(۳) دُراقص		حضرت شرحبیل بن حسنہ رضؓ
(۴) فیقار بن نسطرس	۶۰۰۰۰ سپاہی	حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضؓ

یعنی مسلمانوں کے مقابلہ میں عیسائی افواج کی صحیح تعداد ۲۴۰۰۰۰ (دو لاکھ چالیس ہزار) تھی، مسلمان افسر رومیوں کی عظیم الشّان فوجی طیاریاں دیکھ کر خوف زدہ ہو گئے،

حضرت عمرو بن عاص رضؓ کے مقابلہ میں سب سے زیادہ فوجیں تھیں، انہوں نے دوسرے اسلامی افسروں کو لکھا، فوجی مشورہ کے بعد یہ طے پایا، کہ فرداً فرداً لڑنے سے کامیابی نہیں ہوگی، تمام اسلامی فوجوں کو ایک محاذ پر جمع ہو کر رومیوں سے لڑنا چاہیئے، یرموک (غور (غور بیت المقدس اور دمشق کے درمیان واقع ہے، جہاں نہر اُردنؔ ہے) کے کنارے ایک وادی کا نام ہے) کو میدانِ جنگ قرار دیا، تمام اسلامی فوجیں یہاں جمع ہو گئیں،

اسلامی افسروں نے حضرت ابو بکر صدّیق رضؓ کو رومیوں کی عظیم الشّان فوجی طیاریوں سے مطلع کیا، اور مزید اِمدادی فوجیں طلب کیں، حضرت صدّیق رضؓ نے یہ خط پڑھتے ہی ارشاد فرمایا۔

"میں خالد بن ولید رضؓ کو یرموک بھیج کر رومیوں کا تمام غرور خاک میں ملا دوں گا"

یہ فرما کر حضرت خالد بن ولید رضؓ کو حیرہ میں لِکھا،

"تم مثنیٰ کو اپنا جانشین بنا کر فوراً یرموک روانہ ہو جاؤ خالد! کسی حال میں غرور اور تکبّر نہ کرنا، ورنہ خدا تمہاری مدد کرنا چھوڑ دے گا۔"

رومی فوجیں مسلمانوں (یرموک) کے بالمقابل واقوصہ (حوران میں ایک بڑی بھاری وادی کا نام ہے، اور حوران دمشق کے پاس واقع ہے) میں اتریں، تذارق سپہ سالارِ اعظم (کمانڈر انچیف) تھا، مقدمۃ الجیش پر جرجہ، میمنہ اور میسرہ پر باہان، اور دراقصّ اور فوجوں کا محافظ فیقار تھا،

حیرہ سے حضرت خالدؓ کی روانگی

ربیع الآخر میں حضرت خالدرضؓ نے حیرہ سے اسلامی فوج کو کوچ کرنے کا حکم دیا، راستہ بتلانے کے لئے رافع بن عُمیرہ کو ساتھ لیا، انہوں نے عرض کیا،

"بڑے خطرناک راستہ سے آپ کو جانا پڑے گا۔ قُراقر سے سُویٰ تک پانچ دن کا فاصلہ ہے، یہ ایسا خطرناک جنگل ہے، کہ اس میں پانی کا نام ونشان نہیں۔"

حضرت خالدرضؓ نے فرمایا۔

"حضرت صدّیق رضؓ نے مجھ کو شام میں جلدی پہنچنے کا حکم دیا ہے، راستہ کیسا ہی خطرناک کیوں نہ ہو، تم چل پڑو۔"

حیرہ سے آپ کی فوج صَندودا پہنچی، یہاں کے

Marfat.com

باشندوں نے آپ پر حملہ کیا، آپ نے ان کو شکست دے کر سعد بن عمرو انصاری کو یہاں کا فوجی حاکم مقرر کر کے آگے بڑھنے کا حکم دیا،

حُصید پہنچ کر ربیعہ کی فوجوں کو شکست فاش دی، اور ان کے قیدیوں کو گرفتار کر کے قُراقر (سماوہ جنگل کے شروع میں ایک وادی ہے) پہنچے، یہاں سے سماوہ (کوفہ شام کے درمیان کا خطرناک جنگل جہاں پانی کا نام ونشان نہیں) کا خطرناک جنگل شروع ہوا، سُوئی تک پانچ روز لگ گئے، اونٹوں کو ذبح کر کے گھوڑوں کو سیراب کیا جاتا، سُوئی میں دُشمن سے مقابلہ ہوا،

حضرت خالد رض کو فتح ہوئی، اور آگے بڑھ کر مرج الراہط (دمشق کے شروع علاقہ) میں غسّان کی فوجوں پہ شب خون مارا، اور ان کے قیدی وغیرہ گرفتار کر کے بُصریٰ (یہ سب مقامات دمشق کے علاقہ میں واقع ہیں) میں دشمن کی فوج پر حملہ کیا، فتح کے بعد ہر بالغ عیسائی پر ایک اشرفی اور ایک جریب گیہوں جزیہ میں مقرر فرمادی، یہاں سے یرموک پہنچ گئے، آپ کی آمد سے مسلمان سپاہی خوشی سے اُچھل پڑے، اور اللہ اکبر کے نعرے لگائے،

یرموک میں اسلامی فوجوں کی تعداد کل ۲۶۰۰۰ تھی، حضرت خالد رض کے ساتھ دس ہزار فوج تھی، کل ملاکر

مسلمان سپاہیوں کی تعداد ۲۴۰۰۰۰ رومی سپاہیوں کے مقابلہ میں صرف ۳۶۰۰۰ ہزار تھی، آتے ہی حضرت خالدرضؓ نے اپنی فوجی کارروائیاں شروع کردیں، اور بڑی محنت سے آپ کو کام کرنا پڑا،

میدانِ جنگ میں حضرت خالدرضؓ کی فوجی تقریر

آپ نے اسلامی افسروں اور فوجوں کے سامنے کھڑے ہوکر فرمایا،

"آج کے دن خدا نے ہمارا سخت امتحان لینا ہے، آج ہم کو سرنگوں ہوکر تمام فوجی فرائض ادا کرنے چاہئیں خلوصِ قلب اور نیّت صادق کے ساتھ خدا کے فریضۂ جہاد کو تکمیل تک پہنچاؤ، اور خاص اللہ کی خوشنودی اور اُس کی رضاجوئی کو پیشِ نظر رکھ کر فوجی خدمات سرانجام دو، آج ہمارا مقابلہ ایک زبردست دشمن اور اُس کی مُنظّم فوجوں سے ہے، تم میں سے ہر ہر سپاہی کو میرے صادر کردہ فوجی احکام پر پورا پورا عمل کرنا چاہیئے"

سب نے متفق ہوکر کہا۔

بے شک ہم آپ کے صادر کردہ احکام پر عمل کرینگے،

اس کے بعد حضرت خالدرضؓ نے فوجوں کی ترتیب شروع کردی، کل ۳۶ ہزار فوج کو اس طرح تقسیم کردیا،

قلب (لشکر کا درمیانی حصّہ) حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضؓ

Marfat.com

میمنہ (لشکر کا دایاں حصّہ) حضرت عمرو بن عاص رضؓ اور حضرت شرجیل رضؓ

میسرہ (لشکر کا بایاں حصّہ) یزید بن ابی سفیان

جرجہ کا اسلام جرجہ رومی صفوں سے نکل کر میدانِ جنگ میں آیا، اور حضرت خالد رضؓ کو للکارا،

آپ حضرت ابو عبیدہ رضؓ کو اپنا جانشین مقرر کر کے اُس کے پاس آئے، دونوں گھوڑوں سے اُتر گئے،
جرجہ نے کہا:

"میں آپ سے چند سوالات کرتا ہوں، آپ مجھ کو صحیح جوابات دیجئے گا، جھوٹ نہ بولیئے گا، جھوٹ بولنا شریف کا کام نہیں، اور نہ مجھ سے فریب بازی کیجئے گا، اس لئے کہ شریف آدمی دوسروں کو فریب نہیں دیا کرتے

"کیا اللہ تعالےٰ نے تمہارے رسول پر آسمان سے کوئی تلوار اُتاری تھی؟، اور انہوں (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم) نے تم کو وہ تلوار عنایت کر دی، اُسی تلوار کے ذریعہ سے آپ ہر میدانِ جنگ میں فتحیاب رہتے ہیں۔"

حضرت خالدؓ "نہیں"۔

جرجہ۔ "تو پھر آپ کا نام سیف اللہ (اللہ کی تلوار) کیوں ہے؟"

حضرت خالد رضؓ۔ "اللہ تعالےٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کو ہماری طرف رسول بنا کر بھیجا، انہوں نے ہمکو

Marfat.com

اسلام کی دعوت دی، ہم نے اس دعوت کو مُسترد کر دیا، اور آپ سے نفرت کرنے لگے، ہماری قوم کے بعض افراد نے آپ کی دعوت کو قبول کر لیا، اور مسلمان ہو گئے، اور جنہوں نے اسلام لانے سے اِنکار کر دیا تھا، وہ آپ سے جنگ کرنے لگے، میں بھی اُن لوگوں میں سے تھا، جنہوں نے آپ کی تکذیب کی، آپ سے نفرت کی، اور آپ سے جنگ کرنے لگے، پھر خدا نے ہم پر فضل کیا، اور ہمارے دلوں کو پھیر دیا، اور ہم مسلمان ہو گئے، اور جہاد کے لئے آپ کے ہاتھ پر بیعت کر لی، آپ نے مجھ سے مخاطب ہو کر فرمایا۔

"تم اللہ کی تلوار ہو، تمہاری تلوار میدانِ جنگ میں غیر مسلموں کی گردنیں خوب کاٹے گی"۔

اِس کے بعد آپ نے میری فتح و نصرت کے لئے خدا سے دُعا مانگی، تب سے میرا نام سیف اللہ پڑ گیا ہے، اور میں غیر مُسلموں سے جہاد کرنے میں بڑا سخت ہوں"۔

جرجہ ۔" آپ صحیح فرماتے ہیں، آپ ہم کو کِس چیز کی دعوت دیتے ہیں"؟

حضرت خالدؓ ۔" اس امر کی طرف کہ خداوند تبارک وتعالیٰ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اور محمد صلی اللہ علیہ وسلّم اس کے بندے اور رسول ہیں، لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ"۔

جرجہ:" اور جو اسلام لانے سے اِنکار کردے"۔

حضرت خالدرضؓ:" وہ ہمارے سامنے ہتھیار ڈالدے، اور ہمیں جزیہ دے، ہم اس کے محافظ بنیں گے"۔

جرجہ:" اور اگر وہ جزیہ دینے سے بھی انکار کرے"۔

حضرت خالدرضؓ:" تو پھر ہم اس سے اعلانِ جنگ کردینگے"۔

جرجہ:" جو شخص تمہارا دین قبول کرلے، تمہارے درمیان اس کی کیا حیثیّت ہوگی"؟

حضرت خالدرضؓ:" ہم میں اور اُس میں کوئی فرق نہ ہوگا، ہمارے اور اُس کے سب حقوق مُساوی (برابر) ہوں گے، اسلام میں غریب اور مالدار کا کوئی فرق نہیں"۔

جرجہ:" آج جو شخص مسلمان ہو جائے، اُس کی وہی حیثیّت ہوگی، جو تمہاری ہے"؟

حضرت خالدرضؓ:" بے شک، بلکہ ہم سے بھی زیادہ"۔

جرجہ:" نومُسلم کے حقوق تمہارے حقوق کے ساتھ کیسے طرح مساوی ہو سکتے ہیں،؟ وہ اب مسلمان ہُوا ہے، اور تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کی زندگی ہی میں مسلمان ہو چکے تھے"۔

حضرت خالدرضؓ:" ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کی تقریریں اور دلائل سُن کر اور آپ کے معجزات دیکھ کر

Marfat.com

اسلام قبول کیا ہے، اس وقت ہمارے سامنے آسمان سے وحی اُتری تھی، اور تم نے نہ اُن کے وعظ سُنے ہیں، اور نہ اُن کے معجزات دیکھے ہیں، تم نے صرف صداقت اور خلوص کو پیشِ نظر رکھ کر اسلام قبول کیا، بس یہی بات ہے، جس کی وجہ سے تم ہم سے افضل ہو۔"

جرجہ "آپ نے بالکل صحیح جوابات دیئے ہیں"۔ یہ کہہ کر جرجہ نے ڈھال کا رُخ پلٹ دیا، اور حضرت خالدرضؓ سے فرمایا۔

"مجھ کو مسلمان کیجئے"۔

حضرت خالدرضؓ اس کو اپنے خیمہ میں لے گئے، اُس نے غسل کر کے دو رکعتیں پڑھیں،

اس کے بعد عام حملہ شروع ہوگیا،

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم سورۂ جہاد پڑھ کر عام حملہ شروع کرتے تھے، اس لڑائی میں بھی ایسا ہی کیا گیا، سورۂ جہاد پڑھ کر عام حملہ کردیا گیا،

ابوسفیان ہر اسلامی فوج کے سامنے کھڑے ہوکر سپاہیوں کو جوش دلاتے،

"خدا سے ڈرو، اور اُن پر سخت حملہ کرو، اے خدا تو ہماری مدد کر"،

کثرتِ تعداد کوئی چیز نہیں

ایک سپاہی نے حضرت خالدرضؓ

Marfat.com

سے کہا ۔

"رومی فوجیں بہت ہیں، اور مسلمان کم ہیں"،

حضرت خالد رض نے فرمایا۔

"مسلمان زیادہ ہیں، اور رومی کم ہیں، کثرتِ تعداد کوئی چیز نہیں، آخر میں جس کو فتح نصیب ہو، وہ زیادہ تعداد میں ہے، اور جس کو شکست ہو، وہ قلیل التعداد ہے"۔

حضرت عکرمہ رض اور حضرت قعقاع رض قلب کے دونوں حصّوں پر تھے، حضرت خالد رض نے ان کو سختی سے حملہ کرنے کا حکم دیا،

حضرت عکرمہ رض نے للکار کر فرمایا،

"آج مجھ سے کون مرنے کی بیعت کرتا ہے"؟

حارث بن ہشام رض اور حضرت ضرار بن الازور رض نے کہا۔

"ہم آپ سے مرنے کی بیعت کرتے ہیں"۔

حارث اور حضرت ضرار رض کے ساتھ چار سو سپاہی تھے، بیعت کرتے ہی دشمن کی صفوں میں گھس گئے، اور حضرت خالد رض کے فوجی خیمے کے سامنے کٹ کٹ کر شہید ہو گئے،

حضرت عکرمہ رض اور عمرو بن عکرمہ رض زخمی ہو گئے، حضرت خالد رض نے حضرت عکرمہ رض کا سر اپنی ران

Marfat.com

پر اور عمرو بن عکرمہ رض کا سر اپنی پنڈلی پر رکھا، دونوں کے چہروں سے رومال سے غبار جھاڑتے جاتے تھے، اور ان کے حلقوں میں پانی کے قطرے ڈالتے، اور یہ فرماتے،

"ابن حنتمہ کا یہ قول کہ ہم کو میدانِ جنگ میں شہادت نصیب نہ ہوگی، غلط ہے"

مُسلم خواتین میدانِ جنگ میں

یرموک کی لڑائی میں مُسلم خواتین نے بھی حصّہ لیا، حضرت عبادہ بن صامت جو صحابی ہیں، فرماتے ہیں، کہ یرموک کی لڑائی میں مُسلم خواتین نے حلقہ باندھ کر رومیوں پر حملے کئے، ابوسفیان کی لڑکی جُویریہ ان کی افسر تھیں،

ابوسفیان کی آنکھ میں دشمن نے ایک تیر مارا، آنکھ جاتی رہی، ابوحشمہ نے آنکھ سے تیر نکالا،

اِس لڑائی میں تین ہزار مسلمان شہید ہوئے، بڑے بڑے صحابۂ کرام شہادت پائی، حضرت عکرمہ رض اور عمرو بن عکرمہ رض وغیرہ اس لڑائی میں عروسِ شہادت سے ہمکنار ہوئے، صبح طلوع سے رات کی اندھیری تک جنگ ہوتی رہی، سورج غروب ہوتے ہوتے دشمن کو شکست ہونے لگی، دشمن کی فوجیں بھاگنے لگیں، حضرت خالد رض نے ان کے تعاقب میں سخت حملے کا حکم دیا، ہم اوپر

Marfat.com

ذکر کر چکے ہیں، کہ مسلمانوں نے اپنا محاذ یرموک بنایا تھا، اور یرموک غور کے کنارے ایک بڑی بھاری وادی ہے،

گویا یرموک کو دشمن نے خندق قرار دیا، اور خود واقوصہ میں جمع ہوا، واقوصہ حوران میں ایک بڑی بھاری وادی ہے، دشمن کی فوجیں بھاگی ہوئی اونچی جگہ پہنچ گئیں، اندھیری رات تھی، دشمن کی پوری ایک لاکھ اور بیس ہزار فوجیں واقوصہ میں گر کر مر گئیں

دُشمن نے اسی ہزار سپاہی موٹی موٹی زنجیروں سے باندھ دیئے تھے، تاکہ میدان جنگ سے بھاگ نہ سکیں

جب ایک سپاہی گرتا، تو اس کے ساتھ دس سپاہی بھی نیچے جا پڑتے،

یہ ایک لاکھ اور بیس ہزار اُن مقتولین کے علاوہ ہیں، جو دن بھر مسلمانوں کے ہاتھ سے میدانِ جنگ میں قتل ہوتے رہے،

جرجہ بھی شہید ہو گئے، سوائے دو رکعتوں کے اور نمازیں پڑھنے کا ان کو موقع نہیں ملا،

مسلمانوں نے عصر اور ظہر کی نمازیں میدانِ جنگ میں اشارے سے پڑھیں، اور باقی نمازیں دوسرے دن پڑھیں، خونریز جنگ نے ان کو نمازیں پڑھنے کا موقع نہیں دیا،

Marfat.com

حضرت قعقاع بن عمر رض فوجی افسر بھی تھے، اور اعلیٰ درجہ کے باکمال شاعر بھی، آپ مندرجۂ ذیل شعروں میں یرموک کا نقشہ اِس طرح کھینچتے ہیں،

الم تر نا علی الیرموک فزنا - کما فزنا بایام العراق

تمکو معلوم نہیں کہ ہم یرموک میں اسی طرح فتحمند رہے، جس طرح ہمنے عراق میں فتح حاصل کی تھی،

قتلنا الروم حتّٰی ما تساوی - علی الیرموک مفروق الوراق

ہمنے یرموک کے میدانِ جنگ میں رومی فوجوں کا اِس سرے سے اُس سرے تک قتل عام کردیا،

فضضنا جمعھم لما استحالوا - علی الواقوصۃ البتر الرقاق

جب انہوں نے واقوصہ کو اپنا محاذ بنایا، تو ہم نے ان کی فوجوں کو بالکل تہ تیغ کر دیا،

غداۃ تھافتوا فیھا فصاروا - الی امر تعظل بالذواق

جس وقت ان کی فوجیں دھڑا دھڑ واقوصہ وادی میں گر رہی تھیں،

حضرت ابوبکر صدّیق رضی اللہ عنہ کا انتقال

جس وقت یرموک کی خونریز جنگ ہو رہی تھی، تو مدینہ سے ایک سرکاری آدمی محمیہ بن زنیم گھوڑے کو دوڑاتا ہوا صفوں کو چیرتا ہوا قلب میں حضرت خالد رض کی خدمت میں پہنچا، فوجوں نے اس کو بہت روکنا چاہا، مگر وہ نہ رُکا، سپاہیوں نے پوچھا "خیر تو ہے؟

نجمیہ نے جواب دیا۔

"خیر ہے، امدادی فوج لے کر آیا ہوں"۔

سپاہی خوش ہو گئے، دراصل وہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے انتقال کی خبر لایا تھا، قلب میں پہنچ کر اُس نے حضرت خالد رضؓ کو "سرکاری خط" دیا، اور اُن کے کان میں حضرت صدیق رضؓ کے مرنے کی خبر سُنائی، حضرت خالد رضؓ نے خط پڑھ کر جلدی سے ترکش دان میں چھپالیا،

وہ خط حضرت عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی طرف سے تھا، اس میں لکھا ہوا تھا،

"حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ! میں خالد کو سپہ سالاری کے عہدے سے معزول کرتا ہوں، آج سے تم اِسلامی فوجوں کے سپہ سالارِ اعظم (کمانڈر انچیف) ہو"۔

حضرت عمر رضؓ شروع سے حضرت خالد رضؓ کے خلاف تھے، انہوں نے تختِ سلطنت پر متمکن ہوتے ہی حضرت خالد رضؓ کو معزول کر دیا،

میدانِ جنگ میں فتح نصیب ہوتے ہی حضرت خالد رضؓ حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ (بڑے صالح متقی اور دیندار صحابی تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو امین الامۃ (مسلمانوں کے امین) کا خطاب

Marfat.com

خطاب عطا فرمایا تھا، بدر کی لڑائی میں آپ کے والد تلوار سوت کر آپ کے سامنے آئے، حضرت ابوعبیدہؓ نے اسی وقت اپنے والد کی گردن اُڑا دی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ "یہ امین الامّت ہیں") کے پاس آئے، السّلام علیکم کہہ کر حضرت عمرؓ کا خط آپ کو دیا، اور آپ کو سپہ سالار ہونے کی مبارک باد دی، حضرت ابوعبیدہ رضؓ نے فرمایا۔

"گو رسماً میں تمہارا افسر ہوں، مگر دراصل سپہ سالارِ اعظم تم ہی ہو۔"

حضرت ابو بکر صدّیق رضؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کی عمر میں یعنی ۶۳ سال میں دوشنبہ کے روز شام کے وقت ۲۲ جمادی الآخر ۱۳ھ میں انتقال فرمایا، اور یرموک کی فتح شروع رجب میں ہوئی تھی، بیماری سے ایک سال پہلے ایک یہودی نے آپ کو زہر کھلا دیا تھا، پندرہ یوم آپ بیمار رہے، صحابہ نے عرض کیا۔

"ہم طبیب (ڈاکٹر) بُلائیں۔"

آپ نے فرمایا۔

"طبیب نے میری نبض دیکھ لی۔"

صحابہ نے عرض کیا۔

"پھر اُس نے کیا کہا؟"

آپ نے جواب دیا۔

"اُس نے کہا، انی افعل ما اشاء جو میں چاہتا ہوں، کر گزرتا ہوں، کوئی میرا ہاتھ پکڑنے والا نہیں۔"

جمادی الآخر کی ساتویں تاریخ پیر کو آپ نے غُسل کِیا، اُس روز بڑی سخت سردی پڑ رہی تھی، آپ کو بخار چڑھ گیا،

اسوقت سے بستر مرگ پر پڑ گئے، مسجد میں نماز پڑھانے نہیں جا سکتے تھے، حضرت عمر رضؓ کو نماز پڑھانے کا حکم دِیا، آپ اُس مکان میں تھے، جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے آپکو عطا فرمایا تھا، اور جو حضرت عثمان رضؓ کے گھر کے پاس تھا، حضرت عثمان رضؓ نے آپ کی خوب تیمارداری کی،

جوں جوں مرض بڑھتا جاتا، لوگ جوق در جوق آپ کی عیادت کے لئے تشریف لاتے،

دو برس چار راتیں کم چار مہینے آپ نے نہایت زور شور سے سلطنت کی،

اپنے بعد خلیفہ منتخب کرنے کے لئے صحابہ کرام سے مشورہ

حضرت صدیق رضؓ نے انتقال فرمانے سے چند یوم پیشتر حضرت عبدالرحمن بن عوف رضؓ کو طلب کیا، ان سے پوچھا،

"عمر کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے"؟

انہوں نے جواب دیا،

"اِس بارے میں میری کیا رائے ہوسکتی ہے؟ آپ کی جو رائے ہوگی، وہ صائب ہوگی"۔

حضرت صدّیق رضؓ نے فرمایا۔

"پھر بھی تم اپنی رائے تو ظاہر کرو"۔

حضرت عبدالرحمٰن رضؓ نے فرمایا۔

"میرے خیال میں اوروں سے وہ زیادہ افضل ہیں"۔

ان کے بعد آپ نے حضرت عثمان کو طلب کیا، اُن سے پوچھا۔

"عمر کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے"؟

انہوں نے عرض کیا،

"اِس کو آپ خوب سمجھتے ہیں"۔

ان کے بعد آپ نے حضرت علی رضؓ کو طلب کیا، انہوں نے بھی یہی جواب دیا،

مہاجرین سے آپ نے حضرت سعید بن زید اور انصار سے حضرت اُسید بن حُضیر کو طلب کیا، دونوں نے آپ کی موافقت میں رائے ظاہر کی،

ایک صحابی نے آپ سے عرض کیا،

"حضرت عمر رضؓ کو آپ نے ہمارا بادشاہ بنا دیا، وہ بہت زیادہ سخت ہیں، اس بارے میں جب خدا آپ سے جواب طلب کرے گا، تو آپ کیا جواب دیں گے"؟

حضرت صدیقؓ نے فرمایا۔

"تم مجھ کو خدا سے ڈراتے ہو، میں خدا سے کہوں گا، کہ میں نے مسلمانوں میں سے اُس شخص کو بادشاہ منتخب کیا، جو اُن میں سب سے زیادہ افضل تھا - میرا یہ جواب سب مسلمانوں تک پہنچا دو"۔

اس کے بعد آپ نے حضرت عثمان رضؓ کو طلب کیا، ان سے فرمایا، لکھو،

حضرت عمرؓ کے متعلق وصیّت نامہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

"یہ وصیّت نامہ ابو بکرؓ بن ابی قحافہ کی طرف سے ہے، میں نے اپنے آخری وقت میں یہ وصیّت نامہ لکھوایا ہے، میں اپنے مرنے کے بعد عمر بن خطاب کو مسلمانوں کا بادشاہ بناتا ہوں،

مسلمانو! تم اس کے صادر کردہ احکام کے سامنے سرِ تسلیم خم کردو، اور آخیر وقت تک اس کی اطاعت بجا لاؤ،

میرا خیال یہ ہے، کہ عمر تم پر کسی طرح کا ظلم نہیں کریگا اور اگر اس نے ظلم کیا، تو خدا کے سامنے وہ جوابدہ ہوگا، غیب کی مجھے کچھ خبر نہیں، وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنقَلَبٍ يَنقَلِبُونَ، ظالموں کو عنقریب معلوم

Marfat.com

ہو جائے گا، کہ (کس بُری طرح سے) اُن کا حشر (انجام) ہوتا ہے،

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اِس وصیّت نامہ کو بند کروا کر اُس پر اپنی مُہر لگا دی،

حضرت عثمان رضؓ سے فرمایا۔

"اِس وصیّت نامہ کو مسلمانوں کے عام مجمع میں پڑھ کر سُنا دو"

حضرت عثمان رضؓ باہر نکلے، مسلمانوں کے عام مجمع میں مُہر کو توڑ کر یہ وصیت نامہ پڑھ کر سُنا دیا۔ مسلمانوں نے اس پر عمل کیا، اور اسی وقت حضرت عمر رضؓ سے بیعت کر لی،

بیعت کے بعد حضرت صدّیق رضؓ نے تنہائی میں حضرت عمر رضؓ کو طلب کیا، اور بہت دیر تک اُن سے گفتگو کرتے رہے، اس گفتگو کے بعد مسلمانوں کے مجمع عام میں خدا کی طرف ہاتھ اُٹھا کر فرمایا۔

"اے خدا میں نے مسلمانوں کے مفاد اور مصالحۂ عامہ کو پیشِ نظر رکھ کر عمر کو بادشاہ بنایا ہے، مجھے اندیشہ تھا، کہ اگر میں عمر کو بادشاہ نہ بناتا، تو مسلمانوں میں خانہ جنگی شروع ہو جاتی، اور یہ آپس میں لڑنے لگتے، میں نے نہایت غور و فکر کے بعد یہ کام سرانجام

دیا ہے، میں نے مسلمانوں کا بادشاہ اس کو منتخب کیا ہے، جو اُن میں سب سے زیادہ قوی، بہادر اور شجاع ہے، ان کے حقوق اور مفاد کو اچھی طرح محفوظ رکھنے والا ہے، اور جو ان میں سب سے زیادہ افضل ہے، میرے مرنے کا وقت قریب آگیا ہے، میں مسلمانوں کو تیرے سپرد کرتا ہوں، یہ تیرے بندے ہیں، اور ان کا عروج اور زوال اے خدا تیرے ہاتھ میں ہے،

اے خدا! تو مسلمانوں کے بادشاہ کو اسلامی احکام پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرما، اے خدا! تو عمر کو مسلمانو کے اچھے بادشاہوں سے بنا، اور اس کی رعیّت کو اسلامی احکام پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرما"۔

آپ نے رائے عامہ سے استصواب کرنے کے بعد حضرت عمر کو بادشاہ منتخب کیا

ابن عساکر لکھتے ہیں۔

"ایک روز حضرت صدّیق رضؓ نے کھڑکی سے جھانک کر مسلمانوں کے عام مجمع سے فرمایا۔

میں جس کو تمہارا بادشاہ بناؤں۔ تم اس کو تسلیم کر لوگے"؟

مسلمانوں نے کہا۔

"بے شک، ہم آپ کے منتخب کردہ بادشاہ سے بیعت کر لینگے"۔

حضرت علی رض نے فرمایا۔

"اگر وہ حضرت عمر رض ہوئے، تو ہم بیعت کرینگے دوسرے سے نہیں"،

حضرت صدّیق رض نے فرمایا۔

"میں نے عمر رض ہی کو تمہارا بادشاہ بنایا ہے"۔

حضرت صدّیق رض نے آخری دن پوچھا۔

"آج کیا دن ہے"؟

لوگوں نے عرض کیا،

"پیر کا دن ہے، اور منگل کی رات ہے"۔

آپ نے فرمایا۔

"کل میرا انتظار نہ کرنا، میں یہ چاہتا ہوں، کہ جس شب کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انتقال فرمایا، میں بھی اُسی شب کو خدا کے پاس جاؤں"۔

اِنتقال فرماتے وقت آپ کے پاس کوئی نقدی نہیں تھی

حضرت عائشہ رض فرماتی ہیں،

واللہ ماترک ابوبکر دِینارًا ولادرھمًا — انتقال فرماتے وقت میرے والد نے کوئی نقدی نہیں چھوڑی،

کفن کے کپڑے

حضرت صدّیق رض نے حضرت عائشہ رض سے فرمایا۔

"جن کپڑوں میں میں اسوقت ہوں، میرے مرنے کے بعد

ان کو دھو کر میرا کفن بنا دینا، نئے کپڑوں کا کفن نہ بنانا، اس لئے کہ زندہ لوگوں کو نئے کپڑے پہننے چاہئیں، مُردہ آدمی نئے کپڑے پہن کر کیا کریگا۔"

مرتے وقت حضرت عائشہ رضؓ نے آپ کے متعلق یہ شعر پڑھا،

وابیض یستسقی الغمام بوجھہ ثمال الیتامیٰ عصمۃ الارامل	کیا پاکیزہ چہرہ ہے اس پاکیزہ چہرہ والے کے ذریعہ سے خدا سے بارش کیلئے دعاء مانگی جاتی ہے یتیموں کی فریاد سننے والا بیوہ عورتوں کی پرورش کرنے والا،

حضرت صدیق رضؓ نے فرمایا۔

"یہ اوصاف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے۔"

آپ نے وصیّت فرمائی، کہ میرے مرنے کے بعد میری بیوی اسماء بنت عمیس رضؓ مجھ کو غسل دیں، اور عبدالرحمٰن ان کا ہاتھ بٹائیں،

حضرت عائشہ رضؓ سے فرمایا۔

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کے پہلو میں مجھ کو دفن کرنا۔"

صبح صادق سے پہلے آپ دفن کر دیئے گئے، آپ کا سر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کے بازو میں رکھا گیا، حضرت عمر رضؓ نے نمازِ جنازہ پڑھائی، حضرت عمر رضؓ حضرت طلحہ رضؓ، حضرت عثمان رضؓ، حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضؓ نے قبر میں اُتر کر آپ کی نعش مُبارک کو رکھا،

جس وقت حضرت صدّیق رضؓ نے انتقال فرمایا، تو سارے مکّہ مکرّمہ میں زلزلہ آ گیا،

آپ کے والد حضرت ابوقحافہ رضؓ (مکّہ مکرّمہ ہی میں سکونت رکھتے تھے) نے فرمایا۔

"کیا ہوا"؟ (عمر زیادہ ہوگئی تھی، اور آنکھیں ضائع ہوگئی تھیں)

لوگوں نے عرض کیا،

"آپ کے لڑکے نے انتقال فرمایا"۔

آپ نے فرمایا۔

"یہ تو بڑی مصیبت ٹوٹ پڑی، ان کے بعد کون بادشاہ ہوُا"؟

لوگوں نے عرض کیا۔ "حضرت عمر رضؓ"۔

آپ نے فرمایا۔

"وہ تو اُن کے دوست ہیں"۔

چھ مہینے بعد حضرت ابوقحافہ نے بھی ماہِ محرم سنہ ۱۴ھ میں ۹۷ برس کی عمر میں اِنتقال فرمایا۔

مؤرخین فرماتے ہیں،

"حضرت صدّیق رضؓ کے سوا کوئی مسلمانوں میں ایسا بادشاہ نہیں ہوُا، جو اپنے والد کی زندگی میں سخت نشین ہوُا ہو، اور اپنے والد کی زندگی ہی میں انتقال فرمایا ہو"

(تاریخ الخُلفاء صفحہ ۳۳)

Marfat.com

حضرت صدیق رضؓ کے فضائل

ابو بکر آپ کی کنیت ہے، عبداللہ آپ کا نام ہے، صدیق اور عتیق آپ کے القاب ہیں، عتیق آپ کو اس لئے کہتے ہیں، کہ آپ دوزخ سے آزاد ہیں (ترمذی)

صدیق رضؓ اس لئے کہتے ہیں، کہ آپ نے سب سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کی،

عتیق کی وجہ تسمیہ حضرت عائشہ رضؓ سے سوال کیا گیا، "حضرت صدیق رضؓ کا نام کیا ہے"؟

آپ نے فرمایا "عبداللہ"

عرض کیا گیا "لوگ ان کو عتیق کہتے ہیں"

آپ نے فرمایا۔

"میرے دادا حضرت ابو قحافہ رضؓ کے تین لڑکے تھے، ایک کا نام آپ نے عتیق، دوسرے کا نام معتق، تیسرے کا نام معتیق رکھا تھا"

حضرت عائشہ رضؓ فرماتی ہیں،

"ایک روز میں اپنے گھر میں بیٹھی ہوئی تھی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور چند صحابہ کرام میرے گھر کے صحن میں بیٹھے ہوئے تھے، میں پردے کے پیچھے تھی، حضرت صدیق رضؓ گھر میں گھسے، رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

"جو اُس شخص کو دیکھنا چاہتا ہے، جو دوزخ سے (عتیق) آزاد ہے، وہ ابو بکر کو دیکھ لے"

گھر والوں نے آپ کا نام عبداللہ رکھا اور لوگوں میں آپ عتیق مشہور ہو گئے

صدّیق کی وجہ تسمیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں چند غیر مُسلم حضرت صدّیق رضؓ کے پاس آئے، کہنے لگے،

تمہارا رسول کہتا ہے، کہ مجھ کو معراج ہوا ہے، اور میں نے آسمانوں کی سیر کی ہے"

حضرت صدّیق رضؓ نے فرمایا۔

"وہ صحیح کہتے ہیں، میں ان کی تصدیق کرتا ہوں"

جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معراج سے فارغ ہو کر ذی طوی (مکّہ مکرّمہ کے بالائی حصّہ پر ایک مقام ہے) میں تشریف لائے، تو حضرت جبرئیل عؑ سے فرمایا۔

"قوم میرے معراج کی تصدیق نہیں کرے گی"

حضرت جبرئیل عؑ نے فرمایا۔

"حضرت صدّیق رضؓ آپ کی تصدیق کرینگے"

ایک روز حضرت علی رضؓ نے منبر پر کھڑے ہو کر ارشاد فرمایا۔

"میں قسم کھا کر کہتا ہوں، کہ اللہ تعالےٰ نے آسمان

سے حضرت ابو بکر رض کا نام صدّیق اُتارا ہے"۔
حضرت عائشہ رض فرماتی ہیں،
"حضرت صدّیق رض نے اسلام لانے سے پہلے بھی کبھی شراب نہیں پی"
ایک دفعہ مجمع عام میں صحابۂ کرام نے آپ سے پوچھا،
"آپ نے جاہلیّت (اسلام قبول کرنے سے پہلے کا زمانہ) کے زمانہ میں کبھی شراب پی تھی؟"،
آپ نے فرمایا۔ "نہیں اعوذ باللہ"۔
صحابہ نے عرض کیا، "کیوں؟"۔
آپ نے فرمایا۔
"اپنی آبرو بچانے اور رعب قائم رکھنے کے لئے، شراب پینے سے انسان کی آبرو میں فرق آجاتا ہے، اور اس کا رُعب اُٹھ جاتا ہے"۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کے کانوں تک آپ کا یہ جواب پہنچا، آپ نے فرمایا۔
"ابو بکر صحیح کہتے ہیں، ابو بکر صحیح کہتے ہیں"۔
فرات بن سائب فرماتے ہیں، کہ میں نے ایک روز میمون بن مہران سے پوچھا۔
"آپ کے نزدیک حضرت علی رض افضل ہیں، یا حضرت ابو بکر رض اور حضرت عمر رض"۔
میرا یہ سوال سُن کر اُن پر لرزہ طاری ہوگیا، اور کپکپانے

Marfat.com

لگے، حتّٰی کہ ان کی لکڑی اُن کے ہاتھ سے گر پڑی، فرمایا "یہ میری بدنصیبی ہے، کہ میں ایسے زمانہ تک زندہ ہوں، جس میں لوگ حضرت علی رضؓ اور حضرت عمر رضؓ کو حضرت ابوبکر رضؓ پر فضیلت دیتے ہیں، سُنو! حضرت صدّیق رضؓ سے بڑھ کر کوئی افضل نہیں۔"

حضرت ابنِ عباس رضؓ سے سوال کیا گیا،

"پہلے کون مسلمان ہوا؟"

آپ نے جواب دیا،

"حضرت صدّیق رضؓ، کیا تم نے حضرت حسّان رضؓ کا یہ شعر نہیں سُنا ۔ واوّل النّاس منھم صادق الرُسلا (انہوں نے سب سے رسولوں کی تصدیق کی)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا۔

"جس کسی کے سامنے میں نے اسلام پیش کیا، اس نے اسلام قبول کرنے میں تھوڑا بہت تردد کیا، مگر ایک ابوبکر ہیں، جس وقت میں نے ان کے سامنے اسلام پیش کیا، انہوں نے کچھ تردد نہیں کیا، اور فوراً مسلمان ہو گئے،

صحیح بخاری میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے لوگوں سے فرمایا کہ میرے دوست (حضرت صدّیق رضؓ) کو تکلیف مت پہنچاؤ، کیا تم کو وہ وقت یاد ہے، جبکہ میں تم میں سے ہر شخص سے کہتا تھا، میں اللہ کا رسول ہوں،

تم جواب دیتے تھے، "تو جھوٹ بولتا ہے"۔ لیکن (میرے دوست) ابو بکر نے اس وقت کیا کہا تھا؟ "آپ صحیح فرماتے ہیں، اور خدا کے سچے رسول ہیں"،

اِس سے بڑھ کر آپ کی اور کیا فضیلت ہوگی، کہ ہجرت کے سفر میں آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کے ساتھ تھے،

جس وقت غار میں چھپنے لگے ہیں، تو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم سے ارشاد فرمایا۔

"ذرا ٹھہر جائیے، میں اندر سے اس کو صاف کر دوں"۔ یہ کہہ کر اندر گئے، غار کو صاف کیا، اپنے کپڑے پھاڑ پھاڑ کر کیڑوں اور مکوڑوں کے سوراخ بند کئے، دو سوراخ کھُلے رہ گئے، اُن کے بند کرنے کے لئے کوئی کپڑا نہیں تھا، اپنے پیروں کے دو انگوٹھے اُن سوراخوں پر رکھ دیئے، اور آواز دی۔

"میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، اندر تشریف لے آئیے"۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم اندر تشریف لے گئے، اور آپ کی ران پر سر رکھ کر سو گئے۔ سوراخ میں سے کسی زہریلے کیڑے نے زور سے ڈنگ مارا، آپ کو بڑی تکلیف ہوئی، اور اس خیال سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کی آنکھ نہ کھل جائے، حرکت تک نہ کی، مگر

Marfat.com

تکلیف بہت زور سے ہوئی تھی، قرار نہ ہو سکا، آنکھوں سے آنسو ٹپک پڑے، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ مبارک پر پڑے، آپ کی آنکھ کھُل گئی، دیکھا کہ حضرت صدّیق رض کی آنکھوں میں آنسو بھرے ہوئے ہیں، پوچھا "کیا ہُوا؟"

آپ نے فرمایا۔

"میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں کسی کیڑے نے کاٹا ہے"۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے اپنا لب لگا دیا، اور درد چلا گیا،

جس وقت قریش کے سپاہی آپ کو گرفتار کرنے کے لئے ڈھونڈتے ڈھونڈتے غار کے اوپر پہنچ گئے، تو حضرت صدّیق رض خوف زدہ ہو گئے، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم سے عرض کیا۔

"یہ دیکھئے قریش کے سپاہیوں کے قدم نظر آرہے ہیں"۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے آپ کو تسکین دی، اور فرمایا۔ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا، مت فکر کرو، اللہ تعالےٰ ہمارے ساتھ ہے،

قرآن مجید میں ہے،

الاتنصروہ فقد نصرہ اللہ (مُسلمانو!) اگر تم رسول اللہ صلعم کی مدد نہ کروگے، (تو کچھ

Marfat.com

إِذْ أَخْرَجَهُ الَّذِينَ كَفَرُوا ثَانِيَ اثْنَيْنِ إِذْ هُمَا فِي الْغَارِ إِذْ يَقُولُ لِصَاحِبِهِ لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا فَأَنزَلَ اللَّهُ سَكِينَتَهُ عَلَيْهِ وَأَيَّدَهُ بِجُنُودٍ لَّمْ تَرَوْهَا وَجَعَلَ كَلِمَةَ الَّذِينَ كَفَرُوا السُّفْلَىٰ وَكَلِمَةُ اللَّهِ هِيَ الْعُلْيَا وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ

پرواہ نہیں، خدا خود اُسکی مدد کریگا، تمکو یاد نہیں کہ خدا نے اُنکی اسوقت مدد کی جسوقت کافروں نے انکو (مکہ مکرمہ سے) نکال دیا تھا، اور جسوقت یہ دونوں حضرت ابوبکر صدیق رض اور رسول اللہ صلعم غار میں رہتے تھے، جسوقت رسول اللہ نے اپنے ساتھی حضرت صدیق رض سے فرمایا، مت غم کرو خدا کی مدد ہمارے ساتھ ہے۔

خدا نے حضرت صدیق رض کو تسکین پہنچائی، اور اُس کی مدد کیلئے وہ لشکر بھیجے جنکو تم دیکھ نہیں سکتے تھے، خدا نے کفر نیچے کر دیا اور سکینہ و بالا کر دیا، اور اللہ کا کلمہ اسلام ہی ہر حال میں اونچا رہتا ہے، اور خدا خوب غالب اور حکمت والا ہے۔

اسلام اور اولاد

بدر کی لڑائی میں آپ کے صاحبزادے حضرت عبدالرحمن غیر مسلموں کی صف میں تھے۔ اُس وقت تک مسلمان نہیں ہوئے تھے، غزوۂ بدر کے بعد اسلام لائے، ایک روز اپنے والد حضرت صدیق رض سے فرمایا۔

"بدر کی لڑائی میں آپ میرے سامنے آگئے تھے، میں سامنے سے ہٹ گیا"

حضرت صدیق رض نے فرمایا۔

"اگر اُس وقت میں تم کو دیکھ لیتا، تو تمہاری گردن ضرور اُڑا دیتا"

Marfat.com

آپ کی شجاعت

حضرت علی رضؓ نے ایک روز مسلمانوں سے فرمایا۔

"مجھے بتاؤ، سب سے زیادہ بہادر کون تھے"؟

لوگوں نے عرض کیا۔ "آپ ہیں"

حضرت علی رضؓ نے فرمایا۔

"سب سے زیادہ بہادر" حضرت صدّیق رضؓ تھے۔ ہم نے بدر کی لڑائی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کے لئے ایک چھپّر ڈالا تھا، ہم نے فوج سے کہا۔

"آج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کی حفاظت کے لئے کون کھڑا ہوتا ہے"؟

حضرت صدّیق رضؓ کے سوا کوئی مُسلم سپاہی آپ کی حفاظت کے لئے نہیں کھڑا ہوا، حضرت صدّیق رضؓ تلوار سُوت کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کے سر کے پاس کھڑے ہو گئے، جو دشمن کا سپاہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کو قتل کرنے آتا، آپ فوراً اُس کی گردن اُتار لیتے (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم چھپر میں بیٹھ کر مسلمانوں کی فتح کے لئے خدا سے گڑگڑا کر دُعا مانگ رہے تھے)

ایک روز قریش نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کو پکڑ کر خوب مارا، کوئی آپ کی گردن پکڑ کر مروڑتا، کوئی آپ کو طمانچے مارتا، آپ کو مارتے جاتے اور یہ کہتے جاتے،

"تو ہم کو ایک خدا کی عبادت کرنے کی تلقین کرتا ہے"۔

Marfat.com

خدا کی قسم ہم مسلمانوں سے کسی کو اتنی جُرأت نہ ہوئی، کہ وہ آگے بڑھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قریش سے چھُڑاتا

حضرت صدّیق رضؓ آگے بڑھے، اور کافروں کو مار کر آپ سے ہٹایا، حضرت صدّیق رضؓ کسی کو گھونسا مارتے، کسی کی گردن مروڑتے، آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھُڑاتے وقت فرمایا۔ اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ یَّقُوْلَ رَبِّیَ اللّٰہُ کیا تم ایسے (پاکیزہ) آدمی کو مارنا چاہتے ہو، جو یہ کہتا ہے، "میرا رب صرف اللہ ہے"

جس وقت حضرت علی رضؓ یہ تقریر فرما رہے تھے، تو آپ کے کندھے پر چادر پڑی ہوئی تھی، آپ نے چادر پھینک دی، اور زار زار رونے لگے، حتیٰ کہ آپ کی داڑھی آنسوں سے تر ہوگئی، مسلمانوں سے مخاطب ہو کر فرمایا۔

"قوم فرعون سے جس مسلمان نے حضرت موسیٰؑ کو فرعونیوں سے بچایا تھا، وہ افضل تھا، یا حضرت صدّیق رضؓ اس سے افضل ہیں"؟

(حضرت موسیٰؑ جب فرعونیوں کو اسلام کی تبلیغ کرتے، تو وہ آپ کو مارا کرتے تھے، فرعونیوں میں سے ایک شخص درپردہ مسلمان تھا، وہ حضرت موسیٰؑ کو ان سے بچایا کرتا تھا، قرآن مجید کی سورۃ مؤمن میں ان کا مفصّل ذکر موجود ہے، حضرت صدّیق رضؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بچاتے ہوئے قریش سے وُہی الفاظ کہے، جو اس فرعونی

Marfat.com

مسلمان نے حضرت موسیٰ ؑ کو بچاتے ہوئے کہے تھے، حضرت علی رضؓ اسی واقعہ کی طرف اشارہ کر رہے ہیں)

لوگ چپکے ہو گئے، حضرت علی رضؓ نے فرمایا۔

تم مجھ کو جواب نہیں دیتے، خدا کی قسم حضرت صدّیق رضؓ اُس سے بدرجہا بہتر اور افضل ہیں، اس نے (فرعونی مسلمان نے) ڈر سے اپنا اسلام چھپا رکھا تھا، اور حضرت صدّیق رضؓ علانیہ قریش سے کہتے تھے۔

"میں مسلمان ہوں"۔

قرآن مجید میں آپ کے فضائل

سورۂ الیل میں مندرجہ ذیل آئتیں آپ ہی کی تعریف میں نازل ہوئی ہیں۔

وَسَيُجَنَّبُهَا الْأَتْقَى ۝ الَّذِي يُؤْتِي مَالَهُ يَتَزَكَّى ۝ وَمَا لِأَحَدٍ عِندَهُ مِن نِّعْمَةٍ تُجْزَى ۝ إِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْأَعْلَى ۝ وَلَسَوْفَ يَرْضَى ۝

دوزخ سے وہ سب سے بڑا پرہیزگار، متّقی اور دیندار (حضرت صدّیق رضؓ) بچایا جائے گا، جو صرف اپنے دل کو پاک کرنے کی نیّت سے خدا کی راہ میں دھڑا دھڑ مال خرچ کرتا ہے، جب وہ کسی (مسلمان پر کسی طرح اسے احسان کرتا ہے، (تو اس نیّت سے احسان نہیں کرتا) کہ وہ اسکے مکافاۃ میں (حضرت صدّیق رضؓ کو) کچھ معاوضہ دے، (صرف اس نیّت سے احسان کرتا ہے کہ خدا اس (حضرت صدّیق رضؓ) سے راضی ہو جائے، اور خدا جلدی اس (حضرت صدّیق رضؓ) سے راضی ہوجائیگا۔

ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے صحابہ کرام

Marfat.com

سے فرمایا۔

"ابوبکر کے مال سے مجھ کو بڑے فوائد پہنچے ہیں"

یہ سن کر حضرت صدیق رض رونے لگے، فرمایا۔

"میرا مال اور میری جان سب آپ کے لئے ہے"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت صدیق رض کے مال کو اپنا مال سمجھ کر استعمال کرتے، اور ان کے مال سے جتنا چاہتے خرچ کرواتے،

حضرت صدیق رض جس وقت مسلمان ہوئے ہیں، تو آپ کے پاس چالیس ہزار اشرفیاں تھیں، یہ سب آپ نے اسلام کی راہ میں خرچ کر ڈالیں،

جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کرکے مدینہ طیبہ تشریف لے گئے ہیں، تو آپ کے پاس صرف پانچ ہزار اشرفیاں تھیں، مدینہ منورہ میں جاکر اسلام کی راہ میں یہ بھی خرچ کر ڈالیں،

شروع اسلام میں سات غریب مسلمان غلام (حضرت بلال رض بھی ان میں شامل ہیں) قریش کے پاس تھے، قریش اُن کو بہت زدوکوب کرتے تھے، حضرت صدیق رض نے اُن سب کو خرید کر آزاد کردیا،

حضرت عمر رض فرماتے ہیں، تبوک کی فوجی طیاریوں کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فوجی چندہ کی فہرست کھولدی، اس وقت میرے پاس نقدی بہت

بھی، میں نے کہا۔ آج میں حضرت صدّیق رضؓ ضرور سبقت لے جاؤں گا، میں آدھی نقدی اُٹھا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کے پاس لے آیا، آپ نے فرمایا۔

"گھر میں کتنی نقدی چھوڑی"؟

میں نے عرض کیا "آدھی نقدی"۔

میرے بعد حضرت صدّیق رضؓ کا نام پڑھا گیا، انھوں نے اپنی کل نقدی پیش کر دی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا،

"گھر میں کتنا مال چھوڑ کر آئے"؟

حضرت صدیق رضؓ نے جواب دیا،

"اللہ اور اس کے رسول کا نام"۔

حضرت عمرؓ فرماتے ہیں، مجھ کو یقین ہوگیا، کہ میں کسی کام میں آپ سے سبقت نہیں لے جا سکتا،

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا،

"آج تک جتنے مسلمانوں نے اسلام کی اعانت میں جتنے مال خرچ کئے ہیں، ہم سب کو ان کا معاوضہ دے چکے ہیں، مگر ابو بکر کا معاوضہ ہم سے پورا نہیں ہو سکتا، خدا قیامت کے دن ان کا معاوضہ پورا کرے گا"۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔

ایک روز حضرت جبرئیل علیہ السلام میرے پاس تشریف لائے، فرمایا "خدا نے آپ کو حکم دیا ہے، کہ آپ ہر مُلکی،

Marfat.com

مذہبی اور سیاسی معاملہ میں حضرت صدیق رض سے مشورہ کرلیا کریں۔"

جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت معاذ رض کو یمن بھیجنے لگے، تو آپ نے مندرجہ ذیل صحابہ کبار سے مشورہ کیا،

حضرت ابوبکر رض، حضرت عمر رض، حضرت عثمان رض، حضرت علی رض حضرت طلحہ رض، حضرت زبیر رض، حضرت اُسید بن حضیر رض،

ہر شخص نے اپنی اپنی رائے پیش کی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رض سے پوچھا۔

"آپ کی کیا رائے ہے"؟

حضرت معاذ رض نے فرمایا۔

"میری وہی رائے ہے، جو حضرت صدیق رض کی رائے ہے"۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"خدا نے آسمان (لوح محفوظ) میں لکھ دیا ہے، کہ ابوبکر ہر معاملہ میں صائب رائے ہوں گے"۔

حضرت صدیق رض پورے قرآن مجید کے حافظ بھی تھے،

حضرت عمر رض نے فرمایا۔

"حضرت صدیق رض ہم سب مسلمانوں کے افسرِ اعلیٰ ہیں، ہم سب سے افضل ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوبِ نظر ہیں"۔

حضرت عمر رضؓ نے اپنی سلطنت کے زمانہ میں ایک روز منبر پر کھڑے ہو کر فرمایا۔

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کے بعد حضرت صدّیق رضؓ کا رُتبہ ہے، جو شخص یہ عقیدہ نہیں رکھتا، وہ جھوٹا ہے، اس کو وہی سزا دی جائے گی، جو جھوٹے کو سزا دی جاتی ہے"۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔

حضرت جبرئیلؑ نے مجھ سے فرمایا ہے۔

"تمہارے بعد حضرت صدّیق رضؓ کا مرتبہ ہے"۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"دنیا میں نبیوں اور رسولوں کے سوا جتنے درمیانی عمر (تیس برس) کے مسلمان ہیں، جنت میں ان سب کے سردار ابو بکر اور عمر (رضی اللہ تعالےٰ عنہما) ہوں گے"۔

حسان بن ثابت رضؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کے خاص شاعروں میں سے تھے، ایک روز آپ نے ان سے فرمایا۔

"تم نے ابو بکر کی شان میں کچھ کہا ہے"؟

حضرت حسان رضؓ نے فرمایا۔

جی ہاں ان کی مدح میں یہ شعر کہے ہیں۔

وثانی اثنین فی الغار المنیف وقد ۔ طاف العدو به اذ صعد الجبلا

جس وقت دشمن کے سپاہی آپ کو گرفتار کرنے کے لئے غار کے اوپر چڑھے ہیں، تو حضرت صدّیق رضؓ آپ کے رفیق غار تھے۔

Marfat.com

وکان حب رسول اللہ قد علموا - من البریۃ لم یعدل بہ رجلا

تمام مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت صدّیق رض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کے محبوب نظر اور تمام مسلمانوں سے افضل ہیں،

یہ شعر سُن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم ہنس پڑے، فرمایا "تم نے ان کی صحیح تعریف بیان کی ہے"۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔

"میری تمام امت میں مسلمانوں کے لئے زیادہ مہربان اور غمخوار ابو بکر ہیں، عمر اسلامی احکام پر عمل کرانے کے لئے مسلمانوں پر سب سے زیادہ سخت ہیں، حضرت عثمان رض سب سے زیادہ باحیا ہیں، (حیا کے معنی یہ ہیں، کہ انسان گناہ کرتے وقت خدا سے ڈرے) فیصلہ صادر فرمانے میں علی رض بے نظیر ہیں، اسلام کے حلال اور حرام سے زیادہ واقف معاذ بن جبل ہیں، اسلامی فرائض جاننے میں زید بن ثابت ہیں، سب سے زیادہ پڑھنے والے اُبی بن کعب ہیں، میری اُمت کے امین - ابو عبیدہ بن جراح (رضی اللہ تعالے عنہم) ہیں"۔

حضرت صدّیق رض کمزور اور غریب مسلمان مردوں اور مُسلم خواتین کو غیر مسلموں سے خرید کر آزاد کر دیا کرتے تھے، ایک روز ان کے والد حضرت ابو قحافہ رض نے فرمایا۔

"بیٹا! تم کمزوروں کو خرید کر کے آزاد کرتے ہو، مضبوط اور بہادروں کو خرید کر آزاد کیا کرو، تاکہ کسی وقت وہ تمہارے کام آئیں، اور تمہارے لئے فوج بن جائیں"۔

Marfat.com

میں ہل کھینچنے کے لئے پیدا ہوا ہوں"۔
لوگوں نے کہا "سبحان اللہ، اب جانور بھی بات کرنے لگے"۔
نبی صلی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا۔
"میں، ابوبکر اور عمر اس پر ایمان لاتے ہیں"۔ (اس مجلس میں حضرت صدّیق رضؓ اور حضرت عمر رضؓ تشریف فرما نہ تھے)
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا،
"جس طرح تم آسمان پر چمکتے تارے دیکھتے ہو، اسی طرح بلند رُتبے والوں کے جنّت میں عالیشان اور سربفلک محل ہوں گے، ابوبکر اور عمر انہی میں سے ہیں"۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کے زمانہ میں کسی صحابی کو آپ کی طرف آنکھ اُٹھانے کی جُرأت نہیں ہوتی تھی، حضرت صدّیق رضؓ اور حضرت عمر رضؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کی طرف آنکھ اُٹھا کر دیکھتے، آپ سے گفتگو کرتے، اور آپ ان کے ساتھ ہنستے،
ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم مسجد میں اس طرح داخل ہوئے، کہ آپ کی دائیں طرف حضرت صدّیق رضؓ اور بائیں طرف حضرت عمر رضؓ تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا،
"ہم تینوں قیامت کے دن قبر سے اسی طرح اُٹھیں گے"۔
حضرت ابواروی رضؓ فرماتے ہیں، کہ ایک روز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کے پاس بیٹھا ہوا تھا، دفعتہً حضرت

Marfat.com

صدّیقؓ اور حضرت عمرؓ رونما ہوئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے ان سے مخاطب ہو کر فرمایا۔

الحمد للہ الذی اللہ کا شکر ہے، کہ اس نے تم دونوں کو میرے لئے ایدانی بکما معاون اور مددگار بنائے،

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم ارشاد فرماتے ہیں،

ایک روز میں نے حضرت جبرئیلؑ سے کہا،

"آپ مجھ کو عمرؓ کے فضائل بتلایئے"۔

حضرت جبرئیلؑ نے فرمایا۔

"اگر میں ساڑھے نو برس تک حضرت عمرؓ کے فضائل آپ سے بیان کرتا رہوں، تب بھی وہ اختتام تک نہیں پہنچیں گے، اور حضرت عمرؓ کے تمام فضائل حضرت صدّیقؓ کی صرف ایک فضیلت کے برابر ہیں"،

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے حضرت صدّیقؓ اور حضرت عمرؓ سے مخاطب ہو کر فرمایا۔

"اگر کسی معاملہ میں تم دونوں کی رائیں متفق ہو جائیں، تو میں تمہاری رائے سے اختلاف نہ کروں گا"۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کے زمانہ میں صرف حضرت صدّیقؓ حضرت عمر، حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہم کو فتویٰ دینے کا حق حاصل تھا،

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا،

"خدا ابو بکر پر رحم کرے، انہوں نے مجھ کو اپنی لڑکی دی،

Marfat.com

ہجرت کے سفر میں میرے ساتھ رہے ، اور بلال کو آزاد کیا،

خدا عمر پر بھی رحم کرے ، صداقت اُن کی گھٹی میں پڑی ہوئی ہے ، لوگ کتنے ہی ان کے مخالف نہ ہوں ، مگر وہ سچ کہنے سے نہیں رُکتے ، اسی واسطے ان کا کوئی دوست نہیں،

خدا عثمان پر بھی رحم کرے ، وہ بڑے باحیا ہیں ، حتیٰ کہ فرشتے بھی اُن سے حیا کرتے ہیں ،

خدا علی پر بھی رحم کرے ، اے خدا جہاں بھی وہ ہوں ، حق اور صداقت ان کے ساتھ رہے ،

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے حجۃ الوداع (آخری حج) میں منبر پر کھڑے ہوکر ارشاد فرمایا۔

مسلمانو! ابوبکر نے مجھ کو کبھی کسی طرح کی تکلیف نہیں پہنچائی ، میں ان سے راضی ہوں ، تم ان کے حقوق اور مراتب کا ضرور خیال رکھنا ،

میں مندرجۂ ذیل اشخاص سے بھی راضی ہوں ،

عمرؓ ، عثمانؓ ، علیؓ ، طلحہؓ ، زبیرؓ - سعدؓ ، عبدالرحمٰن بن عوف اور مُہاجرین الاوّلین (جنہوں نے سب سے پہلے ہجرت کی) سے بھی راضی ہوں ،

تم ان سب کے حقوق اور مراتب کا خیال رکھنا ،

ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے حضرت صدّیق رضؓ اور حضرت عمر رضؓ سے فرمایا ،

"میرے مرنے کے بعد تم دونوں مسلمانوں کے بادشاہ ہوگے"۔

Marfat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا۔

ابوبکر رضؓ اور عمر رضؓ سے دوستی رکھنا ایمان کی نشانی ہے، اور ان سے بغض و عناد رکھنا کفر کی نشانی ہے، (رافضی گریبان میں منہ ڈال کر سوچ لیں)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا

مجھ کو یقین واثق ہے، کہ جس طرح مسلمان لاالٰہ الااللہ کا اقرار کرتے ہیں، اسی طرح ابوبکر اور عمر دونوں کو محبوب رکھیں گے"۔

ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے صحابہؓ کرام سے متوجہ ہوکر فرمایا۔

جس مسلمان نے اللہ کی راہ میں دو چیزیں ایک ساتھ خرچ کیں، وہ جنّت کے دروازوں سے پکارا جائے گا، جو نمازی ہوگا، وہ "باب الصّلوٰۃ" نماز کے دروازے سے بلایا جائے گا، جو مجاہد اور غازی ہوگا، وہ "باب الجہاد" جہاد کے دروازے سے بلایا جائے گا، جو زکوٰتیں ادا کرنے والا ہوگا، وہ "باب الصدقۃ" سے بلایا جائے، جو رمضان المبارک کے پورے روزے رکھتا ہوگا وہ "باب الریّان" سے بلایا جائے گا"۔

حضرت صدّیق رضؓ نے فرمایا۔

"کوئی مسلمان ایسا بھی ہوگا، جو ان سب دروازوں سے بلایا جائے گا؟"

"جی ہاں وہ تم ہو گے"۔

ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے حضرت صدّیق رضؓ سے فرمایا۔

"مسلمانوں سے پہلے تم جنّت میں داخل ہو گے"۔

حضرت ابوالدرداء رضؓ فرماتے ہیں، کہ ایک روز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کے پاس بیٹھا ہوا تھا، کہ دفعتہً حضرت صدّیق رضؓ رونما ہوئے، السلام علیکم کہہ کر آپ سے عرض کیا،

"کسی بات پر حضرت عمر رضؓ سے میری جھڑپ ہو گئی، میں نے ان کو ڈانٹ دیا، بعد میں مجھ کو ندامت ہوئی، میں نے اُن سے کہا" مجھ کو معاف کر دیجئے" انہوں نے کہا" میں معاف نہیں کروں گا" پھر میں آپ کی خدمت میں حاضر ہو گیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے حضرت صدّیق رضؓ سے مخاطب ہو کر فرمایا۔

"ابوبکر! تم کو خدا معاف کرے، ابوبکر! تم کو خدا معاف کرے، ابوبکر! تم کو خدا معاف کرے۔ (تین دفعہ ارشاد فرمایا)

اس کے بعد حضرت عمر رضؓ کو بھی ندامت ہوئی، وہ حضرت صدّیق رضؓ کے گھر پر پہنچے، حضرت صدّیق رضؓ ان کو وہاں نہیں ملے، تو حضرت عمر رضؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کی خدمت میں حاضر ہوئے، حضرت عمر رضؓ کو دیکھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کا چہرۂ

Marfat.com

مبارک متغیّر ہو گیا،

یہ دیکھ کر حضرت صدیق رضؓ ڈر گئے، اور دوزانو ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم سے عرض کیا

اِس معاملہ میں میری زیادتی ہے۔ اس معاملہ میں میری زیادتی ہے"۔ (دو دفعہ عرض کیا)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے حضرت عمر رضؓ سے مخاطب ہو کر فرمایا۔

میں نے تم لوگوں کے سامنے اسلام کی دعوت پیش کی، تم لوگوں نے اُس وقت جواب دیا" تو جھوٹا ہے"۔ اور ابو بکر رضؓ نے اسی وقت اسلام قبول کر لیا، انہوں نے میرے لئے اپنا کل مال خرچ کر ڈالا، اور اپنی جان مجھ پر قربان کر دی، خدارا تم لوگ میرے دوست کو تکلیف مت پہنچاؤ، خدارا تم لوگ میرے دوست کو تکلیف مت پہنچاؤ"، (آپ نے یہ جملے دو دفعہ ارشاد فرمائیے)

ایک روز حضرت عقیل رضؓ (حضرت علی رضؓ کے سگے بھائی) حضرت صدّیق رضؓ سے لڑ پڑے، اور آپ کو گالی دے بیٹھے، حضرت صدّیق رضؓ حضرت عقیل رضؓ کی نسبت اونچے خاندان سے تھے، مگر رسول اللہ صلعم کے قریبی رشتہ دار سمجھ کر چُپکے ہو رہے اور رسول اللہ صلعم سے آکر شکایت کر دی، رسول اللہ صلعم نے مجمع عام میں منبر پر کھڑے ہو کر ارشاد فرمایا۔

تم لوگ کیوں میرے دوست کو تکلیف پہنچاتے ہو؟ تم لوگ

Marfat.com

اُن کے رُتبے کو نہیں پہنچ سکتے، تم میں سے ہر شخص کے دروازے پر ظُلمت (اندھیری) ہے، اور ابوبکر کے دروازے پر نُور ہی نُور ہے

جس وقت یہ آیت نازل ہوئی ہے۔

وَلَوْ اَنَّا كَتَبْنَا عَلَيْهِمْ اَنِ اقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ اَوِ اخْرُجُوْا مِنْ دِيَارِكُمْ | اگر ہم مسلمانوں کو حکم دیتے کہ تم اپنے گلوں پر چھُری پھیرلو، یا اپنے گھروں سے نِکل کر چلے جاؤ،

تو حضرت صدّیق رضؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم سے عرض کیا،

"اگر آپ مجھ کو حکم دیتے کہ میں اپنے گلے پر چھُری پھیرلوں، تو میں اسی وقت اپنے گلے پر چھُری پھیرلیتا،

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا۔

"تم صحیح کہتے ہو"۔

ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا،

"۳۶۰ عملِ صالح ہیں، جب خدا کسی مسلمان کو جنّتی کرنا چاہتا ہے، تو اسکو ان ۳۶۰ عملِ صالح میں سے ایک عملِ صالح کرنے کی توفیق عطا فرماتا ہے"۔

حضرت صدّیق رضؓ نے عرض کیا۔"ان ۳۶۰ عملِ صالح میں سے مجھ میں بھی کوئی عملِ صالح ہے"؟

رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا" تم میں یہ پورے ۳۶۰ عملِ صالح موجود ہیں، اور میں تم کو مبارک باد دیتا ہوں"۔

جسوقت رسول اللہ صلعم مسلمانوں کے عام مجمع میں بیٹھتے،

Marfat.com

تو حضرت صدّیق رض کے لئے ایک جگہ مخصوص کردی جاتی تھی، کسی مسلمان کو وہاں بیٹھنے کی جرأت نہیں ہوتی تھی، حضرت صدّیق رض تشریف لاتے اور اپنی جگہ بیٹھ جاتے، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم ان سے مخاطب ہو کر گفتگو فرماتے،

"ہر مسلمان کے لئے ابوبکر سے محبّت رکھنی، اور ان کی اسلامی خدمات کا شکریہ ادا کرنا فرض ہے"

حضرت عمر رض نے فرمایا "کاش میں حضرت صدیق رض کے سینے کا ایک بال ہوتا، کاش جنّت میں اُس جگہ ہوتا، جہاں سے میں اُن کو دیکھ سکتا،

حضرت صدّیق رض کے پسینے کی خوشبو عطر کی خوشبو سے کہیں زیادہ ہے۔

رسول اللہ صلعم نے ارشاد فرمایا، "مجھ سے عمر نے بیان کیا ہے، کہ میں نے ہرچند اعمالِ صالحہ میں حضرت صدّیق رض سے سبقت لے جانی چاہی، مگر میں کامیاب نہ ہو سکا"

حضرت علی رض نے فرمایا "رسول اللہ صلعم کے بعد حضرت ابوبکر رض اور حضرت عمر رض کا رُتبہ ہے، کسی مسلمان کے دل میں ان دونوں کی محبّت اور دُشمنی جمع نہیں ہو سکتی" (رافضی اپنے گریبان میں مُنڈالکر سوچیں)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا۔

"مسلمانو میرے بعد ابوبکر اور عمر کے احکام مانو"

رسول اللہ صلعم نے ارشاد فرمایا "میرے بعد ۱۲ خلیفے (یعنی اسلامی احکام پر عمل کرنے والے مسلمان بادشاہ) ہوں گے، ان میں سے ابوبکر کی بادشاہت کا

Marfat.com

زمانہ بہت کم ہوگا"

ایک عورت رسول اللہ صلعم کی خدمت میں حاضر ہوئی، آپ نے اس کے مطالبات پورے کرکے فرمایا" کچھ مدّت کے بعد پھر آنا" اُس نے عرض کیا،" اگر آپ زندہ نہ ہوں تو"

رسول اللہ صلعم نے فرمایا" تو ابوبکر کے پاس آنا"

حضرت انس رض فرماتے ہیں۔ کہ قبیلۂ بنو مصطلق نے مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کی خدمت میں یہ پوچھنے کے لئے بھیجا، کہ ہم آپ کے انتقال فرمانے کے بعد کس کو زکوٰۃ دیں؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" ابوبکر کو"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے مرضِ وفات میں حضرت عائشہ رض سے فرمایا۔

"قلم، دوات اور کاغذ لاؤ، تاکہ میں تمہارے باپ اور بھائی (حضرت عبدالرحمٰن رض) کے لئے بادشاہ بنانے کی وصیّت لکھدوں، مجھ کو اندیشہ ہے، کہ میرے مرنے کے بعد غیر مستحق لوگ بادشاہت کے مُدعی بنیں گے۔ (یہ سقیفہ کے واقعہ کی طرف اشارہ ہے) خواہ وہ غیر مستحق اپنا ناجائز حق منوانے کے لئے کتنی ہی کوشش کریں، مگر جمہور (عام مسلمان یعنی رائے عامہ) اور اللہ کی یہی مرضی ہوگی، کہ ابوبکر مسلمانوں کے بادشاہ تسلیم کئے جائیں، (رافضی اپنے گریبان میں مُنہ ڈال کر سوچیں)

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم بہت ہی سخت بیمار ہوگئے، اور مسجد میں نماز پڑھانے کے لئے نہیں

Marfat.com

جا سکے ، تو آپ نے حکم دیا ۔

"ابوبکر نماز پڑھائیں"۔

حضرت عائشہ رضؓ نے عرض کیا ۔

وہ بہت ہی رقیق القلب ہیں ، جس وقت نماز پڑھانے کھڑے ہونگے ، تو زار زار رونے لگیں گے ، وہ آپ کی جگہ کھڑے ہو کر نماز نہیں پڑھا سکتے"۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔

"نہیں ابوبکر ہی نماز پڑھائیں"

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے پھر وہی الفاظ دُہرائے ،

آپ نے فرمایا ۔

"نہیں ابوبکر ہی نماز پڑھائیں ۔ تم انہی عورتوں سے ہو ، جنہوں نے حضرت یوسف عؑ پر رشک کیا تھا"۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حکم حضرت صدیق رضؓ کو پہنچایا گیا ، اور آپ نے نماز پڑھائی ،

حضرت عائشہ رضؓ فرماتی ہیں کہ مینے رسول اللہ صلعم سے باربار یہ جملے اسلئے دُہرائے کہ آپ کے انتقال فرمانے کے بعد مسلمان میرے والد کو ہی اپنا بادشاہ تسلیم کریں ، اور رسول اللہ صلعم اسکے لئے مسلمانوں کو تاکید کر جائیں ۔

(تاریخ الخلفاء از صفحہ ۱۴ تا ۲۴)

(سلسلہ کے لئے **عروجِ اسلام** حصّہ چہارم ملاحظہ فرمائیے)

(سید برکت علی شاہ کاتب حویلی سلطان لاہور)

ذخیرہ محمد وقار ... لاہور

Marfat.com

مُسلمانوں کو خوشخبری

عروج اسلام کا یہ تیسرا حصّہ چھپ کر شائع ہوگیا ہے، دوسرے حصّے بھی عنقریب انشا اللہ تعالےٰ شائع کئے جائینگے، یہ تینوں حصّے مُسلمانوں میں بہت مقبول ہوئے ہیں، اِسلئے کہ ان میں اسلام کے دورِاوّل کی مفصّل تاریخ شائع کیگئی ہے، انکے پڑھنے سے ایمان تازہ ہوتا ہے، اور گذشتہ مُسلمانوں کے عروج کو دیکھکر دل میں نئی اُمنگیں پیدا ہوتی ہیں، آپ خود بھی عروجِ اِسلام کے تمام حصّے خریدیئے اور اپنے عزیزوں اور دوستوں کو بھی انکے پڑھنے کیلئے توجّہ دلایئے ۔

ناظم "مکتبہ اسلامیہ" شیرانوالہ دروازہ لاہور

Marfat.com